نورانی گلدستہ

از افاداتِ عالیہ

حضرت مولانا مفتی الشاہ **بدر الدین احمد** صاحب قبلہ قادری رضوی نوری قدس سرہ
صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری بازار ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

مدرسہ اہلسنت یتیم خانہ گلشن رضا
مقام و پوسٹ بھرتھا کلاں ضلع سراوستی، بہرائچ شریف، یوپی

Scanned with CamScanner

ایک اندوہ ناک خبر جس سے اکثر اہلسنت نا آشنا ہیں

الصوارم الہندیہ کے صفحہ ۲۰۶ پر فتاویٰ حسام الحرمین کی تصدیق فرماتے کے بعد (فرزند و) سجادہ نشین حضرت پیر سید سید و میاں قادری علوی قدس سرہٗ مقام ماتر ضلع کھیڑہ گجرات تحریر فرماتے ہیں ''جن علمائے کرام حرمین محترمین کی اس پر تصدیقات ہیں ان پر اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت ورضوان نازل ہو۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ مجھے وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ حسام الحرمین شریف کے مقرظین ومصدقین (یعنی تقریظ لکھنے والے اور تصدیق فرمانے والے چوٹی کے فقہائے اسلام) میں جو باقی تھے یا ان کی اولاد میں جو باقی بچے رہ گئے تھے انہیں اس بڑھوتی عمر میں دیوبندیوں کا پیشوا ملا خلیل احمد انبیٹھوی نے عرب شریف پر (نجدیوں کی حکومت ہونے کے بعد) وہاں جا کر اپنے آقایان نعمت ابن سعود مردود سے کہہ کر شہید کروادیا''۔

ان خبثاء مرتدین کو توبہ ورجوع کی توفیق تو ملتی نہیں مگر اہل حق پر ظلم وستم اور ایذا۔۔ پہونچانے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑتے۔ اچھا انہیں توبہ کی توفیق کیوں نہیں ملتی ہے اسے عرفاء نے جو بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے ''وہ غیرت والا معبود نہیں چاہتا کہ اس کے محبوب کی توہین کرنے والا عذاب سے بچ جائے۔ اسے عذاب جہنم میں محصور رکھنے کے لیے توبہ سے دور رکھتا ہے اسے گوارہ نہیں کہ توہین رسول کرنے والا اس کی رحمت سے ادنیٰ حصہ بھی پائے۔ لہٰذا اے خوش عقیدہ مسلمانو! تم بارگاہ احدیت جل جلالہٗ میں رو رو کر فریاد کرو اور گڑگڑا کر دعا کرو کہ تو حرم کعبہ کو، حرم نبوی کو، گنبد خضراء کو، حجاز مقدس کو وہابیوں کے تسلط سے آزاد فرمادے آمین ثم آمین (فقط۔ قادری عفی عنہ) ۵/۱۴

۱۴۳۸ھ قادری منزل رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

صہ۲ فتاویٰ شارح بخاری - ج-۳ - صہ ۲۹۴

مطبوعہ جماعت رضائے مصطفیٰ شہر اورنگ آباد (مہاراشٹر) ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۶ء

بفیض روحانی:۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت پیشوائے اہلسنت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرّہٗ

نورانی گلدستہ

از افاداتِ عالیہ

حضرت علامہ الشاہ **بدرالدین احمد** قادری رضوی نوری قبلہ

خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتیٔ اعظم علیہما الرحمۃ والرضوان

مُرتّب

خلیفۂ حضور بدرملت مولانا **عبدالصمد قادری رضوی** نوری

خادم دارالعلوم رضائے مصطفےٰ، ابراہیم شاہ کالونی اورنگ آباد (مہاراشٹر)

شائع کردہ

مدرسہ اہلسنت یتیم خانہ گلشن رضا۔ روڈ سائیڈ مقام و پوسٹ بھرتھا کلاں

ضلع سراوستی بہرائچ شریف (یوپی) Pin-271801

Mob-9559475637

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب:-----نورانی گلدستہ

مصنف:-----حضرت علامہ مولانا الشاہ بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری
رضوی نوری خلیفۂ حضور اجل سرکار حضور مفتیٔ اعظم وشیر
بیشۂ اہلسنت علیہم الرحمۃ والرضوان

مرتب:-----خلیفۂ حضور بدر ملت مولانا عبدالصمد قادری رضوی دارالعلوم
رضائے مصطفیٰ، اورنگ آباد مہاراشٹر

تعداد: ۱۱۰۰ طباعت تاسعہ

سن اشاعت:------جمادی الآخرہ ۱۴۳۸ھ بمطابق مارچ ۲۰۱۷ء

ناشر:------- مدرسہ اہلسنت یتیم خانہ گلشن رضا۔روڈ سائیڈ مقام وپوسٹ
بھرتھا کلاں ضلع سراوستی بہرائچ شریف (یوپی)
Mob:.9721158359

ملنے کے پتے:۔ دارالعلوم رضائے مصطفیٰ، اورنگ آباد 9764135477
اورنگ زیب یار علوی پچپیڑ وابلرامپور 9956689276
تاج الشریعہ کتاب گھر چمپا چوک اورنگ آباد مہاراشٹر 9665947865

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض مُرتّب و تاثرات	۷ تا ۱۳
۲	نعت شریف (تضمین بر کلام سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	۱۴
۳	منقبت در شان رئیس الاتقیاء محبوب اصفیاء حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۵
۴	حضور بدرِ ملّت کا اندازِ تبلیغ	۱۶
	دین کا ستون	۱۷
۵	نماز نہ پڑھنے والوں پر وعید	"
۶	نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم	"
۷	ان نمازیوں کا حکم جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں اور وقت گزار کر نماز	۱۸
۸	پڑھنے اٹھتے ہیں۔	
۹	نماز کی اہمیت کیا ہے	"
۱۰	نماز دین کا ستون ہے۔	"
۱۱	سات برس کے بچّے کو نماز پڑھانے کا حکم	"
۱۲	نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے۔	"
۱۳	حضرت امام مالک امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک	"
۱۴	بادشاہِ اسلام کو حکم ہے کہ بے نمازی کو قتل کرادے۔	۱۹
۱۵	نماز نہ پڑھنے والا علی الاعلان بندۂ شیطان ہے۔	۲۰

Scanned with CamScanner

شمار	عنوان	صفحہ
۱۴	اگر نمازی نے بغیر عذر شرعی کئی بار جماعت سے نماز نہ پڑھی تو وہ فاسق، مردود الشہادۃ ہے۔	۲۲
۱۵	جو لوگ اپنے پڑوسی کو نماز کے لیے دباؤ نہ ڈالیں گے وہ عندالشرع گنہ گار ہوں گے۔	″
۱۶	اشد ضروری تنبیہ	۲۳
۱۷	اہم فتاوے (از سرکار اعلیحضرت)	۲۴
۱۸	بے نمازیوں سے خطاب	۲۶
۱۹	اسلام کا شعار عظیم	۲۷
۲۰	داڑھی مقدس اسلام کا شعار عظیم ہے	″
۲۱	داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔	″
	داڑھی رکھنے کے ثبوت میں چند حدیثیں۔	۳۰
۲۲	داڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے	۲۷
۲۳	داڑھی رکھنے کے ثبوت میں چند حدیثیں	۳۰
۲۴	مسلمان کا ترجمہ کیا ہے؟	۳۶
۲۵	داڑھی منڈے زنانے مخنث ہیں۔	۳۳
۲۶	داڑھی منڈانے پر چند سزاؤں اور مذمتوں کا بیان	۳۹
۲۷	ضروری تنبیہ	۴۰
۲۸	مرد داڑھی کو لازم جانیں۔	″

Scanned with CamScanner

۲۹	حضرت مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ کے داڑھی کے متعلق ایک نظم۔	۴۰
۳۰	**قضائے عمری**	۴۲
۳۱	نماز قضاء کی نیت کیا ہے	۴۳
۳۲	نماز قضاء میں تخفیف کی چار صورتیں۔	۴۴
۳۳	جس کے ذمّہ فرض باقی ہو اس کا نفل قبول نہیں۔	۴۵
۳۴	قابل توجہ ضروری امر	″
۳۵	ضروری فتویٰ (از سرکار اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)	۴۶
۳۶	**آستانہ دہلی کی عجیب رفتار**	۴۷
۳۷	جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے	۴۸
۳۸	بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختصار کے طور پر صلعم، ص، عم لکھنا ناجائز وحرام ہے	۴۹
۳۹	صحابۂ کرام کے آپس میں جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام حرام حرام سخت حرام ہے	۵۲
۴۰	کسی صحابی سے سوءِ عقیدت اور بدظنی ایمان کے لیے زہر قاتل ہے	″
۴۱	ڈاکٹر محمد اقبال کے متعلق سرکار حضور مفتی اعظم کا مصدّقہ فتویٰ	۶۳
۴۲	جو امرِ خارقِ عادت کسی نبی سے صادر ہو تو اسے کیا کہتے ہیں	۶۵
۴۳	اور اگر ایسا امر کسی ولی سے صادر ہو تو اسے کیا کہتے ہیں	″
′	**صالح معاشرہ کو ڈسنے والے دو ناگ سینما اور ریڈیو**	۶۷

Scanned with CamScanner

شمار	عنوان	صفحہ
۴۵	قیامت کی دو نشانیاں	۶۸
۴۶	سینما سے ہر قسم کی برائیاں پھیلتی ہیں	۶۹
۴۷	کثرتِ زنا قربِ قیامت کی نشانی ہے	۷۰
۴۸	تو پھر ہونا کیا چاہیے	۷۲
۴۹	ریڈیو چلتا پھرتا آلۂ شیطان ہے	۷۳
۵۰	ٹیلی ویژن ظالم بُت ہے۔	〃
۵۱	خانۂ خدا نامی فلم دیکھنے کے متعلق حضور بدرملت کا شرعی فتویٰ	۷۵
۵۲	نماز کی کنجی کیا ہے	۷۷
۵۲	وضو کا ظاہری اور باطنی اثر	۷۸
۵۳	وضو میں کس کس عضو کا دھونا فرض ہے	۸۷
۵۴	سُنّت کے مُطابق گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونے کا طریقہ کیا ہے	۹۳
۵۵	کہاں سے کہاں تک چہرہ ہے اور وضو میں اس کا کتنا حصہ دھونا فرض ہے	۹۴
۵۶	داڑھی کا کتنا حِصہ دھونا فرض اور کتنا حِصہ دھونا مستحب ہے	۹۸
۵۷	وضو اور غسل میں کلی کرنا فرض ہے یا سنت اور اس کا معنیٰ کیا ہے	۹۹
۵۸	ماءِ مستعمل ہونے کی کیا صورت ہے۔	〃
۵۹	ناک میں کتنی بار پانی ڈالنا سُنّت ہے۔	۱۰۰
۶۰	ناک میں کس طرح پانی چڑھایا جائے	〃
۶۱	انگوٹھی، چھلا، پہنچی، کنگن وغیرہ پہننے والی عورتوں کے لیے وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے	۱۰۱
۶۲	ضمیمہ منجانب مُرتب۔	۱۰۳ تا ۱۲۸

عرضِ مُرتّب

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بیکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے!

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا!
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تیری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے۔

زیرِ نظر کتاب "نورانی گلدستہ" نقیبِ مسلکِ اعلیٰحضرت حضور آقائے نعمت استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری ثم بستوی کی گراں قدر تصنیف ہے جس کو پہلی بار امجدی کتب خانہ بچپڑوا بازار ضلع گونڈہ نے شائع کیا بار دوم سنہ ۱۴۰۲ھ میں صاحبزادۂ بدرِ ملت حضرت مولانا الحاج محمد ثانی عرف جمال الدین صاحب قبلہ قادری رضوی گورکھپوری نے طبع کرایا بعدہٗ میرے مشورے سے سنہ ۱۴۱۷ھ میں کتب خانہ قادریہ اٹوا بازار نے شائع کیا۔ پھر راقم الحروف کی جد و جہد سے ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۹ھ تا سنہ ۱۴۲۲ھ چوتھی پانچویں اور چھٹی بار عالمگیر شہرت کی حامل تنظیم رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ فقیر قادری

نے شائع کرواکر ملک اور بیرون ملک کے متعدد مقامات تک پھیلانے میں بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔

اب یہ ساتواں ایڈیشن حضور مصنف علیہ الرحمۃ کے گراں قدر مشورے اور حکم کے مطابق کتابت نو اور عمدہ طباعت کے ساتھ رضا اکیڈمی کے ذریعہ ہی منظر عام پر لانے کی سعی کر رہا ہوں۔

یہاں پر حضور والا کا مکتوب گرامی جو آج سے تقریباً ۱۲ سال پیشتر رضوی کتاب گھر بھیونڈی کے نام تحریر فرمایا تھا ذیل میں نقل کر رہا ہوں۔

بنام رضوی کتاب گھر بھیونڈی

از بمبئی ۸۶ / ۹۲ ۲۷ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۱۱ھ

جناب منیجر و مالک رضوی کتاب گھر بھیونڈی! سلام مسنون۔

بھائی محمد حسن اترولہ والے کے بدست نورانی گلدستہ اول کا مطبوعہ مسودہ آپ کے پاس روانہ ہے۔ کتاب کی کتابت صحیح املا والے خوش خط کاتب سے کرانا ہے۔ کتاب کا سائز موجودہ سائز نہیں رہے گا بلکہ سوانح اعلیحضرت کا سائز رہے گا۔ کتابت شدہ کاپیاں چھپنے سے پہلے تصحیح نقل کے لیے میرے پاس بھیجنا ہے۔ میری اس کتاب کے آخر میں اگر آپ چاہیں گے تو صرف سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علمائے اہلسنت کی تصانیف کا اعلان دے سکتے ہیں۔ بازاری کتابوں کا اعلان نہیں دے سکتے۔ کاتب کو ہدایت کر دیں کہ درود شریف کے بدلے ص، عم، صلعم ہرگز ہرگز نہ لکھے۔ یوں ہی کلمات ترضی و ترحم کے عوض رض، رح کا اشارہ نہ لکھے۔ اور لیے کو لئے، کے لیے کو کیلئے نہ لکھے۔ اور ہر صفحہ کے اوپر حاشیہ کے کنارے کتاب کا نام نورانی گلدستہ باریک قلم سے لکھتا جائے

داہنے صفحہ کے داہنے کنارے اور بائیں صفحہ کے بائیں کنارے نام لکھا جائے

فقط والسّلام

بدرالدین احمد قادری رضوی نوری۔

بڑھیا۔

مندرجہ بالا مکتوب سے قارئین پر یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ حضور بدرالعلماء کتاب کی کتابت وطباعت کس ستھرے انداز میں دیکھنا چاہتے تھے بہرحال حضور والا کی ہدایت کے مطابق تقریباً آج ۱۲ سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد یہ خادم حکم والا کی تعمیل کی کوشش کر رہا ہے۔ رب کریم قبول فرمائے اور ہم تمامی اہل سنن کو اپنے بزرگوں کی تعلیم پر اپنے ہر معاملے میں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس اشاعت سابعہ میں بھی ڈاکٹر محمد اقبال شاعر مشرق کے متعلق شرعی فتویٰ مصدقہ مرشد برحق شہزادہ اعلیحضرت سرکار مفتی اعظم قادری رضوی نوری بریلوی قدس سرہٗ بھی ص ۶۳ پر مصنف علیہ الرحمۃ نے بڑھایا ہے۔

اور کتاب کے شروع میں نعت شریف، منقبت اور درمیان میں وقفہ وقفہ کے ساتھ قوسین میں سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور بدرالعلماء علیہما الرحمۃ والرضوان کے کچھ اہم فتاوے اور مضمون اور اختتام پر فتاویٰ اشرفیہ مبارک پور، فتویٰ ادارۂ شرعیہ مہاراشٹرہ بمبئی، ملفوظات شعیب الاولیاء ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتویٰ حضور بدرملت میری نظر میں۔ اور حادثہ جانکاہ وغیرہ راقم الحروف نے اضافہ کیا ہے۔

اس کتاب کی ترتیب اور کتابت کی صحت میں بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء ہم نے بھرپور کوشش کی ہے اور بڑی محنت سے کام لیا ہے

پھر بھی قارئین کو اگر کوئی فرو گذاشت نظر آئے تو اسے فقیر کی خامکاری پر محمول فرمائیں اور حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی ذات مبارکہ کو اس سے بری سمجھیں نیز اس عاصی کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تلافی ہو سکے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے خداوند قدوس کا بھی شکریہ ادا نہ کیا۔ اسی ارشاد نبوی علیہ التحیۃ والثنا کی تعمیل میں مخصوص احباب اور معاونین کا شکریہ ادا کر رہا ہوں رسم زمانہ کی تکمیل مقصود نہیں۔

برادر ایمانی حافظ محمد حسن صاحب اترولوی جنھوں نے پہلی ملاقات میں وہ قیمتی نسخہ بلا تامل مجھے عطا فرمایا اور برادر طریقت کاتب نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی جنھوں نے از اول تا آخر ستھری کتابت اور تصحیح کا کام انجام دیا۔ اور گرامی قدر حضرت مولانا مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ مدظلہ العالی امام و خطیب اشرفیہ مسجد منش مارکیٹ بمبئی۔ محب قلبی حضرت مولانا محمد یونس خاں صاحب قبلہ نوری امام و خطیب مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی اور برادر رضویت محمد شفیق بھائی رضوی بیگن واڑی بمبئی جنھوں نے فقیر قادری کو موقع موقع سے رہنمائی فرماتے ہوئے نیک مشوروں سے نوازا۔

مولائے کریم انھیں اجر جزیل اور جزائے جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کتاب کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں سب سے اہم مسئلہ سرمایہ کا مہیا کرنا تھا اس میدان میں اگر میری مدد برادر طریقت الحاج محمد سعید نوری بھائی جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی نیز ارکان رضا اکیڈمی بمبئی نہ فرماتے تو شاید مندرجہ ذیل علمی ذخیرہ منظر عام پر نہ آتا۔

بلاشبہ آپ حضرات سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیفات مبارکہ اور دیگر کتب دینیہ کی طباعت و اشاعت

میں ایک اہم رول ادا کر رہے ہیں جو اپنی مثال آپ ہے اور دیگر تصنیفات بدرملت عنقریب رضا اکیڈمی کے ذریعہ منظر عام پر آ رہی ہے۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ان مبارک تصنیفات و تالیفات کو مقبول خاص و عام فرمائے اور جملہ معاونین بالخصوص برادر طریقت محب قلبی الحاج سعید نوری بھائی اور ارکان رضا اکیڈمی ممبئی کو دین و ایمان، جان و مال، عزت و آبرو اور علم و عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور مزید بر مزید اپنی رضا اور اپنے محبوب کی خوشنودی کے لیے خلوص کے ساتھ مسلک رضویت کی ترویج و اشاعت کی توفیق بخشے۔ اور خاتمہ ایمان و سنت پر نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقط والسلام

عبد الصمد قادری رضوی

قادری منزل رضوی گلی، محلہ بابو گنج رفیع گنج

ضلع اورنگ آباد (بہار)

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء

برادران ایمانی و دینی جناب مولانا شفیع صاحب رضوی اور جناب مولوی مصباح الرضا صاحب اور ان کے متعلقین و ذمہ داران مدرسہ اہلسنت گلشن رضا بھرتھا کلاں کی جانب سے جملہ صحیح العقیدہ سنی مسلمانان عالم کو ایصال ثواب کی نیت شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مولائے کریم مذکورہ حضرات کے اس دینی خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اشاعت مسلک رضویت کی خوب خوب توفیق بخشے اور اس دینی کام میں جن جن حضرات نے حصہ لیا ہے ان تمامی حضرات کے لیے شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا آسان بنا اور نصرت دین کی برکت سے انہیں ازغیب باعزت حلال وطیب روزی عطا فرما نیز انہیں اور ان کے آنے والی نسلوں کو وفاداری مصطفےٰ کی نعمت سے نوازتا رہ اور جملہ حوادثات آفات سے محفوظ رکھ کر اپنی رحمت بے غایت سے وافر حصہ نصیب فرما کر خاتمہ بالخیر عطا فرما۔ آمین۔ فقیر قادری عفی عنہ۔

تاثر گرامی

از مفتئ مہاراشٹر عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں قادری رضوی مدظلہ العالی زینت افتاء و مہتمم دارالعلوم امجدیہ ناگپور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ تعالٰی ونصلی علٰی نبیّنا حبیبہ الکریم واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط

مخلص محترم مولانا عبد الصمد صاحب زاد احترامہ کی مرتب کردہ تینوں کتابیں مضامین بدر ملت، مقالۂ نورانی مع رد تقویۃ الایمان، نورانی گلدستہ بریلی شریف کے زمانہ قیام میں مطالعہ سے گزریں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ رب تبارک وتعالٰی نے جو مولانا عبد الصمد صاحب کو تصنیف وتالیف اور غور وفکر کی صلاحیت عطا فرمائی ہے وہ ان شاء اللہ تعالٰی قوم کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی نیز حضرت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت اس طرح سامنے آتی ہے کہ عام لوگ، دینی طلبہ اور مدرسین کے لئے ہدایت اور فلاح دارین کا سبب ہے رب کریم مرتب کی عمر علم ورزق اور صحت میں برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان کی خیر وعزت نصیب کرے اور حضرت بدر الملۃ کے مراتب بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والحمد للہ رب العٰلمین

غلام محمد خاں غفرلہ، ناگپور۔ نزیل بریلی شریف

۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

تاثّر

جناب الحاج محمدّ سعید نوری صاحب زید مجدہٗ جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی ممبئی !!

برادران اہلسنت کو یہ جان کر بے پناہ مسرّت ہوگی کہ خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی قدس سرہٗ کے گراں قدر مضامین مکتوبات اور قیمتی تحریروں کو حضرت مولانا صوفی عبدالصمد القادری الرضوی النوری صاحب یکجا فرما کر منظر عام پر لارہے ہیں۔

مولانا موصوف کی یہ سعیٔ جمیل قابل قدر ہے کہ انھوں نے حضور بدر ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد اور خلیفہ ہونے کا حق ادا کیا ہے۔ حضور بدر ملّت کی ان تحریروں سے نہ صرف عوام اہلسنّت کو فائدہ پہونچے گا بلکہ علما بھی اس سے کافی حد تک مستفید ہوں گے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحریر پڑھنے کے بعد خوف خدا تصلّب فی الدین اتباع شریعت اور بزرگوں سے عقیدت واحترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے مستفیض فرمائے۔ اور اس کی برکتوں سے ہم سب لوگوں کو مسلکِ اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم ودائم رکھے۔ آمین

اسیر مفتی اعظم

محمد سعید نوری

خادم رضا اکیڈمی ممبئی

۲ر محرم الحرام ۱۴۲۰ھ یوم دہابیت کش دوشنبہ مبارکہ۔

تضمین بر کلام اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضرت مولانا قاری صغیر احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری۔
بانی و ناظم اعلیٰ الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف

زمانے میں آئے بہت آنے والے — نہ آیا کوئی تجھ سا اے آنے والے
سراجاً منیر القب پانے والے — چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہم اہلِ سنن کا عقیدہ ہے واللہ — وہابی جہنم کا کندہ ہے واللہ
جو مردہ کہے گا وہ مردہ ہے واللہ — تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

عدوِ نبی خواہ جب بھی مرے گا — سفید و سیاہ سانپ اس کو ڈسے گا
مٹانا جو چاہے وہ خود ہی مٹے گا — رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آؤ بصیرت کی آنکھوں کو کھولو — گذارش ہے سائیوں سے محفوظ ہو لو!
بریلی کے سائے میں آکر یہ بولو! — میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو!
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

کبھی انبیاء کے کلاموں سے الجھیں — کبھی اولیاء کے پیاموں سے الجھیں
جلوسوں سے الجھیں سلاموں سے الجھیں — تڑا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

نہ زہد اور تقویٰ نہ روحِ عبادت — مرے پاس ہے بس گناہوں کی کثرت
مگر ہے عقیدہ یہی ہے حقیقت — برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

یہ ان کی نمازیں یہ کھنچے بنانا — یہ تسبیح گھمانا یہ کلمہ پڑھانا!
یہ معصومیت کے لبادے میں آنا — فرشتہ صفت بن کے تشریف لانا!
صغیر ان کا دھوکہ ہے دھوکہ نہ کھانا — رضا کا یہ پیغام سب کو سنانا!
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا!!
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۲

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِنَا خَاتَمِ النَّبِیّٖن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُصُولِہٖ وَفُرُوعِہٖ وَابْنِہٖ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَسَیِّدِنَا الْاِمَامِ اَعْلٰیحَضْرَتْ الْبَرِیْلَوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ۝

منقبت

درشانِ رئیس الاتقیاء محبوبِ اصفیاء حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان

از مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی صاحبزادہ حضور بدرملت علیہ الرحمۃ

دینِ حق کے رہنما ہیں بدرملّت بدرِ دین
ہم سے رخصت ہو گئے ہیں بدرملت بدرِ دین

جانشین مفتیٔ اعظم ہیں یہ بدرالزماں
مفتیٔ اعظم کے پیارے بدرملت بدرِ دین

اعلیٰحضرت کی سوانح آپ نے تحریر کی
آپ کی ہے یہ سعادت بدرملت بدرِ دین

دین کی تبلیغ کی اور سنّیت روشن کیا!
اعلیٰ حضرت کے ہیں پیارے بدرملت بدرِ دیں

سایہ افگن تھے ملائک بھی جنازے میں ترے
ہے یہ تیرا مرتبہ اے بدرملت بدرِ دیں

بدرملّت کے جنازے میں گئی تھیں مکھیاں
آپ کی ہے یہ کرامت بدرملت بدرِ دیں

ماہ رمضاں میں ہوا ہے بدرملت کا وصال
واہ کیا ہی مرتبہ ہے بدرملت بدرِ دیں!

اے نورانی قادری کہہ دے تو یہ وقتِ وصال
بعد مغرب جاں بحق شد بدرملت بدرِ دیں

حہ یہ منقبت کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ شاملِ کتاب کی جارہی ہے۔
۳ے حضور بدرملت علیہ الرحمۃ کے جلوس جنازہ میں ہزاروں ہزار شہد کی مکھیاں شریک تھیں۔ مگر کسی بھی فرد کو کوئی ایذا نہ پہنچائی۔
۲ے تبلیغ دین کا انداز بھی آپ علیہ الرحمۃ کا ممتاز تھا۔ حضرت کے وصال فرمانے کے

بعد مجھ فقیر قادری کو رنگرہ علاقہ بھابنھر ضلع بلرام پور بغرض تبلیغ سُنیت سفر درپیش ہوا اس موقع پر حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک معتقد نے مجھے بتایا کہ جب حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ سے ہم لوگوں کی ملاقات نہ ہوئی تھی اس وقت تک دینی، مذہبی معلومات سے ہم لوگ بالکل کورے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اگر کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو سُنّت طریقہ پر انہیں کیسے نہلایا جائیگا اور کفن پہنلانے اور دفن کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ لیکن حضور والا کی ملاقات کے بعد جب خدمت میں آمد و رفت کے سلسلے شروع ہوئے تو حضور والا درجہ بدرجہ عقائد دینیہ اور مسائل شرعیہ پر روشنی ڈالتے رہے یہاں تک کہ ایک مرتبہ کی تشریف آوری پر محفل میلاد شریف کے اختتام پر نماز عشاء ادا کی گئی بعدہٗ مذہبی مذاکرے کی محفل حضور والا نے قائم فرمائی وہاں لوگ جمع ہوئے اور نماز و زکوٰۃ کے موٹے موٹے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسی دوران ایک صاحب نے سوال کر دیا کہ کسی مسلمان کے انتقال کر جانے کے بعد مُردے کو سُنّت کے مطابق نہلانے اور تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہوگا۔ حضور والا تقریباً آدھی رات تک اس مسئلہ کو سمجھاتے رہے اور ہم لوگوں کو عملی تربیت بھی دیتے رہے۔

یہ بھی حضور بدر ملت قدس سرہٗ العزیز کی امتیازی شان جو اس وقت نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ اس طرح کے واقعات متعدد ہیں جو ان شاء اللہ تعالیٰ زندگی نے وفا کی تو سوانح بدر ملت میں یکجا کئے جائیں گے قلت صفحات کے باعث اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

فقط غفیر

قادری رضوی عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡاَمِیۡنِ ؕ

الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہِ الۡفَخِیۡمِ ؕ

دین کا سُتون

مذہب اہلِ سُنّت وجماعت کے مُطابق اعتقاد ٹھیک کر لینے کے بعد تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم فرض نماز ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور حدیث شریف کے کلمات اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں۔ جابجا اس کی تاکید آئی اور نماز نہ پڑھنے والوں پر وعید فرمائی گئی۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ۝ ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی مسلمانوں کے ساتھ رکوع ہماری شریعت میں ہے یا باجماعت نماز ادا کرو۔

دوسری جگہ قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی۔ یعنی تمام نمازوں اور خصوصًا بیچ والی نماز (عصر) کو پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہو

ایک دوسری جگہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ۝ اور بے شک نماز ضرور دوبھر ہے مگر ان پر جو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔

سرے سے نماز نہ پڑھنا تو سخت ہولناک وبال کا باعث ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۝ ترجمہ: ویل اور خرابی ہے ان نمازیوں کے

Scanned with CamScanner

لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں ـــــــ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تعالیٰ مِنۡہُ۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے سارے احکام اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زمین پر بھیجے لیکن جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرش اعظم پر بلاکر اسے فرض کیا اور شب معراج میں یہ تحفہ دیا

امام طبرانی اپنی کتاب اَوۡسَط میں حضرت اَنَسۡ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائیگا اگر یہ درست رہی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (بہار شریعت حصہ سوم ص۵)

فقہ کی مشہور کتاب مُنۡیَۃُ الۡمُصَلِّیۡ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے اُسے چھوڑ دیا اُس نے (اپنے) دین کو ڈھا دیا۔

اَبُوۡنُعَیۡمۡ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنّم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے۔ ابو داؤد نے بطریق عَمۡرو بِنۡ شُعَیۡبۡ عَنۡ اَبِیۡہِ عن جَدِّہٖ روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچّے سات برس کے ہوں تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ (بہار شریعت حصہ سوم ص۵)

فُقَہَاء فرماتے ہیں کہ عاقل بالغ مسلمان پر نماز فرض عین ہے۔ جو اس کی

فرضیت کا انکار کرے وہ کافر و مرتد ہے۔ دینِ اسلام سے باہر ہے جو صرف ایک وقت کی نماز قصداً ترک کرے وہ فاسق ہے۔ امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بے نمازی مسلمان اس وقت تک جیل خانہ میں قید رکھا جائے جب تک کہ توبہ کرکے نماز نہ پڑھنے لگے۔ حضرت امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ بے نمازی مسلمان کو قتل کر دے۔
(دُرِّ مختار)

حضرات ناظرین کو قرآن حکیم، حدیث کریم اور پیشوایانِ دین کے مذکورہ بالا ارشاداتِ عالیہ سے بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ایک مسلمان کے لیے نماز پڑھنا کتنا ضروری ہے مگر افسوس اور ہزار افسوس کہ مسلمانوں کا طبقۂ عام اس فریضۂ الٰہی سے سخت غافل ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ قرآن و حدیث شریف میں نماز ادا کرنے کے بارے میں جس قدر زور دیا گیا اس کے مقابلہ میں دورِ حاضر کے مسلمان اتنا ہی اس فریضۂ الٰہی کی ادائیگی میں غافل اور لاپرواہیں۔ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو اپنے کو تعلیم یافتہ اور روشن خیال کہلاتا ہے نماز پڑھنے کو اپنی ترقی کے خلاف سمجھتا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجدُہٗ نے امتحان و آزمائش کے لیے مال و دولت عطا فرما دی ہے ان کو تو گویا نماز سے چڑھ ہے۔ جو لوگ حکومت کی کرسی پا چکے ہیں مثلاً کلکٹر، مجسٹریٹ، جج، گورنر، وزیر وغیرہ وہ نماز پڑھنے، مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں حاضری دینے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ ایک مسلمان کو مسلمان کی حیثیت سے اپنی فانی دولت و تجارت اپنی چند روزہ گورنری اور وزارت پر پھولنا، فخر و غرور کرنا کسی طرح زیبا نہیں۔ مسلمان کے لیے فخر و ناز کی چیز تو صرف غلامیٔ مصطفےٰ ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا منصب مل گیا اس کا اعزاز و اکرام دوامی ہے۔ اس کی یہ دولت

غیر فانی ہے۔

ایک مومن کا نماز پڑھتے رہنا غلامیٔ مصطفٰی کی نشانی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوئی انسان وہ مزدور ہو یا کاریگر، راج گیر ہو یا انجینئر، وزیر ہو یا گورنر، جج ہو یا بیرسٹر، کپتان ہو یا کلکٹر، وکیل ہو یا مختار، اردلی ہو یا تحصیلدار کانسٹبل ہو یا تھانے دار، فلسفی ہو یا سائنسداں، عربی داں ہو یا انگریزی داں، شاعر ہو یا ادیب، حکیم ہو یا طبیب، امیر ہو یا غریب، تندرست ہو یا مریض، شیخ طریقت ہو یا پیشوائے شریعت، جاہل ہو یا عالم، راجا ہو یا پرجا، بادشاہ ہو یا رعایا اگر وہ مسلمان ہے تو بغیر نماز پڑھے اس کو چھٹکارا نہیں۔ نماز نہیں پڑھتا تو وہ فاسق ہے خدائے تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ علی الاعلان بندۂ شیطان ہے بارگاہِ رسالت کا مجرم ہے۔ عذابِ جہنم کا مستحق ہے۔ قانونِ شرع کی نگاہ میں قابلِ ملامت و لائقِ اہانت ہے۔

باپ کے ذمہ صرف یہی نہیں کہ وہ خود نمازی ہو بلکہ اپنی اولاد کو بھی نمازی بنائے۔ چنانچہ اوراق گذشتہ میں آپ حدیث شریف پڑھ چکے کہ اپنی اولاد کو خواہ بیٹی ہو یا بیٹا سات برس کی عمر پوری ہونے پر نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس برس کی عمر پر مار مار کر نماز پڑھاؤ۔ یہاں سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیئے کہ اگر وہ خود نہ نماز کے پابند نہ ہوں گے تو اپنی اولاد کو کس طرح نمازی بنا سکیں گے لہٰذا اپنے بچوں کی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے خود نمازی بننا اور رہنا شرطِ اوّل ہے وہ اربابِ دولت علماء، اور وہ اہلِ ثروت مشائخ خصوصی طور پر توجہ فرمائیں جن کے بچے ان کی ثروت و دولت کے بل پر انگریزی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور نماز وغیرہ شعارِ اسلام سے ذرا بھی مس نہیں رکھتے وہ سوچیں اور اگر اپنی عاقبت کا بھلا چاہیں تو ضرور سوچیں کہ قیامت کے دن جب

بارگاہِ احدیت جلّ شانہٗ میں ان سے بازپرس ہوگی تو ان کے پاس کیا جواب ہوگا؟

شوہر پر جہاں یہ لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوقِ شرعی ادا کرے وہیں یہ بھی لازم ہے کہ بیوی کو نماز کی تاکید کرے۔ لاپروائی کی صورت میں اس پر سختی کرے اور تاوقتیکہ بیوی نمازی نہ بن جائے اس سے بیزاری ظاہر کرتا رہے۔

حاکم پر دیگر فرائض کی طرح یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے محکوم کو نماز پڑھنے پر مجبور کرے غفلت کرنے کی صورت میں اس کی سرزنش کرے۔

حضرات پیرانِ کرام کے لیے جہاں اور باتیں ضروری ہیں وہیں یہ امر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کریں اور غفلت کی صورت میں ناراضگی کا اظہار کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اثر و اقتدار عطا فرمایا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے زیر اثر لوگوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دے۔ انھیں نماز کی ادائیگی پہ آمادہ کرتا رہے۔

مدارس عربیہ دینیہ کے حضرات اساتذہ پر جہاں یہ فرض ہے کہ وہ طلبہ کے چال چلن کی نگرانی اور اصلاح کرتے رہیں وہیں یہ بھی فرض ہے کہ وہ نماز باجماعت کے لئے طلبہ پر سختی رکھیں اور جو طالب علم نماز باجماعت کا پابند نہ ہو اسے درسگاہ سے نکال باہر کردیں۔

ایک دوست کے لیے جہاں دوستی کے حقوق ادا کرنے ضروری ہیں وہیں یہ بھی واجب ہے کہ وہ اپنے ساتھی پر اخلاقی دباؤ ڈال کر اسے نماز پڑھنے کے لیے مجبور کرے۔ اور غفلت ہستی کی صورت میں اس سے اپنی بیزاری ظاہر کرتا رہے۔

جو عورت اپنے حسنِ کردار و حسنِ اخلاق کی بدولت شوہر کو اپنا گرویدہ کرچکی ہے وہ اگر چاہے تو اپنے حسنِ تدبیر سے شوہر کو نمازی بنا سکتی ہے لیکن حاکم اپنے

Scanned with CamScanner

محکوم کو، پیر اپنے مرید کو، عورت اپنے شوہر کو، باپ اپنی اولاد کو، استاد اپنے شاگرد کو، دوست اپنے ساتھی کو، مرد اپنی بیوی کو، صاحب اقتدار اپنے زیر اثر کو اسی وقت نمازی بنا سکتا ہے، نماز کی ترغیب دے سکتا ہے، نماز پڑھنے پر مجبور کر سکتا ہے جب کہ وہ خود نمازی ہو، نماز سے عشق رکھتا ہو۔

فقہاء فرماتے ہیں کہ جو نمازی مسلمان بلا عذر شرعی ایک بار جماعت کی نماز ترک کر دے وہ گنہ گار مستحق سزا ہے اور اگر کئی بار ترک کرے تو فاسق و مردود الشہادۃ ہے۔ تو مسلمانو! سوچو اور غور کرو کہ جو شخص سرے سے نماز ہی کا تارک ہو اس کا کیا حال ہوگا۔ پیشوایانِ دین کا ارشاد ہے کہ جو نمازی مسلمان بلا عذر ترکِ جماعت کرتا ہو اگر اس کے پڑوسی اس پر دباؤ ڈالنے سے خاموش رہیں تو عند الشرع وہ گنہ گار ہوں گے۔

اللہ اکبر تارکِ نماز باجماعت کی نحوست کا تو یہ حال ہے کہ محلہ کے لوگ اس پر دباؤ نہ ڈالنے کی وجہ سے گنہ گار ہو رہے ہیں تو پھر بے نمازی مسلمان کی نحوست کا کتنا ہولناک وبال ہوگا۔ آہ صد آہ! کہ اب مسلمان کا دل مسلمان نہیں رہ گیا۔ اے ربّ العٰلمین! ہم مسلمانوں پر تو کرم فرما۔ صدقہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔

مسلمانو! اگر تم سے پوچھا جائے کہ نماز کس نے فرض کی؟ نماز پڑھنے کا حکم کس نے دیا؟ نماز نہ پڑھنے پر جہنم کی سزا کون دے گا؟ تو تم یہی جواب دو گے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نماز کے ترک پر جہنم کی سزا دے گا۔ تو پھر تمہاری سمجھ اوندھی کیوں ہو گئی ہے۔ تم نماز سے کیوں بھاگتے ہو؟ اس قہار و جبار جلّ جلالہ کے قہر و عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے۔ بس اب سچی توبہ کر لو اور ٹھان لو کہ جب تک دم میں دم ہے

اس فریضۂ الٰہی سے بے وفائی نہیں کریں گے۔

اشد ضروری تنبیہ

مُسلمانو! نماز ایک اہم دینی فریضۂ الٰہی ہے اس کو صحیح طور سے بجالانا نہایت ضروری ہے لہٰذا تم اپنی نماز ایسے امام کے پیچھے ادا کرو جو سُنّی صحیح العقیدہ صحیح الطہارۃ، صحیح القراۃ ہو نیز فاسق معلن نہ ہو۔ نماز کے افعال وارکان سنت کے مُطابق بجالاتا ہو۔ کسی وہابی، دیوبندی، وہابی غیر مقلد، وہابی تبلیغی ندوی نیچری، چکڑالوی، رافضی، مودودی، قادیانی وغیرہ بددین، بدمذہب کے پیچھے کسی بھی صورت سے کسی بھی حالت میں بحکم شریعتِ اسلامیہ نماز ادا نہیں ہوسکتی۔ جہاں تمہیں سُنّی امام نہ ملے وہاں تم الگ نماز ادا کرلیا کرو۔ دورِ حاضر کے بددینوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں بہت بڑی دو خرابی ہے ایک تو یہ کہ نماز ذمہ میں باقی رہتی ہے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتی دوبارہ از سرِ نو اس نماز کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے مسلمان سخت گنہ گار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جلّ مجدہٗ سُنّی مسلمانوں کو استقامت عطا فرمائے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ضمیمہ منجانب مرتب

اہم فتاوے

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اہل سنت وجماعت کا زید کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- جو وہابی کو وہابی جان کر اس کے پیچھے نماز پڑھے۔ اگر وہابی کو قابل امامت جانتا ہے خود وہابی ہے اور اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے ورنہ اپنی نماز کا باطل کرنے والا اور کم از کم فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوی رضویہ شریف ج ۳ صفحہ ۲۷)

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید سنت جماعت ہے تو زید کی نماز وہابی کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ بکر وہابی ہے اور زید سنت جماعت ہے تو بکر کی نماز زید کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- سنی کی نماز وہابی کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ امام محمد وامام ابو یوسف وامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ بلکہ وہابی کی نماز نہ کسی کے پیچھے ہو سکتی ہے نہ خود تنہا۔ نہ وہابی کے پیچھے کسی کی نماز ہو سکتی ہے اگرچہ اس کا ہم مذہب ہو کہ صحت نماز کے لیے پہلی شرط اسلام ہے اور وہابیہ توہین خدا ورسول کے سبب اسلام سے خارج ہیں۔ فتاوی علمائے کرام حرمین شریفین میں ہے مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ كَفَرَ

(فتاوی رضویہ شریف ج ۳ صفحہ ۲۶)

سوال :۔ کیا ارشاد ہے شریعت مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ زید بد مذہبوں کے یہاں کا کھانا علانیہ کھاتا ہے بد مذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سنی ہے۔ اس کے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس کی تراویح سننا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب :۔ اس صورت میں وہ فاسق معلن ہے۔ اور امامت کے لائق نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ آدمی حضور کے عقائد کو بہت اچھا اور بہتر جانتے ہیں اور دیوبندی مولویوں کے عقائد کو بہت برا جانتے ہیں اور بڑے پکے سنت جماعت ہیں لیکن بہ سبب بے علمی اور نادانی کے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں حضور کی تحریروں سے اتنا شوق نہیں جو حق او رناحق معلوم کریں آیا ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے یا نہیں اور اس مرض میں بہت مخلوق مبتلا ہے۔

الجواب :۔ جبکہ یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا۔ کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔ جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر اور جن کو اس کی خبر نہیں اجمالاً اتنا معلوم ہے کہ یہ برے لوگ بدعقیدہ بد مذہب ہیں وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت اشد گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل اور بے کار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد نمبر ۶ صفحہ ۷۶/۷۷)

بے نمازیوں سے خطاب

از حضرت مولوی عرفان علی قادری رضوی بیسل پوری پیلی بھیت شریف

کرتے نہیں نماز ادا اے بے نمازیو
جاتی رہی ہے شرم وحیا بے نمازیو!

غفلت میں ساری عمر گنوائی ہے کس لیے
کھو کر نماز کیا ہے ملا اے بے نمازیو!

آقائے عہ دو جہاں رہے عامل نماز کے
ہوتے نہ کیوں ہو دل سے فدا بے نمازیو

جنّت کی لذتوں کا شراباً طہور کا
تم کو مگر نہیں ہے مزا بے نمازیو!

خالق عہ کا حکم ٹالو امیدِ جناں ہے پھر
سوچو تو اتنا بہرِ خدا بے نمازیو

جاتا رہا ہے خوفِ خدا دل سے یک قلم
کرتے نہیں جو فرض ادا بے نمازیو

دوزخ کی آگ جس سے کلیجا ہے کانپتا
پکڑے گی تم کو روز جزا بے نمازیو

جملہ برائیوں سے بچائے تمہیں نماز
فرماتا ہے تمہارا خدا اے بے نمازیو!

توبہ کرو نماز پڑھو سر جھکاؤ تم
کرتے ہو کیوں نماز قضا بے نمازیو

توفیق دے نماز کی تم کو مرا کریم سہ
عرفاؔن کی دعا ہے سدا بے نمازیو

عہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ عہ جل جلالہ ۱۲ سہ جل شانہ ۱۲

اسلام کا شعار عظیم!

زمانۂ گزشتہ میں خلافِ شریعت قدم اٹھانے والے اعتراضانہ نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔ لوگوں کی انگشت نمائی کا انھیں خطرہ لگا رہا کرتا تھا۔ خلافِ شرع امور کے ارتکاب پر انھیں جھجھک محسوس ہوتی تھی مگر اب چونکہ دورِ حاضر میں شیطانیت و نفسانیت کا کافی غلبہ ہو چکا ہے اس لیے لوگ کسی بڑے سے بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ خوف و ہراس نہیں رکھتے بلکہ ضمیر اتنا مردہ ہو چکا ہے کہ شریعت کی نافرمانی کرتے ہیں اور یہ احساس نہیں کہ ہمارے اس فعل سے اللہ و رسول ناراض ہوں گے (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) چنانچہ داڑھی جو مقدس اسلام کا شعار عظیم ہے اس کے منڈانے والے کوئی شرم و حجاب محسوس نہیں کرتے۔ حالاں کہ داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔ داڑھی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ جو شخص نماز با جماعت وغیرہ دیگر احکامِ شرعیہ کا پابند ہو، ناجائز باتوں سے پرہیز رکھتا ہو لیکن بایں ہمہ اگر وہ داڑھی منڈاتا ہو یا ایک مشت سے داڑھی کم کراتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز۔ اس کی شہادت (گواہی) مردود اور خود وہ فاسقِ معلن ہے۔ حد یہ ہے کہ جو داڑھی منڈا کسی دوسرے داڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس مقتدی داڑھی منڈے کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یعنی اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے اور یہ نماز کا دُہرانا اس لیے نہیں کہ وہ خود داڑھی منڈاتا ہے بلکہ اس لیے ہے کہ اس نے ایک داڑھی منڈے کے پیچھے نماز ادا

کی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا[1] یعنی حق واضح ہو جانے کے بعد جو شخص میرے رسول کا خلاف کرے اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلے۔ تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور جہنم میں ڈالیں گے۔ اور جہنم کتنا برا ٹھکانا ہے۔

مسلمان تو مسلمان کفار بھی جانتے ہیں کہ روز اوّل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے۔ اہلِ بیت کرام، صحابۂ عظام، ائمہ اعلام اور ہر زمانے ہر طبقے کے اولیا رامت و علمائے ملت بلکہ قرونِ خیر کے تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ یعنی داڑھی منڈانا، خشخشی کرانا درکنار اگر خلقتہً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر وہ سخت افسوس کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر سمجھا جاتا پرانے زمانے کے علمائے کرام علاماتِ قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو داڑھیاں منڈائیں گے کترائیں گے۔ اس پیشین گوئی کے مطابق داڑھی منڈوں، مخرشوں، متر شوں کی یہ تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں اور وہ بھی رند، اوباش، لفنگے، غنڈے اور بد وضع لوگوں میں پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو دوسرے گناہوں کی طرح برا جانتے ہیں اور طریقۂ اسلامی کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے پیشوایانِ دین کے

---

[1] پارہ ۵ سورۂ نساء آیت ۱۱۵

سامنے جاتے لجاتے۔ انھیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ان کے ایمان کی بات ہے۔ شامتِ نفس سے گناہ کریں لیکن اسے گناہ وقبیح جانیں مگر چوری اور سینہ زوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہہ اڑائیں اور شعار اسلام کے ساتھ خود اسلام وایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں۔

یہ آیت کریمہ ان حضرات کے لیے سوطِ عذاب وتازیانۂ عبرت ہے جو داڑھی منڈانے کو قبیح نہیں سمجھتے اور براہِ عیاری کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں داڑھی رکھنے کا حکم کہاں ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ ایسے بے حیا داڑھی منڈوں کو قرآن مجید سے کیا واسطہ؟ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ان داڑھی منڈوں کو قرآن شریف ہی کے حکم پر چلنا ہے تو وہ بتائیں کہ قرآن مجید میں داڑھی منڈانے کا حکم کہاں ہے۔ اب تیسری بات کو غور سے پڑھئے اور دھیان دیجئے۔ داڑھی رکھنا اہل بیت کرام، صحابۂ عظام، تابعین فخام اور ائمۂ اعلام سے لے کر اب تک کے تمام متبع شریعت مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آیتِ مذکورہ بالا میں بتادیا کہ جو مسلمان کی راہ چھوڑ کر دوسرا راستہ چلے اس کو ہم جہنم میں ڈالیں گے تو چونکہ داڑھی منڈانا متبعِ شریعت مسلمانوں کی عادت ودستور کے خلاف ہے اس لیے خود قرآن مجید ہی سے ثابت ہوگیا کہ داڑھی منڈانے والا مستحقِ جہنم ہے لیکن وہ لوگ جو اپنے آزادخیالی کے باعث دین کے باغی اور شیطان کے ساتھی ہو چکے ہیں ان سے داڑھی کے ثبوت کے سلسلہ میں گفتگو کرنا بے سود سمجھ کر اب ہم ان مسلمانوں کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں جن کے دلوں میں اسلام وایمان کی چنگاری باقی ہے۔

شیخ الاسلام حضور پرنور سرکار اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اپنی مقدس تصنیف "لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ" میں متعدد آیاتِ قرآنیہ اور کثیر احادیث کریمہ سے داڑھی کا ثبوت تحریر فرمایا ہے۔ ہم اسی کتاب کے صد ۲۶ و صد ۲۷ سے چند حدیثیں نقل کر کے مخلص مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ ان حدیثوں کی برکت سے شیطان ملعون ذلیل ہو کر بھاگ جائے اور مسلمان ان حدیثوں کو غور سے پڑھ کر داڑھی منڈانے اور ترشوانے سے سچی توبہ کرلیں۔ وباللہ التوفیق ط (جَلَّ جَلَالُہٗ)

حضرات محدثین امام مالک[۱]، احمد[۲]، بخاری[۳]، مسلم[۴]، ابوداؤد[۵]، ترمذی[۶]، نسائی[۷] ابن ماجہ[۸] اور طحاوی[۹] حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفِرُوا اللِّحْیَۃَ یعنی مشرکوں کی مخالفت کرو (یوں کہ) مونچھیں پست اور داڑھی کثیر وافر رکھو۔ (ھٰذَا لَفْظُ الصَّحِیْحَیْنِ) صحیح بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور طحاوی کی ایک روایت میں اس طرح ہے اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی یعنی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ رکھو — مسلم اور ترمذی میں ایک دوسری روایت یوں ہے۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰی بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں چھوڑ رکھنے کا حکم فرمایا۔ صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحٰی خَالِفُوا الْمَجُوْسَ۔ یعنی مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے

(اس طرح) مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار اعظم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰی وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ یعنی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ یہودیوں جیسی صورت نہ بنو۔

کتاب الخمیس[ع] وغیرہ معتبر کتابوں میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایتِ اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں روانہ فرمائے قیصر شاہِ روم نے تصدیقِ نبوت کی مگر دنیا کی لالچ کے سبب اسلام نہ لایا۔ مقوقس شاہِ مصر نے نامۂ مبارک کی کمالِ تعظیم کی اور کئی ایک ہدیے بارگاہِ رسالت میں بھیجے۔ سگِ ایران خسرو پرویز نے فرمانِ اقدس کو چاک کر دیا اور صوبۂ یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ دو سخت جان لیوا قسم کے آدمی بھیج کر پیغمبر عرب کو میرے پاس ایران روانہ کر دو۔ باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دونوں کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لیے تمہیں داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کا کس نے حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم دیا ہے۔

مسلمان ہاں ہاں مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ[ع] اور خرخسرہ اس

ع پورا نام ہے کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ع باذان، بابویہ اور خرخسرہ وغیرہ بہت سے اہلِ یمن بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وقت تک اسلام نہ لائے تھے نہ احکامِ اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہیت فرمائی۔ تو جو مسلمان احکامِ اسلام جان بوجھ کر سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔

مسلمانو! آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روزِ قیامت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی جیسی شکل و صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان لو کہ تمہارا ٹھکانا کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ، امان، نجات اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظرِ رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظر فرماتے کراہیت لائیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ جَلَّ جَلَالُہٗ

قلتِ صفحات کے باعث ہم صرف انھیں حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں ان احادیثِ کریمہ سے کئی باتیں واضح طور پر ثابت ہوئیں اوّل یہ کہ داڑھی رکھنا اور مونچھیں پست کرنا مسلمانوں کے لیے لابدّی چیز ہے۔ دوم یہ کہ داڑھی منڈانا مونچھیں بڑھانا مشرکوں مجوسیوں اور یہودیوں کا کام ہے۔ سوم یہ کہ مسلمانوں کو داڑھی منڈا کر یا لبیں بڑھا کر یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت بننا نہ چاہیے۔ چہارم یہ کہ حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مسلمان سے بہت سخت بیزار ہیں جو داڑھی منڈانا یا لبیں بڑھا کر رکھتا ہو۔

امام کمال الدین محمد بن ہمام فتح القدیر میں علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق میں علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار غنیہ ذوی الاحکام میں علامہ محمد بن علی دمشقی درمختار میں علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔ اَلْمَعْنیٰ

لِلْکُلِّ وَاللَّفْظُ لِحَاشِیَۃِ الدُّرَرِ وَالْغُرَرِ الْاَخْذُ مِنَ اللِّحْیَۃِ وَھِیَ دُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ وَمُخَنَّثَۃُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْہُ اَحَدٌ وَاَخْذُ کُلِّھَا فِعْلُ الْمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ وَالْیَھُوْدِ وَالْھُنُوْدِ وَبَعْضِ اَجْنَاسِ الْاِفْرَنْجِ (لمعۃ الضحیٰ ص۳۰)

یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور پوری داڑھی منڈانا ایرانی مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے

قارئین نے ہمارے اس بیان سے خوب اندازہ کر لیا ہوگا کہ قرآن حدیث اور فقہ سے داڑھی رکھنے کی کتنی سخت تاکید ثابت ہے لیکن داڑھی منڈانے والوں کو شیطان مردود نے بہت جری اور بے باک بنا دیا ہے۔ وہ بلا تکلف بک جاتے ہیں کہ داڑھی رکھنا کوئی ضروری کام نہیں۔ اور اسلام داڑھی میں منحصر نہیں ہے۔ ان اندھی عقل والوں سے میں پوچھتا ہوں کیا داڑھی منڈانا ضروری کام ہے؟ کیا داڑھی منڈانے میں اسلام منحصر ہے؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو وہ کیوں داڑھی منڈانے کے عادی ہیں؟ بندگانِ شیطان کے لیے شاید داڑھی رکھنا ضروری نہ ہو لیکن غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو داڑھی رکھنا از حد ضروری ہے کیونکہ خود سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی ہے اور امت کو اس کے لیے بار بار تاکید فرمائی ہے اور داڑھی منڈانے والوں سے بیزاری ظاہر کی ہے۔ تو اگر داڑھی رکھنا ضروری نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لیے کیوں تاکید فرماتے اور منڈانے والوں سے کیوں بیزار رہتے۔

شیطان کے محکوم بعض داڑھی منڈے یہ بھی کہتے ہیں کہ پچہتر فی صدی داڑھی والے قسم قسم کی برائیوں میں مشغول رہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی

رکھ لینے سے انسان میں برائیوں کا مادّہ پیدا ہوتا رہتا ہے لیکن یہ بھی شیطان کا ایک سنگین فریب ہے کیوں کہ اگر داڑھی رکھنے سے انسان میں برائیوں کا مادہ پیدا ہوتا تو ساری برائیوں کی جڑ کاٹنے والے سرکار سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داڑھی کے لیے ہرگز ہرگز تاکید نہ فرماتے۔ حالانکہ حضور نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ پھر اگر بعض داڑھی والے بعض بُرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں تو اس کا سبب داڑھی نہیں ہے بلکہ ان کا نفس امارہ ان کو برائیوں پر ابھارتا رہتا ہے اور اگر برائیوں کو داڑھی ہی آمادہ کرتی ہے تو نوّے فی صدی داڑھی منڈے کیوں طرح طرح کی برائیوں اور خلاف شرع امور میں آمادہ رہتے ہیں۔ اور یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم کسی داڑھی منڈے مسلمان سے کہے کہ جناب میں تو اسلام قبول کر کے ضرور مسلمان ہو جاتا مگر دیکھتا ہوں کہ نوّے فی صدی ہیں مسلمان خدا اور رسول (جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی صریحاً نافرمانی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بُرے کاموں میں لگے رہیں۔ تو اس غیر مسلم کو داڑھی منڈے صاحب کیا جواب دیں گے؟ یہی نہ کہ تم اگر نجاتِ اَبدی چاہتے ہو تو دینِ اسلام قبول کر کے ضرور مسلمان ہو جاؤ۔ اسلام برائیوں سے روکتا اور ربّ العٰلمین کے نزدیک جو اچھی باتیں ہیں ان کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ نوّے فی صدی مسلمان اپنے شامتِ نفس کی وجہ سے گناہوں میں ملوّث رہتے ہیں۔ ان کے اعمالِ شنیعہ و افعالِ قبیحہ کا اسلام ذمہ دار نہیں ـــــــ یوں ہی میں کہتا ہوں کہ داڑھی بُرے کاموں پر نہیں ابھارتی بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ داڑھی بُرے کاموں پر شرم دلاتی ہے۔ ہاں جس کی حیا کا قطرہ ڈھلک چکا ہو اس کی تو کوئی بات نہیں۔ تو داڑھی کو برائیوں کا مادہ قرار دینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بدبخت، مقدس اسلام کو معاذ اللہ بُرے کاموں کا سبب ٹھہرائے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ ط یعنی اے ایمان والو دین خدا کے شعاروں کو حلال نہ ٹھہرالو۔ شعار کہتے ہیں نشان اور علامت کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو چیز دین اسلام کا نشان ہو اس کو مٹانا بحکم قرآن مجید ناجائز و حرام ہے۔ مثلاً ختنہ اسلام کا شعار ہے اس کو باقی رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ یوں ہی داڑھی جو ختنہ سے بھی بڑھ کر نشان اسلام و شعار دین ہے اس کو باقی رکھنا مسلمانوں کے لیے بے حد ضروری اور ختم کر دینا حرام ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ دین کے اس شعار عظیم کو ختم کرنے اور بالکل مٹانے پر خود مسلمان ہی تلے ہوئے ہیں۔ مسلمان کہلانے والوں میں جو حکمراں طبقہ ہے وہ تو گویا اس شعار مقدس کو نیست و نابود کر کے دفن کر چکا ہے۔ چنانچہ دور حاضر میں مسلم ممالک کے وزراء، سفراء، اور صدر مملکت کو آپ داڑھی منڈا ہی پائیں گے کیوں کہ ان کے نزدیک وزارت، سفارت اور صدارت کا اہل ہونے کے لیے داڑھی منڈا یا داڑھی کترا ہونا اہم شرط ہے۔ یوں ہی غیر مسلم ممالک میں جن مسلمانوں کا تعلق سیاست و حکومت سے ہے وہ بھی اسلام کے اس وقیع شعار کے عملاً مخالف ہیں۔

یہ مغرب کا زہریلا اثر ہے کہ عہد جدید کا یورپ زدہ مسلمان داڑھی کو تہذیب و تمدن کے خلاف سمجھتا ہے اسے داڑھی رکھنے میں اپنی ذلت و خفت نظر آتی ہے چنانچہ اگر آپ کالج و یونیورسٹی کے مسلم طلبہ ماسٹر، پروفیسر اور پرنسپل کو دیکھیں تو وہ داڑھی منڈے نظر آئیں گے۔ اسی طرح مسلم لیڈر، ڈاکٹر، ایڈیٹر، انجینئر، جج، بیرسٹر، کپتان، کلکٹر، سپاہی، افسر اور گورنر وغیرہ حضرات مغربی اثر سے متاثر رہنے کے باعث داڑھی رکھنا اپنی آن بان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کے خیال میں داڑھی رکھنا صرف ان کا کام ہے جو بدھو، نتھو، خیراتی، شبراتی، جمعراتی جیسن قسم کے

لوگ ہیں۔

حد یہ ہے کہ نئی تہذیب کے پرستاروں میں جو حضرات نماز اور تلاوت قرآن کے پابند ہیں ان پر بھی کافرانہ سوسائٹی کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ داڑھی منڈانے میں ذرا سا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ فلاں محکمہ کے ایک افسر صاحب اچھے خاصے مسلمان ہیں اسلامیات سے دلچسپی رکھتے ہیں لیکن داڑھی وہ بھی منڈاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر میں داڑھی رکھ لوں تو دوسرے افسران، ملا قسم کا آدمی سمجھ کر مجھ کو حقارت و ذلت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ مہذب سوسائٹی میں میری پوزیشن گر جائے گی۔ یوں ہی بہتیرے مسلم افسران ہیں جو موجودہ سوسائٹی میں جذب رہنے کے باعث اس شعار دین کو ذبح کرتے ہوئے کوئی پروا نہیں کرتے کیوں کہ ان کے ذہن و فکر پر مغربیت کا قبضہ ہے وہ نہیں جانتے کہ مسلمان کا ترجمہ کیا ہے؟ ___ مسلمان کا معنیٰ ہے پیارے مصطفےٰ سرکار مدینہ کا غلام (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور پیارے مصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا غلام اپنے آقا و مولیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کٹ کر کسی مہذب سی مہذب سوسائٹی کے ساتھ موافقت نہیں کرسکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ موجودہ سوسائٹی کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہیں وہ اگرچہ اپنے کو مسلمان کہتے اور کہلواتے ہیں لیکن نہ تو ان کا دل مسلمان ہے نہ ان کا ذہن مسلمان ہے نہ ان کی شکل و صورت مسلمان ہے اور نہ ان کا مزاج و ذوق مسلمان ہے وہ عید کے دن عیدگاہ میں ضرور آتے ہیں مگر اس لیے نہیں کہ دوگانہ واجب ہے بلکہ رسم و رواج سمجھ کر۔ مغربی تہذیب نے ان کے ذہن سے آخرت کا تصور چھین لیا ہے۔ وہ اس بے وفا دنیا کی ٹیپ ٹاپ ہی کو اپنا حاصل زندگی سمجھتے ہیں۔ مغربی تہذیب سے وہ اس قدر مانوس ہیں کہ اسلامی تہذیب سے انھیں وحشت

ہوتی ہے۔ بس اللہ تعالیٰ جو ہدایت و توفیق کا مالک ہے وہی کرم فرمادے اور ان لوگوں کے دلوں کو ایمانی روشنی عطا فرمادے تو کام بن سکتا ہے ورنہ تبلیغ و وعظ کی ان لوگوں تک رسائی کہاں؟

اور ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ داڑھی جو اسلام کا مقدس شعار ہے اس کو مٹانے کے لیے خود عام مسلمان بُری طرح کوشاں ہیں پھر اگر مغرب کی چمک دمک پر فریفتہ مسلمان اس شعارِ مقدس کی مخالفت کریں تو یہ خلافِ قیاس نہیں کیونکہ مغربی زہر ان میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ لیکن سخت تعجب تو یہ ہے کہ اسلامیات کے ٹھیکیدار صاحبان اس شعارِ عظیم کی مخالفت پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ چنانچہ عصرِ جدید کے مفکرینِ اسلام، انجمنِ تحفظ ناموسِ رسول کے مجاہدین اعلام، اسلامی تبلیغی جرائد کے ایڈیٹران اور دیگر مولانا، مولوی صاحبان داڑھی منڈانے کے اتنا ہی پابند ہیں جتنا کھانے پینے کے۔ یوں ہی مزاروں کے سجادہ نشین اور خانقاہوں کے مشائخ حضرات بھی اس شعارِ مقدس کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر رہے ہیں اس قیامت کو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ کہ عربی دینی مدارس کے صدر، ناظم، سکریٹری اور دیگر اراکین بے نمازی، داڑھی منڈے فاسقِ معلن منتخب کئے جارہے ہیں الاماشاء اللہ تعالیٰ۔

بھلا سوچو تو سہی کہ جس دینی ادارہ، مذہبی درسگاہ کے کرتا دھرتا داڑھی منڈے اور فاسق ہوں گے اس میں دینی روح کدھر سے آئے گی اور اسلامی مزاج کہاں سے پیدا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانے کی مذہبی درسگاہیں دُنیوی حیثیت سے خوب آراستہ پیراستہ ہیں لیکن دینی اعتبار سے وہ ایک ایسے ویران خانہ کی طرح ہیں جس میں اُلّو بولتا ہو۔

زمانے کا انقلاب تو دیکھئے کہ جن اسلامی درسگاہوں میں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

Scanned with CamScanner

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا درس جاری ہے وہاں کے طلبہ بھی داڑھی منڈانے اور کتروانے کی مشق کر رہے ہیں۔ یہی وہ باغی و فاسق طلبہ بھی ہیں جو آئندہ عالم، مولانا، علامہ کہلوا کر اسلامی تعلیمات کو بدنام کریں گے۔ اور دین میں طرح طرح کے رخنے پیدا کر کے اُمت کو فتنہ و فساد میں مبتلا کریں گے۔

(فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی (جَلَّ جَلَالُہٗ)

حاصلِ گفتگو یہ ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس مقدس شعار کے خلاف اس قدر صف آرا ہیں کہ گویا اس کو نیست و نابود کر کے ہی دم لیں گے۔ لیکن مسلمانو! خوب سوچ لو، اچھی طرح غور کر لو اسلام کے شعار کو مٹانا خود اپنے آپ کو مٹانا ہے اگر تم صفحۂ ہستی سے مٹ جانا چاہتے ہو تو بے شک تمہیں شیطان کی پیروی کا اختیار ہے۔ شیطان کی بندگی کرو اور اسلام کے نشانات کو مٹاؤ اور اگر تمہیں اپنا مٹنا گوارا نہیں تو عہد کرو ـــــ کہ ہم مقدس دینِ اسلام کے ہر شعار بالخصوص داڑھی کی حفاظت کریں گے اس طرح کہ خود داڑھی رکھیں گے اس کا احترام کریں گے اور اپنے دوست، احباب، اعزّہ اور اقارب کو داڑھی رکھنے اور اس کی عزت کرنے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔

حضور سرکار اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مقدس کتاب لُمعۃُ الضُّحیٰ کے آخر میں داڑھی منڈانے والوں اور خشخشی کرانے والوں کے حق میں جو سزائیں اور مذمتیں آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور اقوالِ ائمہ سے ثابت ہیں ان کو بیان فرما دیا ہے جن کی تعداد تیس ۳۰ تک پہونچی ہے۔ دنیا میں طرح طرح کے لوگ ہیں بعض لوگ اس قدر ڈھینٹ ہوتے ہیں کہ جب تک ان کو سزا نہ سنا دی جائے اس وقت تک وہ جرم و گناہ سے توبہ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے جری بے باک لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے ہم سرکار

اعلیحضرت کی کتاب لمعۃ الضحیٰ سے چند سزاؤں اور مذمتوں کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

نمبر شمار	سزا و مذمت
۱	داڑھی منڈے اور داڑھی کتروانے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں (جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلیہ وسلم)
۲	شیطانِ لعین کے محکوم (وغلام ہیں)
۳	سخت احمق ہیں۔
۴	اللہ تعالیٰ ان سے بیزار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں۔
۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت و شکل دیکھنے سے کراہت آتی ہے۔
۶	یہودی صورت ہیں۔
۷	مجوس کے پیرو ہیں۔
۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں۔
۹	واجبُ التّعزیر ہیں، شہر بدر کرنے کے قابل ہیں۔
۱۰	زنانے مُخنّث ہیں۔
۱۱	گھنونے قابلِ نفرت ہیں۔
۱۲	مردود الشہادۃ ہیں (یعنی ان کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی)
۱۳	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے۔
۱۴	قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی۔

نمبر شمار	سزا و مذمت
۱۵	اللہ و رسول کی ان پر لعنت ہے۔ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
۱۶	ملائکہ اور بشر سب کی ان پر لعنت ہے۔
۱۷	اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔
۱۸	وہ بہشت میں نہ جائیں گے۔
۱۹	اللہ تعالیٰ انھیں جہنم میں ڈالے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مُسلمانو! ان سزاؤں اور مذمتوں کو پڑھ کر عبرت حاصل کرو۔ جس طرح تم نے کھلم کھلا اس شعارِ عظیم کی عملاً مخالفت کی ہے اسی طرح بالاعلان داڑھی منڈانے اور کتروانے سے سچی توبہ کرو اور شریعت کے مطابق داڑھی بڑھا کر ابلیس لعین کو خوب جلاؤ۔

ضروری تنبیہ

جس طرح داڑھی منڈانا حرام ہے یوں ہی داڑھی حدِّ شرع سے کم کرانا بھی حرام ہے۔ داڑھی کی حدِّ شرع ایک مشت کی مقدار ہے۔ جو شخص داڑھی حدِّ شرع سے کم کراتا ہو اس کے پیچھے بھی نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے یعنی ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور جتنی نماز پڑھی اس کو دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ الْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ

عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَیْہِمْ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ضمیمہ منجانب مُرتب

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید مولانا جمیل الرحمٰن بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے داڑھی کے متعلق ایک نظم لکھی ہے اس امید پر کہ شاید یہ نظم کسی دل کے لیے سامانِ ہدایت بن جائے۔ ذیل میں نقل کی جاتی ہے

اے مرے بھائی ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے
شرم کر بہر خدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نور ہے اسلام کا
شکل نورانی بنا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

شکل سے بیزار ہیں تیری خدا و مصطفےٰ
ان کو راضی کر ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تیری صورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خوشی
اور وہ دشمن ترا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہندو نے کاٹی ہے بتا
تو نے کیوں ایسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

آل و اصحاب و نبی نے بھی کبھی ایسا کیا
تو ہے کیوں ان سے جدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا، چڑھانا، مونڈنا سب ہے حرام
مان حکم مصطفےٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہے بھائی پہ بھائی کو دے راہ حق بتا
اس لیے میں نے کہا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہو جمیل قادری کی التجا یا رب قبول!
امتِ خیر الوریٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

(منقول از مضامینِ بدر ملت صفحہ ۱۶۲)

۱؎ جل جلالہ ۲؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے ۴؎ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۵؎ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قضائے عمری

اس گئے گزرے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو پہلے غفلت کا شکار تھے نماز نہیں پڑھتے تھے پھر اچھوں کی صحبت و سنگت سے متاثر ہو کر نماز کے پابند ہو گئے۔ یہ ان کی خوش بختی ہے کہ اس دنیائے ناہنجار میں ربُّ العزت جل جلالہٗ نے انھیں نماز جیسے اہم و اعظم فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جس مسلمان کے ذمہ قضا نمازیں باقی ہیں اس پر جہاں یہ فرض ہے کہ وہ اپنی وقتی نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہے وہیں یہ بھی فرض ہے کہ بالغ ہونے کے وقت سے نمازی ہونے تک اس بیچ میں جتنی نمازیں قضا ہو چکی ہیں انھیں بھی حسب موقع پڑھتا رہے۔ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا فرض قطعی ہے۔ تو جو شخص بالغ ہونے کے کئی برس بعد نمازی ہوا تو اس درمیان کی قضا نمازیں اسے ادا کر لینی فرض ہے۔ مثلاً عبدالرحمٰن چودہ برس کی عمر میں بالغ ہوا اور جب اس کی عمر بیس سال کی ہوئی تب وہ نماز کا پابند ہوا۔ تو اس کو چھ برس کی قضا نماز پڑھنی ہوگی۔ جس مرد کو اپنا بالغ ہونا یاد نہ ہو وہ اپنے بلوغ کی مدت بارہ برس کی عمر سے قرار دے اور اسی حساب سے اپنی قضا نمازوں کا شمار کر کے انھیں ادا کر لے۔ اور جس عورت کو اپنا بالغ ہونا یاد نہ ہو وہ اپنے بلوغ کی مدت نو برس کی عمر سے قرار دے کر اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے۔ اور انھیں ادا کرتی رہے۔

ہر روز کی قضا نماز بیس رکعت ہوتی ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے

دو رکعت نماز فرض فجر کی، چار رکعت نماز فرض ظہر کی، چار رکعت نماز فرض عصر کی۔ تین رکعت نماز فرض مغرب کی، چار رکعت نماز فرض عشاء کی، تین رکعت نماز واجب وتر کی۔ جو شخص تفصیل مذکورہ بالا کے مطابق بیس رکعت نماز ادا کرلے اس کے ذمّہ سے ایک دن کی نماز کا مطالبہ پورا ہو جائے گا۔ قضا نماز پڑھتے وقت یہ نیت کرنا کہ فلاں دن کی فلاں نماز پڑھتا ہوں، بہت ضروری ہے۔ لیکن چونکہ جس شخص پر مہینوں، برسوں کی قضا نمازیں باقی ہوں اس کے لیے دن معیّن کرنا بہت دشوار ہے اس لیے ہم ایک بڑا ہی آسان طریقہ بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جس کو مثلاً فجر کی نمازِ قضا پڑھنی ہے وہ یوں نیت کرے۔

"نیت کی میں نے سب میں پہلی فجر پڑھنے کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہ کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔"

اور نماز ظہر کے متعلق یوں نیت کرے۔

"نیت کی میں نے سب میں پہلی ظہر پڑھنے کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے ادا نہ کیا۔ واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔"

اسی طرح عصر، مغرب، عشاء اور وتر کی نیت کرے۔ جن حضرات کے ذمّہ قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں ان کے لیے حضور سرکارِ اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخفیف کی چار صورتیں بتائی ہیں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اپنی قضا نمازیں ادا کرسکیں اور اس بارِ شرعی سے اپنے کو جلد سے جلد سبکدوش کرلیں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

اوّل یہ کہ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط تین بار پڑھنے کے بجائے ایک بار پڑھا جائے لیکن نمازی اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جب وہ

رکوع میں پہونچ جائے تو اس وقت سُبْحَانَ کا سین شروع کرے اور اور ربّ عَظِیْم کا میم پڑھ لے تب رکوع سے سر اٹھائے۔ یونہی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھنے کے بجائے ایک مرتبہ پڑھے اور یہاں بھی سجدہ میں پیشانی اور ناک جمانے کے بعد سُبْحَانَ کا سین ادا کرے اور ربّ الْاَعْلٰی پڑھ لے اس وقت سجدہ سے سر اٹھائے۔

دوم یہ کہ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اَلْحَمْدُ شَرِیْف کی جگہ تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رکوع میں چلا جائے مگر وتر کی تینوں رکعت میں الحمد شریف پڑھنا اور اس کے ساتھ سورہ ملانا ضروری ہے۔

سوم یہ کہ نمازِ فجر میں التحیات کے بعد اور یونہی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر میں پچھلی التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ کی جگہ صرف یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔

چہارم یہ کہ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دعائے قنوت کی جگہ صرف یہ دعا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ایک بار یا تین بار پڑھی جائے۔

(ماخوذ از احکام شریعت ص۹۰)

مُسْلمانو! ناواقف حضرات پر سرکار اعلیحضرت شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ احسان عظیم ہے کہ آپ نے نماز قضائے عمری ادا کرنے کا آسان طریقہ بتا دیا۔ پھر جو شخص اس آسانی سے فائدہ اٹھا کر اپنی قضا نمازوں کو ادا نہ کرے اس کی بہت بڑی کم نصیبی ہوگی۔ ہدایت و توفیق کا مالک رَبُّ الْعِزَّۃ جل جلالہ توفیق خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم۔

ہم نے مذکورہ بالا سہولت اس لیے بیان کر دی ہے تاکہ قضا نمازوں کی ادائیگی میں لوگ سُستی اور غفلت نہ برتیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی قضا نمازوں

کو اسی طرح پڑھنا چاہتا ہو جس طرح وقتی نمازوں کو پڑھتا ہے تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ بہت سے نمازی جن کے ذمہ قضا نمازیں باقی ہیں وہ وقتی نمازوں کے ساتھ نفل نماز تو بڑی خوشی سے پڑھتے ہیں لیکن اپنی قضا نمازوں کی ادائیگی سے بالکل غافل ہیں۔ یہ ان کی سخت بھول ہے کیوں کہ جس کے ذمہ فرض باقی ہو اس کا نفل قبول نہیں۔ یہ واضح رہے کہ نفل نماز پڑھنا گناہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی جانب سے فرض کا مطالبہ ہے نفل کا مطالبہ نہیں تو ایسے حضرات کم از کم نفل نماز کی جگہ فرض نماز کی نیت کر لیں تاکہ آخرت کا بھاری بوجھ سر سے اتر جائے۔ ہاں اتنی بات کی مشقت ضرور ہے کہ نفل نماز بیٹھ کر بھی ہو سکتی ہے لیکن فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا پڑے گا۔

قابلِ توجہ ضروری امر

جن حضرات کے ذمہ قضا نمازیں ہیں خواہ ایک دن کی یا ایک برس کی یا دس برس کی بہر حال ان پر دو گناہ ہے۔ ایک گناہ تو یہ ہے کہ انھوں نے ایک اہم فریضۂ الٰہی نماز کو ترک کیا۔ وقت مقررہ پر اس کو ادا نہیں کیا۔ اور دوسرا گناہ یہ ہے کہ انھوں نے اب تک اس بارے اپنے کو سبکدوش نہیں کیا۔ تو جو شخص اپنی قضا شدہ نمازوں کو پڑھ لے گا وہ صرف نماز کے بارے سے سبکدوش ہو گا اور رہا وقت پر ادا نہ کرنے اور قضا کر دینے کا گناہ تو وہ سچی توبہ سے معاف ہو گا۔ بعض نادان سادہ لوح حضرات قضائے عمری کو شب قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ محض باطل ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی قضا شدہ نمازوں کو ادا کر لینے

ھ بہار شریعت حصہ چہارم ص۴۸

کے بعد ان مبارک دنوں میں توبہ کی نیت سے الگ الگ نفل نماز پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ کے کرم سے پوری امید ہے کہ وہ ان نمازوں کے قضا کر دینے کا گناہ معاف فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاَعْلَمِ خَلْقِهٖ وَاَكْرَمِ خَلْقِهٖ وَاَنْوَرِ خَلْقِهٖ وَاَكْمَلِ خَلْقِهٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِهٖ وَاَجْمَلِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ضمیمہ منجانب مُرتّب

ضروری فتویٰ

ہر ایک آدمی کی نماز کسی کی کسی وقت اور کسی کی کسی وقت کی قضا ہو اور سب اپنی اپنی قضا پڑھ لیویں ایسی حالت میں امامت ہوگی یا نہیں۔ کیوں کہ بعض بعض جگہ بوجہ کاشتکاری کے اکثر لوگوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے اور سب ایسی ہی حالت میں ہیں یہ لوگ امام کریں یا اپنی اپنی نماز علیحدہ ادا کریں یا کوئی ان میں امام ہو کر نماز ادا کریں

الجواب :۔ کاشتکاری خواہ کسی کام کے لیے نماز قضا کر دینا سخت حرام و گناہ کبیرہ ہے جو ایسا کرتے ہیں سب فاسق ہیں سب پر فوراً توبہ فرض ہے۔ کیا نہیں جانتے کہ کھیتی بھی اسی کے اختیار میں ہے جس نے نماز سب سے بڑھ کر فرض کی ہے اگر نماز کھونے میں تمہاری کھیتی برباد کر دے تو تم کیا کر سکتے ہو؟ نماز گھنٹوں میں نہیں ہوتی تھوڑی دیر کے لیے نماز کے واسطے کھیتی کے کام روک دو۔ تو نماز اور کھیتی کا مالک تمہاری کھیتوں میں بہت برکت دے۔ جہاں سب اسی طرح کے لوگ ہوں وہاں ان سب پر توبہ فرض ہے

ہے ہی۔ جب توبہ کرلیں ان میں سے جو قابلِ امامت ہے امامت کرے اور رافضیوں کی طرح الگ الگ نہ پڑھیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ امام اور مقتدی سب کی قضا متحد ہو مثلاً سب کی آج کی ظہر یا سب کی کل کی عصر، تو جماعت ہوسکتی ہے۔ اور نماز مختلف ہو مثلاً امام کی ظہر اور مقتدی کی عصر یا امام کی آج کی ظہر تو جماعت نہیں ہوسکتی اپنی اپنی الگ پڑھیں واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۳ صفہ ۲۲)

آستانہ دہلی کی عجیب رفتار

ماہنامہ آستانہ دہلی کا اپنے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ وہ

(۱) دینی، مذہبی، روحانی، اخلاقی، اصلاحی، اسلامی جریدہ ہے۔

(۲) روحانیت کا براڈکاسٹنگ اسٹیشن ہے۔

(۳) اولیاء کرام کا سرکاری گزٹ ہے۔

(۴) عقل و دلائل کی روشنی میں اسلامی تعلیمات نشر کر رہا ہے

(۵) مسلمانانِ ہند کے دلوں میں نورِ ایمان پیدا کر رہا ہے

(۶) اس کے اجراء کا مقصد اطاعتِ الٰہی، محبتِ رسولِ انام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور احترامِ اولیائے کرام ہے۔

(۷) اس نے دنیا کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے۔

(۸) وہ تمام مسلمانوں کی جانب سے فریضۂ تبلیغ انجام دے رہا ہے۔

(۹) اس نے گمراہی اور لادینیت کے اس دور میں اسلام دشمن تحریکوں

Scanned with CamScanner

کا مقابلہ کیا ہے
آستانہ کے تعارف میں ان بلند و بالا پلوں کو دیکھ کر ایک عامی مسلمان تو یہی فیصلہ کرے گا کہ اس تبلیغی، اسلامی، اصلاحی جریدہ کا کردار اور عمل شریعت اسلامیہ کے مطابق ہوگا لیکن حقیقت واقعہ کچھ اور ہے۔
امام بخاری علیہ الرحمۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحٰبَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ
(بخاری شریف ص ۸۸۱ پارہ بیسواں)
یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان تصویر کو قیامت کے دن ضرور سزا دی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) جو تصویریں بنائی تھیں انھیں (آج) زندہ کرو اور حضور نے (یہ بھی) فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا وسلم)
حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔
فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۶) یعنی تمہیں اگر تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی اور ان چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں۔
ایک جلیل القدر صحابی حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس ارشاد سے کیسا صاف صاف واضح ہو رہا ہے کہ جاندار شئے کی تصویر بنانا جائز نہیں۔ شارح مسلم شریف حضرت امام نووی فرماتے ہیں۔ قَالَ

اَصْحَابُنَا وَغَیْرُھُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ تَصْوِیْرُ صُوْرَۃِ الْحَیَوَانِ حَرَامٌ شَدِیْدُ الْحَرَامِ وَھُوَ مِنَ الْکَبَائِرِ (حاشیۂ بخاری شریف مطبوعہ دہلی صفحہ ۸۸۰) یعنی ہمارے علمائے شوافع اور دیگر علمائے اسلام فرماتے ہیں کہ جاندار کی تصویر بنانا حرام سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ جاندار کی تصویر اور فوٹو بنانا، بنوانا جائز نہیں بلکہ سخت حرام ہے لیکن اس شرعی حکم کے خلاف **اُسْتَانَہ دہلی** کا عمل یہ ہے کہ وہ اپنے اوائلِ صفحات میں پرچہ کو رنگین اور جاذبِ نظر بنانے کے لیے دنیا کے مشہور و معروف مردوں و عورتوں کی تصویریں چھاپتا ہے حد یہ ہے کہ دواؤں کے اشتہار کے سلسلے میں فرضی عورتوں کی نیم عریاں تصویریں چھاپنے سے بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ حیرت ہوتی ہے کہ جب اسلامی شرع کے نزدیک جاندار کی تصویروں کا چھاپنا چھپوانا حرام ہے تو اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا ٹھیکیدار ''اُسْتَانَہ'' تصویروں کے جواز کی عملی تبلیغ کیسے گوارا کر رہا ہے۔

فتاوائے حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے وَلْیُعَظِّمِ اسْمَ اللّٰہِ اِذَا کَتَبَہٗ بِاَنْ یَّکْتُبَ عَقِبَہٗ ''تَعَالٰی اَوْ تَقَدَّسَ اَوْ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ۔ وَکَذَا اسْمُ رَسُوْلِہٖ بِاَنْ یَّکْتُبَ عَقِبَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَرَتْ بِہٖ عَادَۃُ الْخَلَفِ کَالسَّلَفِ وَلَا یَقْتَصِرْ بِکِتَابَتِھَا بِنَحْوِ صَلْعَمَ فَاِنَّہٗ عَادَۃُ الْمَحْرُوْمِیْنَ

(بحوالہ البشیر القاری شرح بخاری صفحہ ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کا نام پاک لکھتے وقت اس کی تعظیم اس طرح کی جائے کہ اس کے بعد لفظ ''تعالیٰ'' یا تقدس یا عز وجل یا اس کے مانند کوئی دوسرا کلمہ لکھیں اور یوں ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک کی تعظیم بوقتِ کتابت اس طرح کریں کہ اس کے

بلعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھیں کیوں کہ سلفِ صالحین کی طرح بعد کے پیشوایانِ اسلام کا یہی دستور جاری رہا ہے اور بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختصار کے طور پر صلعم صؐ، عؐ، یہ لکھیں کہ یہ حرماں نصیب حضرات کی عادت ہے۔

تفسیر روح البیان شریف ص۲۲۸ میں ہے یُکْرَہُ اَنْ یُرْمَزَ الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی الْخَطِّ بِاَنْ یَّقْتَصِرَ مِنْ ذٰلِکَ عَلٰی حَرْفَیْنِ ھٰکَذَا عم اَوْ نَحْوُ ذٰلِکَ کَمَنْ یَّکْتُبُ صَلْعَمْ یُشِیْرُ بِہٖ اِلٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک پر اشارۃً درود وسلام لکھنا اس طرح کہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختصر کر کے عم یا اس کے مثل ع، صؐ لکھنا ناجائز وممنوع ہے جیسے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صلعم لکھنا جائز ہے۔

علامہ سید طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں یُکْرَہُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوۃِ وَالتَّرَضِّیْ بِالْکِتَابَۃِ بَلْ یَکْتُبُ ذٰلِکَ کُلَّہٗ بِکَمَالِہٖ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص۸۱) یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جگہ صلعم یا عم یا صؐ یا عؐ کا اشارہ لکھنا ناجائز ہے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے رضؓ لکھنا مکروہ ہے بلکہ پورا درود شریف یعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کامل ترضی یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہار شریعت حصہ سوم ص۸۷ میں حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

"اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، صؐ، عؐ لکھتے

ع۵ سورۂ الاحزاب پارہ بائیسواں

ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔ یوں ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
جگہ رضؓ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ رحؒ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیئے
جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان نامو ں
پر ص، عم، بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد
ہے اس پر درود کے اشارہ کا کیا معنیٰ"؟

حاصل کلام یہ ہے کہ حضور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ناموں پر صلعم یا ع یا ص کا اشارہ لکھنا حرام ہے لہٰذا ان سب الم، علم، بے معنیٰ مہمل الفاظ کے لکھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور چونکہ صحابۂ کرام و دیگر پیشوایانِ دین کے ناموں پر رض، رح کا اشارہ لکھنا بھی مکروہ وسخت ناپسندیدہ ہے۔ اس لیے اس مہمل اشارہ کے بجائے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھنا چاہیئے لیکن اس حکم شرعی کے خلاف ماہنامہ آستانہ دہلی حضور پرنور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات انبیاء کرام کے مبارک ناموں پر صلعم، ص، عم لکھنے کی آزادانہ اشاعت کررہا ہے اور یونہی صحابۂ کرام اور ائمہ اسلام کے ناموں کے ساتھ رضؓ، رحؒ لکھنے کا سخت عادی ہے انتہائی حیرت کا مقام ہے کہ ماہنامہ آستانہ دہلی تعلیماتِ اسلامیہ ومسائل شرعیہ کا ناشر کہلاتے ہوئے ایسا کیوں کررہا ہے۔؟

مذہب اسلام نے حضرات صحابۂ کرام کے بارے میں مسلمانوں کو جن عقائد ومسائل کی تعلیم دی ہے ان میں چند یہ ہیں۔

(۱) تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا تذکرہ جب کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ کیا جائے کیونکہ شرعاً فرض یہی ہے۔

(عامۂ کتب کلامیہ وبہار شریعت حصہ اول صـ۷۳)

(۲) کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت یعنی برا گمان رکھنا گمراہی بدمذہبی اور استحقاق جہنم کا باعث ہے کیونکہ صحابہ کے حق میں بدگمانی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلیفہ سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانے اور اپنے کو سنی کہلائے مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، حضرت سیدنا عمرو بن عاص، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی کہ حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے مسلمان ہونے سے پہلے حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور مسلمان ہونے کے بعد اخبث الناس مسیلمۂ کذاب ملعون کو جہنم رسید کیا وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیرُ الناس و شرُّ الناس کو قتل کیا ان حضرات میں کسی کی شان میں گستاخی کرنا تبرا ہے۔ اور اس کا قائل رافضی ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول ص۷۴)

(۳) صحابۂ کرام کے آپس میں جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ حضرات صحابہ سب کے سب آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں ان میں بعض سے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے۔ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حدید میں صحابہ کی دو قسمیں قرار دیں مؤمنین قبل فتح مکہ اور مؤمنین بعد فتح مکہ۔ اول الذکر کو آخر الذکر پر تفضیل دی اور فرمایا كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی

کا وعدہ فرمالیا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ یعنی اے میرے رسول کے صحابیو! اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم ثواب وکرامت اور بے عذاب جنت کا وعدہ فرما چکے تو دوسروں کو کیا حق رہا کہ ان میں کسی بات پر طعن و گرفت کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ ربّ العزّۃ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل ۹ صفحہ ۵۷)

(۴) سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے۔ ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمادیا ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل صفحہ ۵۷)

(۵) کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہونچتا۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل صفحہ ۵۶)

(۶) مجدد الف ثانی امام ربّانی حضرت سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات میں خاص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں قَدْ صَحَّ اَنَّہٗ کَانَ اِمَامًا عَادِلًا فِیْ حُقُوْقِ اللّٰہِ وَفِیْ حُقُوْقِ الْمُسْلِمِیْنَ (دفتر اوّل مکتوب صفحہ ۲۵۱)

یعنی یہ بات بالکل صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقوقِ الٰہی اور حقوقِ مسلمین دونوں کے پورا کرنے والے امام عادل تھے۔

پھر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔ امام مالک کہ از تابعین ست و اعلم علمائے مدینہ شاتم معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ را بقتل حکم کردہ است۔ یعنی امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تابعین میں سے ہیں اور اپنے زمانہ

مبارک میں علمائے مدینہ منورہ میں سب سے بڑے عالم تھے۔ ان کا فتویٰ ہے کہ جو شخص امیر معاویہ اور ان کے ساتھی عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا بھلا کہے بادشاہِ اسلام اس کی گردن اڑا دے۔ (دفتر اوّل مکتوب صـ ۲۵۱)

(۷) حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالتِ شان سے کون واقف نہیں کہ آپ امام عادل و خلیفۂ راشد ہیں اور مجددیت کا پہلا سہرا آپ کے گلے کی زینت بنا ہے مگر بایں ہمہ کسی نے امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضرت معاویہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز میں کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ عمر بن عبد العزیز سے ہزار گنا اچھا ہے۔ (امیر معاویہ پر ایک نظر صـ ۵۸ مصنفہ حضرت مولانا احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان

اللہ اللہ حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک کے غبار کی یہ عظمت ہے تو خود ان کی عظمت و رفعت کا کیا عالم ہوگا۔

حوالہ جات مذکورہ بالا کا حاصل یہ ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر مجتہد فقیہ صحابی ہیں۔ دیگر صحابہ کی طرح ان کا ذکر بھی خیر ہی کے ساتھ فرض ہے ان کی شان میں گستاخی کرنا تبرّا اور بد مذہبی ہے۔ ان کی گرفت کرنا اللہ و رسول کے ارشادات کی گرفت ہے۔ (جلّ جلالہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) جو مؤرخ ایسی کہانی یا افسانہ بیان کرے جس سے کسی صحابی یا امیر معاویہ کا فسق ثابت ہوتا ہو تو وہ مؤرخ جھوٹا اور اس کی روایت مردود ہے کیوں کہ قرآن و حدیث سے تمام صحابہ کا عادل و متقی ہونا ثابت ہے لیکن سخت افسوس ہے کہ اولیائے کرام کا نام نہاد سرکاری گزٹ

"آستانہ دہلی" حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مقدس کے خلاف نکتہ چینی کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے۔

"اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر معاویہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے، ان کے زمانہ میں بڑی فتوحات ہوئیں حکومت کا انتظام و انصرام بھی اس درجہ بہتر اور ترقی یافتہ تھا کہ اس زمانہ میں حضرت امیر معاویہ کی حکومت جیسی حکومت دنیا میں موجود نہ تھی لیکن چونکہ حضرت امیر معاویہ کی شاہانہ طبیعت تھی اقتدار پسند تھے اس لیے انھوں نے ہوسِ اقتدار میں نہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت کی پروا کی اور نہ اس معاہدہ ہی کو درخور اعتنا سمجھا جس کی رو سے امیر معاویہ خلیفۂ اسلام بنے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عہدِ صدیقی سے مملکتِ اسلام کی حکومت کا جو طریقہ چلا آرہا تھا وہ امیر معاویہ کے زمانہ میں ختم ہوگیا۔ چاروں خلفائے راشدین کا انتخاب جمہوری لائنوں پر ہوا تھا۔ مگر چوں کہ حضرت معاویہ خلیفہ بنے تو اپنی فتوحات و طاقت کے بل پر یا خلافت راشدہ کے خلاف ریشہ دوانیاں اور سازشیں کر کے"

(آستانہ بابت اکتوبر ۱۹۵۳ء صہ ۴۱ مضمون نگار خود ایڈیٹر آستانہ دہلی)

افسوس اور ہزار افسوس! اسلامی تعلیم تو یہ تھی کہ صحابی کا تذکرہ خیر ہی کے ساتھ کرنا فرض ہے لیکن نام نہاد روحانی جریدہ آستانہ دہلی اسلامی تعلیم کے خلاف

ایک جلیل الشان عظیم المرتبت صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بے لگام ہو کر لکھ رہا ہے کہ وہ اقتدار پسند تھے۔ انھوں نے ہوسِ اقتدار میں حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مخالفت کی پروانہ کی۔ معاہدہ کی پابندی نہ کی۔ خلافتِ راشدہ کے خلاف ریشہ دوانی اور سازش کی۔

قابلِ غور امر یہ ہے کہ آستانہ کی اس زہر بھری تحریر سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مسلمانوں کا حسن ظن بڑھے گا یا سادہ لوح مسلمان بدظنی کا شکار ہوں گے؟ ظاہر بات ہے کہ جو بہتان آستانہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تھوپے ہیں ان کو پڑھ کر ہر عامی مسلمان حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بدظن ہی ہوگا۔ اور کسی صحابی سے سوءِ عقیدت اور بدظنی ایمان کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ آستانہ کو تو بخوبی علم ہوگا کہ سارے جہاں کا ہر سنی مسلمان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت و عقیدت رکھتا ہے۔ پھر اگر خود آستانہ کو اپنی ذاتی گمراہی کے باعث اس جلیل القدر صحابی کے ساتھ خلوص اعتقاد نہیں تھا تو کم از کم جمہور مسلمین ہی کی رعایت کے پیش نظر اسے اپنے قلم کو بے باک نہیں بنانا چاہیئے تھا اگر خود آستانہ کے متعلق کوئی شخص یوں اظہارِ خیال کرے کہ۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ جریدۂ آستانہ دہلی بڑی خوبیوں کا حامل ہے اس نے اردو زبان کی عظیم خدمت انجام دی ہے لیکن چونکہ وہ لالچی طبیعت کا جریدہ ہے۔ طلب زر اس کا مطمح نظر ہے اس لیے وہ حصولِ زر کی ہوس میں نہ تو عقائد اہلسنت کی مخالفت کی پرواہ کرتا ہے نہ حدودِ شرعیہ کا پاس و لحاظ رکھتا ہے"۔

تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا اراکین آستانہ ان جملوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ

قبول کریں ؟ ہرگز نہیں تو پھر ایک جلیل القدر صحابی کے حق میں اقتدار پسند ، ہوسِ اقتدار جیسے گھٹیا بازاری الفاظ ایک مسلمان کس طرح گوارا کر سکتا ہے ؟

اور پھر جب حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاہزادے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امرِ خلافت سونپ دیا اور خود ان کے ہاتھوں پر بیعت فرمالی تو اس کا کھلا ہوا معنیٰ یہ ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود خلیفۂ اسلام نہیں بنے بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خلیفۂ اسلام بنایا تو ایسی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر جرح و قدح کرنا شہزادۂ رسول کی تفویضِ خلافت پر جرح و قدح کرنا ہے ۔ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ جَدِّہٖ الْکَرِیْمِ وَعَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

ایک دوسری جگہ یہی بے لگام جریدہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل بتاتے ہوئے لکھتا ہے ۔

> ”حضرت امام حسن کو دشمنانِ اہلِ بیت نے کئی بار زہر دیا مگر بہت کچھ تکلیف اٹھا کر جانبر ہو گئے آخر میں آپ کی زوجۂ بے وفا جعدہ نے امیر معاویہ کی سازش سے ہیرے کی پسی ہوئی کنی پلا دی ۔ کلیجہ کٹ کٹ کر گرنے لگا اور (آپ) کلمۂ طیبہ پڑھتے پڑھتے راہیِ ملکِ جناں ہوئے “

(آستانہ دہلی بابت اکتوبر ۱۹۵۳ء صـ ۵۲ مضمون نگار خود ایڈیٹر)

یہی آستانہ ایک اور مقام پر لکھتا ہے ۔

۱ ” ادھر امیر معاویہ نے بھی جو حضرت امام حسن کی اِس

(امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے چند شرطوں کے ساتھ امیر معاویہ کے حق میں منصب خلافت سے دست برداری دے دی۔ امیر معاویہ نے حضرت حسن کو پھر بھی اپنے راستہ میں کانٹا سمجھتے ہوئے جعدہ امام حسن کی بیوی سے زہر پلوا کر شہید کرا دیا۔ بنیت سے آگاہ تھے پیغام صلح بھیجا بالآخر آپ

آستانہ اکتوبر ۱۹۵۳ء۔

(مضمون نگار خود ایڈیٹر)

معاذ اللہ تعالیٰ روحانیت کے اس براڈکاسٹنگ اسٹیشن نے تو دھاندلی کی انتہا کر دی۔ ایک جلیل القدر صحابی رسول پر اتنا گھنونا الزام کہ انھوں نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرا دیا۔ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ اس خونخوار تلوار کے ظلم و ستم کا کیا کہنا جس نے دن دہاڑے منصب صحابیت کا خون کر ڈالا۔ تمام مسلم اور غیر مسلم، سنّی اور غیر سنّی سب لوگ کان کھول کر سن لیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس الزام و بہتان سے قطعی پاک ہیں۔ آستانہ نے اپنی جہالت کے باعث اس سنگین غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

افسانہ گویوں کی تُک بندی اور بنڈل بازی سے متأثر ہو کر آستانہ دہلی نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مقدس کے خلاف اس بہتان عظیم کا بار اپنے سر لے لیا ہے۔ اسلامی شرع کا مطالبہ ہے کہ آستانہ اپنی اس گمراہی سے بالاعلان توبہ کرے اور اپنی فتنہ پرور تحریر کا رد شائع کرے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آستانہ کو توبہ کی اور جادۂ حق اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ہر قسم کی گمراہیوں سے بچائے۔ اٰمین اٰمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیہم وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

دیوبندیوں کے حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ میں سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں جانوروں اور چوپایوں کے علم غیب کی طرح قرار دے کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں شدید گستاخی اور سخت توہین کی ہے۔ حرمین شریفین (مکہ ومدینہ) کے چوٹی کے علمائے کرام نے اس صریح گستاخی کے باعث مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کو بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد قرار دیا۔ ملاحظہ ہو۔ فتویٰ حسام الحرمین

انھیں مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بہشتی زیور نام کی ایک کتاب لکھی اور اس کے ذریعہ ہندوستان میں وہابیت، دیوبندیت کی اشاعت دل کھول کر کی۔ اس کتاب میں انھوں نے جہاں بیسیوں مسائل غلط لکھے وہاں اہل سُنّت وجماعت پر شرک وکفر کی توپ بھی دم کی ہے۔ چنانچہ وہ بہشتی زیور حصہ اوّل صفحہ ۴۵ و صفحہ ۴۶ میں مندرجہ ذیل امور کو کفر و شرک کی باتوں میں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا، سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا، یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا۔ (کفر و شرک ہے)"

تھانوی صاحب کے اس نادر شاہی فتویٰ کا معنیٰ یہ ہے کہ جو لوگ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، یَا عَلِیُّ مُشْکِل کُشَا، یَا غَوْثُ الْمَدَدْ پکارتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رب العزۃ جل جلالہ کی دی ہوئی طاقت و قوت سے ہماری فریادوں کو سنتے ہیں وہ بہشتی زیور کے نزدیک

کافر و مشرک ہیں اور وہ مسلمان جو کسی نبی، ولی سے مراد مانگتے ہیں یا اپنی اولاد کا نام علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، امام بخش، عبد المصطفٰے، عبد الرسول، عبد النبی رکھتے ہیں وہ کافر و مشرک ہیں۔ اسی طرح وہ سب کے سب مسلمان بہشتی زیور کے نزدیک کافر و مشرک ہیں۔ جو دولھا کے سر پر سہرا باندھتے ہیں یا کہتے ہیں کہ اگر اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) چاہیں تو میرا فلاں کام ہو جائے گا۔

یہی بہشتی زیور ہے جس کے متعلق آج سے پچاس برس پیشتر شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مبارک فتوی میں اعلان فرما دیا تھا کہ "بہشتی زیور غلط مسائل پر مشتمل کتاب ہے، مسلمان اس کتاب پر عمل نہ کریں"۔ پھر آج سے بیس سال پیشتر مولانا مولوی حکیم محمد حشمت علی بریلوی علیہ الرحمۃ نے بہشتی زیور کے غلط اعتقادی اور عملی مسائل کی اصلاح کر کے ایک کتاب بنام "اصلاحِ بہشتی زیور" تحریر فرمائی جو تین حصوں پر شامل ہو کر شائع ہوئی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی یہی بہشتی زیور ہے جس کی تجارت واشاعت کا ماہنامہ "آستانہ" دہلی نے جو بزبان خود "اولیاء کرام کا سرکاری گزٹ" ہے۔ بیڑا اٹھایا ہے۔ چنانچہ آستانہ اپنے شمارہ اپریل ۱۹۶۵ء میں بہشتی زیور کی مدح و خوبی یوں بیان کرتا ہے۔

"دین و دنیا کے فائدوں سے بھرپور مشہور کتاب بہشتی زیور مکمل گیارہ حصے یہ کتاب اپنے بے شمار فائدوں کی وجہ سے تمام مسلمانوں میں بہت زیادہ مقبول ہے اب تک اس کے بے شمار ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور لاکھوں مرد اور عورتیں بہشتی زیور پڑھ کر دین کے متعلق ضروری معلومات اور اسلامی اخلاق و آداب

کی تعلیمات سے اپنے ظاہر و باطن کو آراستہ کر چکے ہیں۔ دین و دنیا کی فلاح و بہبود کے لیے جس قدر مفید باتیں اس میں درج ہیں وہ اردو کی کسی کتاب میں نہیں ہیں،،

(آستانہ دہلی ص۴۴)

آستانہ دہلی جو روحانیت کا براڈ کاسٹنگ اسٹیشن ہے اس کی نابینائی اور خدا ناترسی پر سخت افسوس ہے۔ اپنی دھاندلی میں کتنا ڈھینٹ ہے۔ یہ جریدہ؟ بہشتی زیور تو ہے خاص وہابی مذہب والوں کی کتاب مگر آستانہ مقبول بتا رہا ہے اس کو تمام مسلمانوں میں۔ کیا مسلمانانِ اہلسنّت جو بہشتی زیور سے نفرت و بیزاری کا عملاً، قولاً اور تحریراً بارہا اعلان کر چکے، کرتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتے رہیں گے وہ تمام مسلمانوں سے باہر ہیں؟ اور اگر اہلِ سُنّت مسلمانوں کا شمار بھی ،، تمام مسلمانوں،، ہی میں ہے تو پھر وہابیانہ عقائد و مسائل کی کتاب کو ان میں مقبول بتانا کہاں تک درست ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جریدہ آستانہ دہلی، اہلِ سُنّت کے اولیائے کرام کا سرکاری گزٹ نہیں بلکہ عہدِ حاضر کی تہذیبِ جدید سے آراستہ اولیائے لئام کا نقیب ہے۔

یہی روحانیت کا براڈ کاسٹنگ اسٹیشن اپنے آستانہ بکڈپو سے بلا تکلف ان تصانیف و کتب کی مسلمانوں میں اشاعت کرتا رہتا ہے۔ جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے استخفاف اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سب و شتم نیز عقائد دینیہ اسلامیہ کے ابطال پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ آستانہ نے ،، حیاتِ کلیم،، نامی کتاب شائع کی ہے جس میں ادارۂ آستانہ کے رُکن جناب شبیر حسن صاحب رقمطراز ہیں۔

،، مفکر اسلام حضرت علامہ اقبال مرحوم نے بارگاہِ محبوبیت میں

(یعنی سیدنا محبوب الٰہی نظام الدین اولیا، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر) حاضری کے بعد جن تاثرات کا اظہار اشعار میں فرمایا وہ شاعرانہ تخیل یا بلند پروازی نہیں بلکہ عین حقیقت ہے۔ حضرت علامہ اقبال نے کہا تھا "

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری فیض عام ہے تیرا
تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

(حیاتِ کلیم صفحہ ۹)

علمائے کرام کے فتویٰ بازی کے خوف سے (میں) اس شعر کی تشریح نہیں بیان کرتا۔

حضرات قارئین توجہ فرمائیں۔ شرعی پابندیوں سے آزاد شاعر ڈاکٹر سر اقبال صاحب نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اولوالعزم رسلِ عظام میں سے ہیں ان کے مقام اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے درجہ سے حضرت سیدنا محبوب الٰہی قدس سرہ کا مقام اونچا قرار دیا اور یہ ہر خاص و عام پر ظاہر ہے کہ سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی نہیں بلکہ ولی ہیں لیکن آستانہ کے نزدیک غیر نبی کا مقام نبی سے اونچا ٹھہرانا نہ تو شاعرانہ تخیل ہے نہ بلند پروازی بلکہ عین حقیقت ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔ حالانکہ اسلامی عقائد میں غیر نبی کو نبی کے صرف برابر قرار دینا کفر ہے چہ جائیکہ نبی سے اونچا بتانا۔ پھر یہ بات سمجھنے سے ہم قاصر ہیں کہ شبیر حسن صاحب کے نزدیک جب علمائے کرام فتویٰ باز ہیں تو فتویٰ بازوں سے ڈرنا کیسا؟ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ شبیر حسن صاحب نے علمائے کرام سے خوف کا جو تذکرہ کر دیا ہے تو وہ صرف ان کی لفاظی اور برائے بیت چرب زبانی ہے۔ کیونکہ اگر ان کو واقعی خوف ہوتا تو اپنے علامہ اقبال کے خلافِ شرع اشعار کو عین حقیقت ہرگز قرار نہ

دیتے اور یہ بات بھی خوب رہی کہ ڈاکٹر سر اقبال جو خلافِ شرع بول جائیں وہ توعینِ حقیقت ہے لیکن اگر ذمہ دارانِ شرع اس کا رد کریں تو وہ لہو و لعب والے ہیں۔

یہ واضح ہو کہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے مذکورہ بالا اشعار کا آخری مصرعہ

"مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا"

صریحاً کھلم کھلا کفری قول ہے۔ چنانچہ مولانا عبد الصمد القادری الرضوی النوری ساکن قصبہ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار نے رضوی دار الافتاء بریلی شریف استفتاء پیش کیا جس میں موصوف نے مذکورہ بالا اشعار نقل کر کے آخری مصرعہ اور اس کے قائل کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا تو حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دار الافتاء بریلی شریف نے مصرعۂ مذکور بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا کہ میں نے حضور مفتی اعظم ہند (حضرت مولانا شاہ مصطفٰے رضا خاں بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا بے شک اقبال سے خلافِ شرع امور کا صدور ہوا ہے کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ و بے ادب نہیں تھا۔

بے شک اس سے اس کی جہالت کی بنا پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں مگر آخر وقت میں مرنے سے پہلے اس کی توبہ بھی مشہور ہے۔ اور حضرت نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ نہیں ہوتا اس کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اقبال کا یہ شعر پڑھا۔

؎ بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست [1]

[1] حاشیہ آئندہ صفحہ پر

حضرت یہ شعر پڑھ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اس شعر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اقبال کی سچی محبت ظاہر ہے۔ اس کے بعد فرمایا اقبال کے بارے میں توقف چاہیئے اور حضرت کا یہ فرمان اس وقت کی ناسازئ طبع سے پندرہ سولہ سال پہلے کا ہے۔ حضرت کے اسی فرمان پر ہمارا عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۳۳۴۶ / ۱۵

محمد اعظم غفرلہٗ۔ خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

دستخط سرکار مفتی اعظم ہند فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ ۱۹ ر رجب ۱۴۰۱ھ ہجری

حضرات قارئین کو ہم اس فتویٰ کے پیش نظر مشورہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کی ذات کے بارے میں ضرور توقف و سکوت سے کام لیں لیکن ان کے وہ اشعار جو شریعتِ مقدسہ کے خلاف ہیں ان سے قطعی پرہیز کریں انھیں سند بنا کر ہر گز پیش نہ کریں۔ ہدایت کا مالک اللہ تعالیٰ ہیں اور آپ کو ہر طرح کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ۔ الانتباہ:۔ یہ توضیحی بیان نورانی گلدستہ کی طباعتِ رابعہ ۱۴۱۹ھ کے موقع پر اضافہ کیا گیا ہے

یہی رکنِ آستانہ شبیر حسن صاحب اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

"حضرت شیخ کلیم اللہ قدس سرہٗ العزیز کی آواز مبارک کا یہ اعجاز تھا کہ دور و نزدیک

لے حاشیہ صفحہ گذشتہ کا۔ یعنی اے مسلمانو! تو قدم مصطفیٰ سے چمٹ جا کہ ذاتِ مصطفیٰ ہی سراپا دین ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اگر ذاتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے تو وابستہ نہ ہوا تو تو مکمل ابولہب ہے (حاصل شعر کا ترجمہ) (عبد الصمد قادری رضوی)

سب حاضرین تک یکساں پہونچتی تھی ،، (حیاتِ کلیم صد ۳۶)

مذہبِ اہلسنت میں جو امر خارقِ عادت کسی نبی سے صادر ہو اسے معجزہ ، اعجاز کہتے ہیں اور اگر ایسا امر کسی ولی سے صادر ہو اُسے کرامت کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ کلیم اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز مقدس کا دور و نزدیک یکساں پہونچنا یہ حضرت کی کرامت ہے نہ کہ اعجاز۔ مگر چوں کہ اراکینِ آستانہ زبان و ادب کی اس بلند سطح پر پہونچ چکے ہیں جہاں کلماتِ شرعیہ کے برمحل استعمال کا اپنے کو وہ پابند نہیں سمجھتے۔ اس لیے اس سلسلے میں ان سے کچھ کہنا سود مند نظر نہیں آتا۔ بس اللہ ربُّ العزۃ جل جلالہ توفیق عطا فرمائے کہ اراکین آستانہ شرعی حدود کو پہچانیں اور ان کو پار کرنے سے بچتے رہیں۔

کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی جس نے سرکار مصطفےٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحضرات انبیائے عظام و اولیائے کرام کی عزت و عظمت پر کھلے عام حملے کیے ہیں اور کتاب براہین قاطعہ مصنفہ ملا رشید احمد گنگوہی، و کتاب حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ مقدس میں طرح طرح کی گستاخیاں کیں ہیں۔ ان گستاخ فتنہ انگیز کتابوں کے ماننے والے ان کی اشاعت کرنے والے مُلّایانِ وھابیہ کو آستانہ دہلی مسلمانوں کا پیشوا اور مذہب اسلام کا رہنما بنا کر ان کا تعارف کرایا ہے اور ان میں مرے ہوئے ملاؤں کے لیے بلا تکلف ،، رحمۃ اللہ علیہ ،، کا کلمہ تعظیمی استعمال کرتا رہتا ہے۔

حضرات قارئین ! اگر آپ کی نظر آستانہ کے اندر عورتوں کے نیم عریاں فوٹو پر پڑ جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ آستانہ، دین و مذہب سے آزاد قسم کا جریدہ ہے۔ اگر آپ کے مطالعہ میں آستانہ کے وہ مضامین اور آستانہ کی شائع کردہ وہ کتابیں

آجائیں جن میں صحابہ کرام پر سب و شتم ہے۔ تو آپ کا فیصلہ ہوگا کہ اولیائے کرام کا یہ نام نہاد سرکاری گزٹ رافضیت کا داعی و نقیب ہے اور جب آپ آستانہ کو دیوبندی تصنیفات کی نشر و اشاعت کرتے ہوئے دیکھیں تو یہ سمجھیں گے کہ زوحا نیت کا یہ جریدہ وہابیت دیوبندیت کا پکا پرچارک ہے۔

الحاصل خود مدیر آستانہ جس عقیدہ و مسلک کے ہوں لیکن ان کا یہ روحانی اسلامی، اخلاقی، اصلاحی ماہنامہ تو کسی متضاد اوصاف کا حامل دکھائی دے رہا ہے۔ اب رہا یہ امر کہ اولیائے کرام کے اس سرکاری گزٹ نے ایسا راستہ کیوں اختیار کیا تو اس کے متعلق عرض ہے۔

"رموز مملکت خویش خسرواں دانند"[1]

لیکن چونکہ آستانہ کے خلافِ شرع اعمال و اقوال سے آزاد خیال لوگوں کو خوب شہ مل رہی ہے۔ چنانچہ فوٹو چھپوانے والے کہہ سکتے ہیں کہ فوٹو چھپوانا جائز ہے کیونکہ آستانہ جو کہ اسلامی مذہبی پرچہ ہے وہ فوٹو چھپواتا ہے۔ یوں ہی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کرنے والے آستانہ کے سب و شتم والے مضامین کو سند بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح ﷺ، ؑ، ؓ، صلعم، رضؓ، رحؒ لکھنے والے آستانہ کے طرز عمل کو دستاویز قرار دے سکتے ہیں۔ اس لیے عام مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے ہم نے یہ چند ضروری امور پیش کر دیئے ہیں تاکہ عقائد اسلامیہ و مسائل شرعیہ سے ناواقف مسلمان آستانہ کی آزاد رفتاری سے دھوکا نہ کھا سکیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جریدۂ آستانہ میدانِ صحافت کا شہسوار اور اردو زبان کی حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ مگر افسوس کہ وہ ہوسِ زرد

---

[1] اپنی سلطنت کا بھید بادشاہ جانے

جلبِ منفعت میں شرعی حدود کی قطعاً پروا نہیں کرتا نہ ان مقاصدِ حسنہ کو درخورِ اعتنا سمجھتا ہے جن کے پیشِ نظر اس کا اجراء عمل میں آیا تھا۔ رب العلمین جلّ جلالہٗ سے دعا ہے کہ وہ آستانہ کو سیاسی مذہب کی پیروی سے بچائے اس کو عقائد مذہب اہلسنّت کا حامل بنائے اور شریعت کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین آمین بجاہِ سیّد الانبیاءِ والمرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم وعلیہم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ○ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العلمین ○

صالح معاشرہ کو ڈسنے والے دو ناگ

سینما اور ریڈیو

جس طرح رات کے آخری حصّہ میں افقِ مشرق پر طلوعِ فجر اس امر کی علامت ہے کہ سورج اب نکلنے کی تیاری کر چکا ہے۔ یوں ہی قیامت برپا ہونے سے پہلے چند ایسے امور ضرور واقع ہوں گے جن کا ظہور اس بات کا نشان ہوگا کہ اب اس دنیائے ناپائدار کی چہل پہل ختم ہونے والی اور قیامت کا ہولناک منظر سامنے آنے والا ہے

ربُّ العلمین جلّ جلالہٗ نے اپنے محبوب اور ہمارے سرکارِ اعظم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو غیب پر قابو عطا فرمایا تھا حضور کی نگاہِ نبوت کے سامنے قیامت تک کے سارے واقعات و حالات روشن تھے۔ حضور کو خوب معلوم تھا کہ قیامت کب قائم ہوگی اور قیامت آنے سے پہلے کون کون سے طوفان و حوادث رونما ہوں گے۔ چنانچہ حضور نے قیامت کی ایک ایک نشانی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دی تاکہ اس دور کے مسلمان توبہ و استغفار سے کام لیں اور دنیا

کی رنگینی میں مشغول ہو کر آخرت کو نہ بھول جائیں۔ حدیث شریف کی کتابوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں آج بھی محفوظ ہیں ہم فی الحال ذیل میں قیامت کی دو نشانیاں بہارِ شریعت حصّہ اوّل سے نقل کر کے ان پر کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

۱۔ زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ جیسے گدھے جُفتی کرتے ہیں، زنا کرتے وقت بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ و پاس نہ ہوگا۔

۲۔ گانے باجے کی کثرت ہوگی۔

آزادی اور روشن خیالی کے اس تاریک دَور نے جب زنا جیسی بے حیائی کو جائز و حلال قرار دے دیا ہے تو اس کی کثرت سے کون شخص انکار کرسکتا ہے۔ رہا گدھوں کی جُفتی کی طرح کھلے عام زنا کرنا تو اس پر ابھی تھوڑی سی پابندی ہے لیکن ریڈیو، سینما اور مخلوط درسگاہوں کی مسلسل کوشش سے قوی امید ہے کہ یہ برائے نام پابندی بھی ختم ہو جانے والی ہے۔

رہی گانے بجانے کی بات تو اس کی کثرت تو ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے کیونکہ شہر کی ہر مہذب و غیر مہذب گلی، ہر بڑا چھوٹا ہوٹل، بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن دیہات کی سڑک، پگڈنڈی راستے سب کے سب ریڈیو کی بدولت گانے بجانے کی آواز سے ہر دم گونجتے رہتے ہیں۔ گویا حدیث شریف نے بہت پہلے بتا دیا کہ جب سینما گھر گھر قائم ہو جائیں اور ریڈیو دن رات چاروں طرف شور مچا رہے تو مسلمان چوکنے ہو جائیں اور سمجھ لیں کہ اب بوڑھی مکّار دنیا کی رنگین چہل پہل ختم ہو جانے اور قیامت کے سنگین واقعات رونما ہونے کا دن قریب سے قریب آتا جاتا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار میں لگ جائیں اور شیطان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنسنے

سے اپنے آپ کو بچائیں۔

دورِ حاضر کا ریڈیو ننگے اور فحش گانے کے ذریعہ انسان کے جنسی جذبات کو برانگیختہ کرکے اس کے قلب میں زنا کی خواہش کا بیج بوتا رہتا ہے اور سینما گھر میں پردۂ فلم کے ننگے اور حیا سوز مناظر اس بیج کو اگاتے اور پروان چڑھاتے ہیں اور حیا باختہ مرد و عورت شہوت سے بے قابو ہو کر زنا جیسے ملعون فعل کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ بچے تو بچے بڑوں تک کے اخلاق کو سینما نے ستیاناس کر دیا ہے۔ سینما ایجاد کرنے والے کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک طرف زیادہ سے زیادہ روپے حاصل کیے جائیں اور دوسری طرف انسان کو زنا، اغوا، چوری، مکاری، عیاری کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کیا جائے چنانچہ عورتوں کا اغوا کیا جانا، لونڈوں کا چوری اور جیب تراشی کے لیے نئے نئے داؤں اختیار کرنا یہ سینما ہی کی برکت ہے۔ یہ سینما بینی ہی کا نتیجہ ہے کہ کتنی کنواری لڑکیاں ماں بن گئیں۔ اور بنتی جا رہی ہیں سینما ہی نے عورتوں کو نیم عریاں لباس پہننا سکھایا ہے۔ آج عورت کی چادرِ عفت تار تار ہو چکی ہے عورت جو قوم کی ماں، بہن، بیٹی ہے اسے پردۂ فلم پر ننگا نچایا جاتا ہے۔ سینما کے فحش اشتہاروں میں عورتوں کی ننگی تصویر چھاپ کر شہر کی گلی اور کوچے میں اس کی آبرو ریزی کی جا رہی ہے گویا دیکھتے ہی دیکھتے عورتوں کو جانوروں کی قطاروں میں کھڑا کر دیا گیا ہے کہ جس طرح جانوروں سے ہر قسم کا کام لیا جاتا ہے اور وہ اپنی بے زبانی کی وجہ سے کوئی احتجاج نہیں کر سکتے۔ یوں ہی آج کی مہذب دنیا پردۂ فلم کو رومانی بنانے کے لیے، ہوٹل کا کاروبار چمکانے، غیر ملکی لیڈروں کی رنگین ضیافت انجام دینے کے لیے عورت کی ذات کو

استعمال کر رہی ہے۔

عورت تو پیدائشی طور پر ناقص العقل ہے۔ انجام اور مستقبل تک اس کی رسائی نہیں۔ وہ اس بات پر بہت مگن ہے کہ "عورت کو نیم عریاں لباس پہننے، مردوں کے دوش بدوش چلنے، بے حجابانہ ادھر اُدھر گھومنے، بزم ثقافت میں ناچنے کے حقوق مل گئے ہیں ——— لیکن ان باتوں کے بھیانک انجام کی اسے مطلق خبر نہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر عورت کی عقل و دانش میں نقصان کا مادّہ نہ ہوتا تو وہ ضرور اپنی قیمت کو سمجھتی۔ اپنے ہم جنس کی اس کھلے عام آبرو ریزی پر صدائے احتجاج بلند کرتی۔ عورتوں کی ننگی تصویر تیار کرانے والی فلم کمپنی پر مقدمہ دائر کراتی ہوٹلوں میں اپنی آبرو فروخت کرنے کے لیے تیار نہ رہتی لیکن ایک طرف عقل سلیم کی کمی اور دوسری طرف غلط آزادی ان دونوں نے مل کر عورت کی مٹی پلید کر رکھی ہے

سطورِ بالا میں کثرتِ زنا کو قربِ قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے۔ زنا خواہ بالجبر (زبردستی) ہو یا بالرضا، مقدس اسلام اس کی ان دونوں صورتوں کا سخت مخالف ہے۔ سارے جہان کا مالک اللہ ربّ العزت جلّ جلالہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط یعنی زنا کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے۔

یہ بھی ایک قیامت ہے کہ ربّ العٰلمین تو فرماتا ہے کہ زنا سراپا بے حیائی ہے اس سے دور رہو لیکن اس دورِ آزادی کا انسان کہتا ہے کہ اگر مرد و عورت آپس میں راضی ہو کر اس بے حیائی کو کریں تو کوئی حرج نہیں کیوں کہ زنا کرنا آدمی کا فطری حق ہے جس کو چھینا نہیں جا سکتا۔ افسوس

ع بریں عقل و دانش بباید گریست [1]

---

[1] ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہیے۔

اندھیر تو یہ ہے کہ ارسطو اور بقراط کے جانشین حضرات بھی زنا کے بھیانک انجام سے نابینا ہو کر اس کے حلال ہونے کا فیصلہ کئے بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر ایک سلیم العقل انسان تھوڑا سا غور و فکر سے کام لے تو زنا کی برائی سے وہ انکار نہیں کر سکتا کیونکہ زنا انسانی عظمت کو داغدار بناتا ہے۔ زنا صالح معاشرہ کا دشمن ہے۔ آج سوزاک، آتشک وغیرہ اور ایڈس وغیرہ خبیث موذی مرضوں کی بہتات زیادہ تر زناکاری کی بدولت ہے۔ زنا کم نصیب عورت کی عزت پر ضرب کاری ہے۔ زنا کی کثرت عورت کو انسانیت سے گرا کر کتیا اور گدہی کے درجہ میں پہونچا دے گی زناکاری کے راستے سے آنے والی نسل کی جب کثرت ہو جائے گی تو اس وقت یہی عورت اس کتیا کی حیثیت میں ہوگی جس کے ساتھ جو کتا چاہے کھلے عام چوراہے پر اپنی جنسی خواہش پوری کرے۔ آج تو انسانیت صرف کراہ رہی ہے لیکن جب زنا کی نسل کا اس دُنیا پر غلبہ ہو جائے گا تو اس وقت تہذیب و شرافت، اخلاق و مروت کی موت کے ساتھ انسانیت کا جنازہ بھی نکل چکا ہوگا۔

قوم کے لیڈروں اور ریفارمروں سے اپیل ہے کہ اگر آپ حضرات رکھتی سسکتی انسانیت سے ہمدردی رکھتے ہیں، اگر آپ کی نگاہ میں عورت کی بھی کچھ عزت ہے، اگر آپ کے نزدیک ایشیائی تہذیب و شرافت کچھ قیمت رکھتی ہے تو آپ حضرات کو زنا، اغوا، فحاشی حیاباختگی، بے حجابی کے خلاف آواز بلند کرنا پڑے گا اور چونکہ یہ شنیع افعال سینما اور ریڈیو، ٹی وی، ویڈیو کے توسط سے[1] بڑھنے پھیلتے اور عام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیتے جا رہے ہیں اس لیے ان چاروں ملعون بھائی بہنوں کی اس خلافِ انسانیت حرکات کا بھی بائیکاٹ کرنا ہوگا۔

یہ عجیب فلسفہ ہے کہ مردم شماری کی کثرت کو دیکھتے ہوئے لیڈر اور ریفارمر حضرات گھبرا گھبرا کر "برتھ کنٹرول" اور ضبط تولید" پر بڑا زور و وعظ کہتے ہیں اور

ص۱ انٹرنیٹ، موبائیل، کمپیوٹر وغیرہ

مادہ حمل کی قاتل گولیوں اور انجکشنوں کے استعمال کا ضروری مشورہ دیتے ہیں لیکن جن سوراخوں سے ناجائز طور پر بے شمار "انسانی کیڑے مکوڑے" رینگ رینگ کر نکل رہے ہیں ان کو بند کر دینے کی نہ کوئی اسکیم ہے نہ تجویز اور نہ اس کے لیے کچھ کوشش ہے نہ جد و جہد ہے ــــ کیا یہ مخلوط درسگاہیں، سینما، ریڈیو ہوٹل غیر ملکی ضیافت گاہیں عورتوں کی بے حجابی اور آزادی اور دیگر اسباب ناجائز طریقے سے مردم شماری کے بڑھنے کا ذریعہ نہیں؟

مسلمانو! موجودہ دورِ آزادی میں سینما، ریڈیو اور مخلوط تعلیم گاہوں نے اگرچہ ہر قوم کے اخلاق و تہذیب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا لیکن اسلامی تہذیب و معاشرت کو تو ان تینوں نے مل کر بالکل ملیا میٹ کر ڈالا ہے۔ دوسری قوموں میں پردے اور حجاب کا اتنا التزام نہ تھا جتنا اسلام میں ہے مگر سینما بینی نے مُسلِم عورت کی حیا و غیرت چھین کر اُسے بُری طرح بے پردہ و بے حجاب کر دیا ہے۔ یہ قیامت نہیں تو اور کیا ہے کہ جن عِفّت مآب خواتین کو کھلے عام سورج بھی نہیں دیکھ پاتا تھا آج ملعُون سِنیما کی بدولت وہ انسان نما کتوں بندروں اور بھالوؤں کے ساتھ ڈانس کرتی نظر آرہی ہیں۔ سینما بینی اسلامی نقطۂ نگاہ سے حرام اور سخت حرام ہے۔ سینما بینی دین کے نزدیک ایک لعنتِ عظیم ہے کہ سینما دیکھنے والا انسان آخرت اور قیامت کے تصوّر سے کوسوں دور ہو جاتا ہے اور ریڈیو کا گانا بجانا، سینما بینی کی ترغیب کے لیے داہنے بازو کا کام دیتا ہے اس لیے سینما اور ریڈیو کے گانے باجے دونوں کے دونوں اسلامی تعلیم کے دشمن شرم و حیا کے قاتل، تصوّرِ آخرت کے گرہ کٹ ہیں۔

تو پھر ہونا کیا چاہیے؟

جو واقعی ہونا چاہیے اس کا انتظام تو جب کبھی انسانیت کی حامی آدمیت

کی طرفداری، عورت پر ترس کھانے والی حکومت کا ظہور ہوگا۔ خود وہ کرے گی لیکن مسلمانو! تمہیں کم از کم اتنا کرنا اور ضرور کرنا ہے کہ سینما بینی بند کردو۔ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو سینما دیکھنے سے قطعی طور پر روک دو۔ اپنے دوستوں، عزیزوں کو سینما بینی سے بچاؤ اور ریڈیو، ٹی وی، وِڈیو جو چلتا پھرتا آلۂ شیطان ہے۔ اسے اپنے گھر سے نکال کر باہر کردو۔

بعض حضرات اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ریڈیو اگرچہ گانے بجانے کا آلہ ہے لیکن چونکہ وہ تلاوتِ قرآن شریف، تفسیر، مذہبی تقریر اور نعت شریف بھی نشر کرتا ہے اس لیے اس کو اپنے گھر رکھنے میں کوئی حرج نہیں کہ اس کے ذریعہ دین و مذہب کی معلومات حاصل ہوتی ہیں مگر مسلمانو! یہ نفس کا بڑا دھوکا ہے۔ یہ تو غور فرمائیے کہ دین و مذہب کی معلومات حاصل کرنے کے ساتھ اگر آپ کا نفس گانے باجے کا لطف لینے پر اڑ جائے تو اس کو کون سی چیز روک سکتی ہے اور پھر جہاں تک احتیاط کا تعلق ہے وہ آپ کریں گے لیکن آپ کی عدمِ موجودگی میں آپ کے بچے اور آپ کے گھر کی عورتیں ریڈیو سے گانا بجانا سنیں تو ان کو کون روک سکتا ہے۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ جس کو اپنا دین اور اپنے گھر والوں کا دین سنبھالنا ہے وہ ریڈیو کے بکھیڑے میں نہ پڑے۔ اور رہیں دینی معلومات تو وہ کتابوں کے مطالعہ سے بہ آسانی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جو مسلم اخبارات و جرائد سینما کے اشتہارات اور اس کی تصاویر اپنے اخباری صفحات میں چھاپتے رہتے ہیں وہ اعتقاداً نہ سہی، عملاً احکامِ اسلام کا مذاق ضرور اڑاتے ہیں۔ مسائلِ شرعیہ کی عظمت پر کاری ضرب لگاتے ہیں۔ اس تاریک دور میں اسلامی قانون کی روشنی بجھا رہے ہیں مسلم معاشرہ کے بگاڑنے میں پوری مدد دے رہے ہیں۔ ان کا اگر آخرت اور قیامت قائم ہونے پر ایمان ہے

تو وہ اپنے اس طرزِ عمل کا محاسبہ کریں۔

کہا جاتا ہے کہ دورِ حاضرہ میں اخبارات کی زندگی فلمی اشتہارات کے حصولِ اشاعت پر موقوف ہے کیونکہ فلم کمپنی اپنے اشتہارات کی اشاعت کے معاوضہ میں اربابِ صحافت کو ایک اچھی خاصی رقم ادا کرتی ہے تو جو اخبار و جرائد فلمی اشتہارات قبول نہ کریں گے وہ اپنی زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ میں کہتا ہوں جس کا اللہ و رسول (جَلَّ جَلَالُہٗ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) پر ایمان ہے، قیامت برپا ہونے کا یقین ہے، آخرت کی باز پُرس کا واقعی خوف ہے وہ ایسا اخبار زندہ ہی کیوں رکھنے لگا جو قرآنی تعلیمات و اسلامی ہدایات کو خنجر بھونک رہا ہو اور اگر فلمی اشتہارات کے جواز کے لیے یہ پُر فریب عُذر دلیل کا درجہ حاصل کر لے تو سیکڑوں امور جو اسلامی شرع کے نزدیک ناجائز و حرام ہیں وہ سب جائز و صحیح ہو جائیں گے۔ شراب اور سود کا کاروبار کرنے والے بھی اس پُر فریب عذر کا سہارا لے کر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہم سود نہ لیں، شراب کشید نہ کریں تو ہمارا کاروبار زندہ نہیں رہ سکتا اور ہمارے بال بچے اور کنبہ والے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ تو کیا شراب و سود کا کاروبار زندہ رکھنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے بیشتر طبقات کا اسلامی مزاج بدل گیا۔ ان کے قلب و ذہن سے دین و مذہب کی چھاپ مٹ گئی۔ آخرت اور قیامت کا دھیان ان کی قوتِ حافظہ سے رخصت ہو گیا۔ ان کے دماغوں پر اسلامی اندازِ فکر کے بجائے الحادی خیال و نظریہ مسلط ہے جس کا انھیں شعور تک نہیں۔ بس یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے مسائل کو حق و ناحق، حلال و حرام کے کانٹے پر نہیں تولتے بلکہ ظاہری فائدہ و نقصان کے معیار پر جانچتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کریم وجلیل سے دعاء ہے کہ وہ اپنے کرم سے مسلمانوں کا قلب وذہن اسلامی سانچے میں ڈھال دے۔ اور انھیں احکامِ شرعیہ کی عزت و احترام کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین آمین بجاہ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ اَجْمَعِیْنَ ٥ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

ضمیمہ منجانب مُرتّب

ایک ایمان افروز سوال وجواب

از :- ابراہیم اسمٰعیل مرچنٹ بائیکلہ ہاؤس چوتھا محلہ فلیٹ سی بمبئی ۸

آئندہ جمعہ کو بمبئی کے سینما گھروں میں جہاں بے حیا مناظر کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اسی پردہ سیمین پر خانۂ خدا نامی ایک فلم دکھائی جانے والی ہے جس میں طواف کعبہ معظمہ، سعئ صفا و مروہ اور وقوفِ عرفات سے لے کر زیارت اندرونِ مسجد نبوی شریف تک کے مناظر کو بذریعۂ اسکرین فلم تیار کیا ہے جس میں مردوں اور عورتوں کو تمام ارکان حج ادا کرتے ہوئے ان کی تصویریں لی گئی ہیں ایسی فلم دیکھنا اور دکھانا اور اس فلم کی نمائش کرنا از روئے شرع مطہرہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب :- اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔ اے سائل یہ نہ پوچھ کہ نام نہاد فلم "خانۂ خدا" کا دیکھنا اور دکھانا جائز ہے یا ناجائز۔ بلکہ یہ پوچھ کہ اس فلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے

عام فلموں کا دیکھنا اور دکھانا حرام سخت حرام شدید حرام ہے۔ مقامات مقدسہ کے مناظر کو پردۂ سیمین پر لاکر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر ضرب کاری ہے۔ مسلمانوں کا جذبۂ عقیدت و احترام بالکل سرد ہو چکا ہے۔ ورنہ فلمی کمپنیاں مقامات مقدسہ کے مناظر فلمانے کی جرأت ہی نہ کر سکتی تھیں۔ لیکن پانی سر سے اونچا گزر جانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس نام نہاد فلم خانۂ خدا کی نمائش کا قولاً اور عملاً بائیکاٹ کریں اور مقامات مقدسہ کی عزت و آبرو کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔

مسلمانو! ہوش میں آکر سنو۔ فلم کمپنیاں تمہیں سے پیسہ لے کر تمہارے دین و مذہب سے کھیل رہی ہیں اور شعائر الٰہیہ کی آبرو لوٹ رہی ہیں۔ اگر تم نے آج ہی اس فتنۂ عظیم کی بیخ کنی نہ کردی تو فلم کمپنیوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور کل وہ نام نہاد فلم خانۂ خدا کے بعد معاذ اللہ صحابۂ کرام اور اولیائے عظام کے نام کی بھی فلم نکالنے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ پھر اس طرح تمہارا دین و مذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ لہٰذا آج ہی چونک جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ، ہو سکتا ہے کہ کرائے کے کچھ مولوی اور لیڈر اس نام نہاد فلم کے دیکھنے کو جائز کہیں مگر خبردار خبردار تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا ورنہ تمہارا دینی جذبہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور تم قیامت کے میدان میں ان مجرموں کے صف میں کھڑے کئے جاؤ گے۔ جنہوں نے دین و مذہب کے شعائر کی بے حرمتی کی ہے لہٰذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں نیز دوست احباب اور اپنے عزیز و اقارب سب کو بچاؤ۔ اِنَّمَا التَّوْفِیْقُ وَالْھِدَایَۃُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اعلم جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کتبہ بدرالدین احمد القادری الرضوی غفرلہ ربہ القوی
ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۷ھ (منقول از مضامین بدر ملت صـ ۶۶/۶۷)

نماز کی کنجی کیا ہے؟

حضور اقدس دانائے غیوب سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ یعنی جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ فِیْهِ وَاَنْفِهٖ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْهِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ یَدَیْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ رِجْلَیْهِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْهِ وَکَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ نَافِلَةً [۲]

یعنی جو شخص وضو کرتے ہوئے کلی کرتا اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو منھ اور ناک کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ باہر ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب اپنے دونوں پیروں کو دھوتا

---

[۱] رواہ الامام احمد مشکوٰۃ شریف ص ۳۹ [۲] ابن ماجہ ص ۲۵ ۱۲

ہے تو اس کے پیروں سے گناہ نکل
جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پیروں
کے ناخنوں کے نیچے سے (بھی) نکل
جاتے ہیں اور (اب) اس کا نماز پڑھنا
اور مسجد کے لیے چلنا مزید برآں یعنی بلندی
درجات کا سامان ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے وضو میں دو اثر رکھا ہے۔ ایک ظاہری جو محسوس ہے آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسرا باطنی جو غیب ہے۔ وضو کا ظاہری اثر یہ ہے کہ بدن کے میل کچیل اور گھن والی چیزیں اس کے ذریعہ دُھل جاتی ہیں اور جسم کا اتنا حصہ صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور وضو کا باطنی اثر یہ ہے کہ اس کے پانی سے ہاتھ، منھ، ناک، چہرہ، کان، سر، آنکھ، ناخن کے گناہ بھی دُھل جاتے ہیں۔ وضو کا پانی جہاں بدن کے میل، گرد وغبار کو زائل کرتا ہے وہیں گناہوں کی نجاست اور گندگی بھی دور کرتا ہے۔ اہلِ مُشاہدہ اولیائے کرام نے اپنی آنکھوں سے وضو کرنے والوں کے گناہوں کی نجاست کو دُھل دُھل کر گرتے دیکھا ہے ان کی باطنی بینائی کا عالم یہ ہے کہ ان کے سامنے کوئی چور وضو کرے تو اس کے پانی کو دیکھ کر بتا دیں گے کہ اس دھوون میں چوری کی نجاست ہے۔ یوں ہی اگر کوئی زناکار وضو کر رہا ہو تو اس کے پانی کو بھی دیکھ کر آگاہ کر دیں گے کہ اس میں زنا کی گندگی ہے۔

عارف باللہ حضرت امام ربانی سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مقدس تصنیف میزانُ الشریعۃِ الکبریٰ میں تحریر فرماتے ہیں
وَسَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیًّا اَلْخَوَّاصَ
میں نے سیدنا علی خواص رضی اللہ تعالیٰ

رحمه الله تعالى لو كشف للعبد
لرأى الماء الذي يتطهر منه الناس
في غاية القذارة والنتن فكانت
نفسه لا تطيب باستعماله كما لا تطيب
باستعمال ماء قليل مات فيه كلب
أو هرة قلت له فاذن كان الإمام
أبو حنيفة وأبو يوسف من أهل
الكشف حيث قالا بنجاسة
الماء المستعمل قال نعم كان أبو
حنيفة وصاحبه من أعظم أهل
الكشف فكان إذا رأى الماء الذي
يتوضأ منه الناس يعرف أعيان
تلك الخطايا التي خرت في الماء
ويميز غسالة الكبائر عن الصغائر
والصغائر عن المكروهات والمكروهات
عن خلاف الأولى كالأمور المجسدة
حسا على حد سواء قال وقد بلغنا
أنه دخل مطهرة جامع الكوفة
فرأى شابا يتوضأ فنظر في الماء
المتقاطر منه فقال يا ولدي تب
عن عقوق الوالدين فقال تبت إلى

عنہ سے سنا کہ (فرماتے تھے) اگر بندہ کو
کشف حاصل ہو تو لوگوں کے وضو اور غسل
کے پانی کو نہایت گھنونا اور بدبودار پائے
تو پھر اس کا دل اس سے طہارت کرنے
کو نہ چاہے گا جس طرح تھوڑے سے پانی
میں کتا یا بلی مر جائے تو انسان کا دل ہرگز
اس سے طہارت کرنے کو نہ چاہے گا۔
امام شعرانی فرماتے ہیں اس پر میں نے
حضرت خواص سے عرض کی کہ اس سے
تو معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام
ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو ماء مستعمل
یعنی وضو غسل کے دھوون کو نجس مانتے
ہیں کشف والے ہیں۔ انھوں نے
فرمایا ہاں یہ دونوں اکابر اہل کشف
سے تھے چنانچہ امام ابو حنیفہ جب لوگوں
کے وضو کا دھوون دیکھتے تو بعینہ ان
گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی
میں گرتے اور الگ الگ جان لیتے کہ
یہ دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یہ گناہ صغیرہ
کا ہے یہ مکروہ کا یہ خلاف اولیٰ کا بلا تفاوت
اسی طرح جیسے نظر آنے والے جسموں کا

اللہِ عَنْ ذٰلِكَ وَرَاٰی غُسَالَۃَ شَخْصٍ اٰخَرَ فَقَالَ لَہٗ یَا اَخِیْ تُبْ مِنَ الزِّنَا قَالَ تُبْتُ وَرَاٰی غُسَالَۃَ اٰخَرَ فَقَالَ تُبْ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَسِمَاعِ الْاٰلَاتِ اللَّھْوِ فَقَالَ تُبْتُ

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صـ ۲۴۵)

مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

کوئی مشاہدہ کرے اور حضرت خواص نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں روایت پہونچی ہے کہ امام ابوحنیفہ کوفہ کی جامع کے حوض پر تشریف لے گئے ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کا پانی جو ٹپکا امام نے اس پر نظر فرمائی اس جوان سے فرمایا اے بیٹے! ماں باپ کو ستانے سے توبہ کر ڈال اس نے فوراً عرض کی میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے والدین کو ایذا دینے سے توبہ کرتا ہوں اور ایک دوسرے شخص کے وضو کے دھوون کو دیکھ کر فرمایا اے بھائی! زنا سے توبہ کرلے اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں۔ اور ایک اور شخص کا غسالہ (دھوون) دیکھ کر فرمایا شراب پینے اور مزامیر سننے سے توبہ کر، اس نے کہا میں تائب ہوتا ہوں۔

اللہ اکبر! یہ ہے امام اعظم ابوحنیفہ کی جلالتِ شان کہ سیدنا علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو خود اکابر اہل کشف سے ہیں اور مذہب کے اعتبار سے حنفی نہیں شافعی ہیں وہ کس طمطراق سے گواہی دے رہے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد رشید امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل کشف وارباب مشاہدہ اولیا کے سردار و پیشوا ہیں بلکہ یہاں تک فرماتے ہیں۔

مَدَارِکُ الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ دَقِیْقَۃٌ لَایَکَادُ یَطَّلِعُ عَلَیْھَا اِلَّا اَھْلُ الْکَشْفِ مِنْ اَکَابِرِ الْاَوْلِیَاءِ (میزان الشریعہ بحوالہ فتاوی رضویہ جلد اول صہ ۲۴۵)

امام ابو حنیفہ کے مدارک علوم اتنے باریک ہیں جن سے ارباب کشف میں وہی حضرات آگاہ ہو سکتے ہیں جو اکابر اولیاء ہیں۔

سچ فرمایا سیدنا علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیونکہ

ع قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

اور ایک آج کل کے گھامڑ انسان نما جانور ہیں جو عوام میں اپنے آپ کو مولانا، علامہ، مولوی، محدث کہلواتے ہیں لیکن مبلغ علم یہ ہے کہ سنت کے مطابق وضو بھی نہیں کر سکتے وہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسعت علم اور کمال اجتہاد سے جل بھن کر آپ کی ذات اقدس پر جاہلانہ اعتراض کرتے ہیں بلکہ بعض کتے تو حضرت امام کی شان رفیع میں گالیاں بکنے سے بھی نہیں چوکتے۔ بس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کرم فرما کر ان جنگلی ریچھوں اور بھونکنے والے کتوں کو انسان بننے کی توفیق دے اور انھیں سبیل مومنین پر لگا دے

اٰمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

ایمان افروز لطیفہ

کوئی چور یا شرابی یا زناکار اگر وضو کرے تو پانی کے ساتھ چوری کی خباثت، شراب نوشی کی نجاست اور زنا کی گندگی ضرور گرے گی۔ لیکن ہے کوئی وہابی، دیوبندی، نیچری، ندوی تبلیغی، مودودی جو کہہ دے کہ میں ان گناہوں کی نجاست کو گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں غسالہ وضو دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ مثلاً یہ دھوون زنا کا ہے اور وہ دھوون شراب نوشی کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہابیوں کا بڑے سے بڑا

چودھری خواہ وہ وحید الزماں کہلاتا ہو یا فرید العصر اس دعویٰ کی ہرگز جرأت نہیں کرسکتا بلکہ ارباب کشف اولیاء کرام کے سوا کوئی سنّی کبھی ایسا کہنے کی ہمت نہیں کرسکتا کیوں؟ اس لیے کہ چوری، شراب نوشی، زنا کاری، کذب، غیبت وغیرہ تمام گناہوں کی باطنی نجاست و قذرات قطعاً امورِ غیب میں سے ہے جن کا دیکھ پانا ان مذکورین حضرات کے بس سے بالکل باہر ہے مگر قربان جائیے سرکار دوجہاں نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و عزّت پر کہ آنحضور نے امّت کو اس غیب سے آگاہ فرمایا کہ گناہوں کی نجاست وضو کے پانی کے ساتھ گرتی ہے اور نثار ہو جائیے دینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم اور مسلمانوں کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مقدس پر جو اپنی نگاہِ پاک سے غیب کی چیزوں کا اس طرح مشاہدہ کرتے تھے جس طرح ہم اپنی آنکھوں سے زمین و آسمان، چاند اور سورج کو دیکھا کرتے ہیں

مسلمانو! امام اعظم نے تابعینِ عظام سے علوم حاصل کیے اور حضرات تابعین نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے علوم اخذ کیے اور حضرات صحابہ نے سارے علوم ظاہری و باطنی رسولِ کائنات اَعلَمُ الخَلق سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیے تو جب امام اعظم کی نگاہیں امورِ غیب کا معائنہ و مشاہدہ کرتی تھیں تو رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ پاک و ذہن مقدس سے زمین و آسمان عرش و فرش کا کون سا غیب پوشیدہ رہ سکتا تھا۔ سرکار اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصیدۂ نعتیہ میں فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ علم سے کائنات کا کوئی غیب باہر نہیں۔ لیکن اندھیر اور دھاندھلی کا یہ عالم ہے کہ آج کل کا جاہل مولوی، زمانہ حال کا نادان فاضل، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے پیشوا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اپنی گندی زبان سے بکتا اور نجس قلم سے لکھتا ہے کہ رسول اللہ غیب کیا جانیں؟ رسول اللہ کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ تھی۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

تمام منکرین خصوصًا وہابیوں دیوبندیوں کے مُلّا، مولانا، عوام سب سن لیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ نبیُّ الانبیاء بھی ہیں اور عربی زبان میں

"اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں جاننے والا بتانے والا"

کا نام نبی ہے۔ ملاحظہ ہو استاد مدرسہ دیوبند مولوی عبد الحفیظ بلیاوی کی کتاب مصباح اللغات صہ ۸۳۵ اور نصرانی عالم نویس معلوف لبنانی کی تالیف المنجد صہ ۸۴۷

تو دن دوپہر کی طرح واضح ہو گیا کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کیا وہ حضور کی نبوت کا منکر ہے۔ اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار کرے وہ تمام کلمہ گویان اسلام کے نزدیک کافر اور مرتد ہے لہذا علم غیب کے منکرین اگر جہنم کی بھڑکتی آگ سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنے عقائد کفریہ سے توبہ کر کے **سُنّی مَذہَب** کو برضا و رغبت اختیار کریں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک توبہ کرنا عیب نہیں۔ بلکہ کمالِ خوبی ہے۔ ہاں کفر پر اڑے رہنا ضرور عیب کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق توبہ عطا فرمائے۔

تنبیہ ضروری قرآن مجید اور حدیث شریف میں جہاں جہاں یہ بتایا گیا ہے

کہ نیک کام سے گناہ مٹ جاتا ہے وہاں گناہ سے مراد صغیرہ ہے کبیرہ نہیں کیونکہ کبیرہ اسی وقت معاف ہوگا جب بندہ بارگاہِ الٰہی میں اخلاص کے ساتھ توبہ کرے لہٰذا شروع میں جو حدیث شریف پیش کی گئی ہے اس میں گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہے۔ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح مسلم صد ۱۲۵ میں تحریر کرتے ہیں۔

اَلْمُرَادُ بِالْخَطَایَا الصَّغَائِرُ دُوْنَ الْکَبَائِرِ ط

وضو میں جن گناہوں کے دھل جانے کا ذکر آیا ہے ان سے مراد گناہ صغیرہ ہیں کبیرہ نہیں۔

ہاں یہ اور بات ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب مثلاً زناکار جب وضو کرے گا تو اس کے غسالۂ وضو میں زنا کے گناہ کی نجاست ضرور شامل رہے گی۔ چنانچہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب مذکور بالا زناکار نے وضو کیا تو آپ نے اس کے وضو کے دھوون میں زنا کے گناہ کی نجاست ملاحظہ فرمائی لیکن چونکہ زنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کی معافی کے لیے توبہ لازم ہے۔ اس لیے آپ نے اس کو توبہ کرائی

یوں تو نماز کی ادائیگی کے لیے شرع نے متعدد شرطیں رکھی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ جس کو اہمیت حاصل ہے وہ "وضو" ہے یہاں تک کہ عوام میں یہ بھی مشہور ہے کہ جس کا وضو درست نہیں اس کی نماز درست نہیں۔ اور حدیث شریف میں وضو کو نماز کی کنجی قرار دیا گیا ہے لیکن کس قدر افسوس ناک امر ہے کہ عام طور سے لوگ وضو کے سلسلے میں نہایت لاپروائی سے کام لیتے ہیں بے چارے عوام تو عوام ہی ہیں غضب یہ ہے کہ جو طبقہ اپنے کو دینی تعلیم سے آراستہ سمجھتا ہے ان میں اکثر وبیشتر کا نفس وضو تک درست نہیں مسنون وضو کرنا تو بڑی بات ہے۔ اگرچہ اس زمانۂ آزادی میں عام طور سے مسائل شرعیہ جاننے اور سیکھنے سے دلچسپی نہیں رہ گئی لیکن چونکہ ابھی مسلمانوں میں ایک طبقہ مخلصین کا باقی ہے

جو اپنے اعمالِ شرعیہ فرائض و واجبات وغیرہ کو احسن طریقہ پر انجام دینے کی کوشش کرتا ہے اور مسائل دینیہ معلوم کرنے کی فکر رکھتا ہے اس لیے ہم اس طبقہ کی دینی خیر خواہی کے پیش نظر مسنون وضو کا طریقہ بیان کرنا چاہتے ہیں تا کہ جسے اتباع سُنّت کی دھن ہو وہ اپنے مقصد کا موتی حاصل کر سکے۔

وضو میں تین عضو یعنی منہ، ہاتھ، پیر کا دھونا فرض ہے لیکن منہ دھونے سے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ کا دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا سُنّت مؤکدہ ہے۔ دھونے کا شرعًا کیا معنیٰ ہے؟ منہ کی لمبائی چوڑائی کہاں سے کہاں تک ہے؟ ہاتھ دھوتے وقت کدھر سے شروع کیا جائے؟ یہ وہ باتیں ہیں جو وضاحت اور تشریح کو چاہتی ہیں اس لیے ہم سوال وجواب کے طرز پر طریقۂ وضو بیان کرنے سے پہلے ایک تمہیدی مضمون کا اضافہ مناسب سمجھتے ہیں تا کہ وضوئے شرعی کی حقیقت خوب نکھر کر ذہن نشین ہو جائے۔

سوال ۱:۔ قرآن مجید و حدیث شریف نے وضو میں بعض اعضا، مثلًا ہاتھ، منہ، پاؤں کے دھونے کا حکم دیا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ شرع میں دھونے کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب:۔ درِ مختار میں غَسْلُ الْوَجْہِ پر بحث کرتے ہوئے دھونے کا معنیٰ یوں بیان فرمایا ہے۔

اِسَالَۃُ الْمَاءِ مَعَ التَّقَاطُرِ وَلَوْ قَطْرَۃً وَفِی الْفَیْضِ اَقَلُّہٗ قَطْرَتَانِ فِی الْاَصَحِّ	تقاطر کے ساتھ پانی بہانے کو دھونا کہتے ہیں اگرچہ ایک ہی بوند ہو اور فیض میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ کم از کم دو بوند پانی بہ جائے۔
(بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۱، ص ۱۹)	

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جس عضو کو دھونا ہے اس کے ہر حصہ پر ہر پرزے پر کم از کم دو بوند پانی کا بہ جانا ضروری ہے تو جس حصۂ بدن پر دو بوند

کے بجائے صرف ایک بوند یا ڈیڑھ بوند پانی بہا اتنا حصہ بلا دُھلے رہ گیا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل ص۱ میں ہے

فِی شَرْحِ الطَّحَاوِیْ اَنَّ تَسْیِیْلَ الْمَاءِ فِی الْوُضُوْءِ شَرْطٌ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ فَلَا یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ مَالَمْ یَتَقَاطَرِ الْمَاءُ

شرح طحاوی میں ہے کہ حسب ارشاد کتب ظاہر الرّوایۃ وضو میں پانی کا بہانا شرط ہے لہٰذا دھوئے جانے والے عضو پر جب تک پے در پے پانی نہ بہے گا وضو نہ ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ شرع کے نزدیک کوئی عضو اس وقت دھلا ہوا قرار پائے گا جب کہ اس کے ہر حصہ ہر پُرزہ پر اوّل سے آخر تک ہر جگہ پانی رینگ جائے سوئی کی نوک برابر بھی کوئی جگہ پانی بہنے سے رہ نہ جائے مثلاً کوئی شخص گٹّوں تک اپنا ہاتھ دھونا چاہتا ہے تو اس کو سر ناخن سے گٹّوں کے اوپر تک ہر پُرزہ ہر حصہ پر اس طرح پانی بہانا پڑے گا کہ کوئی جگہ سوئی کی نوک برابر پانی گزرنے سے نہ رہ جائے اگر ذرا سی جگہ پانی بہنے سے بچی رہ گئی تو شرع کے نزدیک گٹّوں تک ہاتھ دھلا ہوا قرار نہ پائے گا۔

فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص۱۹ کے حاشیہ پر سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"منھ، ہاتھ، پاؤں کے ذرّے ذرّے پر پانی بہنا فرض ہے فقط بھیگا ہاتھ پہونچنا کافی نہیں کم از کم ہر پُرزے پر سے دو۲ قطرے بہیں۔"

بہار شریعت حصہ دوم ص۱۳ میں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کسی عضو کے دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو۲ بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے

یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس

سے وضو یا غسل ادا ہو

سوال ۲: لوگوں میں یہ مسئلہ بہت مشہور ہے کہ وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے ہر جگہ بھیگ جانا چاہیئے ورنہ وضو نہ ہوگا یہ مسئلہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: یہ ضرور صحیح ہے کہ وضو میں دھوئے جانے والے عضو کا کوئی حصہ سوئی کی نوک برابر بھی خشک رہ گیا تو وضو ہرگز نہ ہوگا مگر یہ کہنا کہ "وضو میں کوئی جگہ خشک نہ رہنے پائے ہر حصہ بھیگ جانا چاہیئے" غلط ہے کیوں کہ اگر کسی پورے عضو پر پانی مل لیا یا عضو کے بعض حصہ پر پانی بہایا اور باقی حصہ پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیا تو ان صورتوں میں اگرچہ عضو کا ہر حصہ بھیگ گیا کوئی جگہ خشک نہ رہ گئی، لیکن اس کے باوجود وضو نہ ہوگا کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے منھ ہاتھ پاؤں دھونے کا حکم دیا ہے اور دھونا بغیر پانی بہائے ناممکن ہے تو ثابت ہوا کہ دھوئے جانے والے عضو کے ہر ذرّے ہر حصّے ہر پرزے پر پانی بہ جانا ضروری ہے۔ عضو کا صرف بھیگ جانا، تر ہو جانا ہرگز کام نہ دے گا۔ مثلاً پاؤں دھونا ہے اس کے زیادہ سے زیادہ حصّوں پر اچھی طرح پانی بہ گیا لیکن تھوڑی سی جگہ پانی بہ جانے سے رہ گئی جس پر بھیگا ہاتھ مل دیا اور دیکھنے میں وہ جگہ خشک نہ رہی تو شرع کے نزدیک پاؤں دھلا ہوا قرار نہ پائے گا۔

سوال ۳: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ	اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کی تیاری کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے چہروں اور کہنیوں سمیت اپنے ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں سمیت

(پ ۶ س مائدہ)　　　　اپنے پیروں کو دھوؤ۔

اس آیت کریمہ سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ وضو میں سب سے پہلے چہرہ دھویا جائے گا اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ سے یہ ثابت ہے کہ وضو میں سب سے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھویا جائے اس کے بعد منھ میں پانی لے کر کلی کی جائے پھر ناک میں پانی ڈالا جائے اتنا سب کر لینے کے بعد اب چہرہ دھویا جائے۔ قرآن و حدیث کے طرزِ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں کی تعلیم میں یکسانیت نہیں ہے۔ قرآن مجید کا فرمان کچھ اور ہے اور حدیث شریف کا ارشاد کچھ دوسرا ہے۔

جواب: قرآن حکیم کا معنیٰ اور اس کی مراد وہ نہیں جس کو دنیا کے مفکرین سرکار مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے نیاز ہو کر سمجھے بیٹھے ہیں۔ جسے تعلیماتِ قرآنی کے مزاج و منشا کو سمجھنا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سراج منیر نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روشنی حاصل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ قرآن کریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اس لیے یہ ناممکن ہے کہ حضور کے ارشاد اور قرآن شریف کے فرمان میں کسی طرح کی مخالفت ہو بیشک قرآن پاک نے وضو کرنے کے سلسلے میں سب سے پہلے چہرہ دھونے کا ذکر فرمایا ہے لیکن قابلِ غور امر یہ ہے کہ وضو پاک پانی سے جائز ہو گا۔ یا ناپاک پانی سے؟ ظاہر بات ہے کہ وضو صرف پاک پانی سے جائز ہو گا۔ تو چونکہ کسی پانی کے متعلق پاک ہونے کا فیصلہ اس وقت درست ہے جب کہ اس کا رنگ، مزہ اور بو تینوں وصف پاک ہو۔ اس لیے حدیث شریف نے حکم دیا کہ وضو کرنے والا پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر اس کا رنگ دیکھ لے پھر کلی کر کے اس کا مزہ چکھ لے بعدہٗ ناک میں پانی ڈال کر اس کی بو، سونگھ لے۔ جب ہر طرح سے اندازہ ہو جائے کہ اس

پانی میں نہ تو کسی ناپاک شئی کا رنگ ہے نہ کسی نجس چیز کا مزہ ہے اور نہ کسی ناپاک چیز کی مہک ہے تو اس پانی کو پاک سمجھ کر نہایت اطمینان سے قرآن مقدس کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے چہرہ دھونا شروع کر دے۔

ہماری اس تقریر سے چمکتے سورج کی طرح واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کے حکم پر صحیح معنیٰ میں عمل کرانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ دھونے سے پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونے، پانی سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے تو دیکھ لو قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم میں کتنی یکسانیت ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

سوال ۴: سنت کے مطابق گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ جب کسی عضو کو دھونا ہو تو پہلے اس عضو پر پانی ڈال کر اس کے ہر حصہ پر ہاتھ پھیر کر تر کر لیا جائے تاکہ پانی بہنے اور گزرنے میں آسانی رہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۲۰۹ میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"اعضاء دھونے سے پہلے ان پر بھیگا ہاتھ پھیرے کہ (تر کی ہوئی چیز پر) پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی) بہت کا کام دیتا ہے۔ خصوصاً موسم سرما (یعنی جاڑے کے زمانے) میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ (اس وقت اعضاء میں) خشکی ہوتی ہے۔ بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ جاتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔"

لہٰذا اس ارشاد کے مطابق پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں سمیت خوب بھگو لیا جائے اس کے بعد بائیں ہاتھ میں بدھنا اٹھا کر اس کی ٹونٹی سے داہنے ہاتھ پر گٹے کے

اوپر تک تین بار پانی بہائے اور یوں ہی داہنے ہاتھ میں لوٹا اٹھا کر بائیں ہاتھ پر گٹّے کے اوپر تک تین دفعہ پانی بہائے۔ فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ کانپور ص۳ میں ہے۔

وَكَيْفِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ الْاِنَاءُ صَغِيْرًا اَنْ يَّاخُذَهٗ بِشِمَالِهٖ وَيَصُبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ يَاخُذَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيَصُبَّهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ كَذٰلِكَ

(جس برتن سے وضو بنانا ہے) وہ اگر چھوٹا ہو تو (گٹوں تک ہاتھ) دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن کو بائیں ہاتھ میں لے اور اپنے داہنے ہاتھ پر تین بار پانی بہائے پھر برتن کو داہنے ہاتھ میں لے اور تین مرتبہ بائیں ہاتھ پر پانی بہائے۔

طحطاوی مع مراقی الفلاح مطبوعہ مصر ص۳۹ میں ہے۔

كَيْفِيَّةُ الْغَسْلِ عَلٰى مَا ذَكَرَهٗ اَصْحَابُ الْمَذْهَبِ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ الْاِنَاءُ صَغِيْرًا يُّمْكِنُ رَفْعُهٗ لَا يُدْخِلُ يَدَهٗ فِيْهِ بَلْ يَرْفَعُهٗ بِشِمَالِهٖ وَيَصُبُّ عَلٰى كَفِّهِ الْيُمْنٰى فَيَغْسِلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَاخُذُ الْاِنَاءَ بِيَمِيْنِهٖ وَيَصُبُّ عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُهَا ثَلٰثًا

دھونے کا طریقہ جیسا کہ پیشوایانِ مذہب حنفی نے بیان فرمایا یہ ہے کہ جب برتن اتنا چھوٹا ہو کہ اس کو اٹھایا جا سکے تو وضو کرنے والا اس برتن میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ اس کو بائیں ہاتھ میں اٹھائے اور اپنے داہنے ہاتھ پر پانی بہاتے ہوئے اس کو تین بار دھوئے پھر برتن کو داہنے ہاتھ میں لے اور بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے ہوئے اس کو (بھی) تین مرتبہ دھوئے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبوعہ مصر ص۱۹ میں ہے۔

اِنَّ الْاِنَاءَ اِذَا كَانَ صَغِيْرًا يُّمْكِنُهٗ رَفْعُهٗ يَرْفَعُهُ الْمُتَوَضِّيْ بِشِمَالِهٖ وَيَصُبُّهٗ عَلٰى كَفِّهِ الْيُمْنٰى وَيَغْسِلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَاخُذُهٗ

جب برتن اتنا چھوٹا ہو جس کو اٹھایا جا سکے تو وضو کرنے والا برتن کو بائیں ہاتھ میں اٹھائے اور داہنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کو تین بار

Scanned with CamScanner

بِيَمِيْنِهٖ وَيَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَيَغْسِلُهَا ثَلٰثًا

دھوئے پھر برتن کو داہنے ہاتھ میں لے اور بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے ہوئے اس کو بھی تین بار دھوئے۔

شرح وقایہ جلد اوّل مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی صـ۶۲ـ میں ہے۔

وَكَيْفِيَّةُ الْغَسْلِ (وَقَالَ الْمُحَشِّي اَيْ غَسْلُ الْيَدَيْنِ اِلَى رُسْغَيْنِ) اَنَّهٗ اِذَا كَانَ الْاِنَاءُ صَغِيْرًا بِحَيْثُ يُمْكِنُ رَفْعُهٗ يَرْفَعُهٗ بِشِمَالِهٖ وَيَصُبُّهٗ عَلٰى كَفِّهِ الْيُمْنٰى وَيَغْسِلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى كَمَا ذَكَرْنَا۔

گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب برتن اتنا چھوٹا ہو کہ اس کو اٹھایا جاسکے تو اس کو بائیں ہاتھ میں اٹھائے اور داہنے ہاتھ پر پانی بہاتے ہوئے اس کو تین بار دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہا کر اس کو بھی تین بار دھوئے۔

سوال ۵:۔ ہاتھ دھونے کا بالکل نیا طریقہ آپ نے بیان کیا۔ ہم نے تو علما، مشائخ واعظین، ائمہ مساجد کو اس طرح ہاتھ دھوتے ہوئے دیکھا کہ یہ حضرات بدھنے سے داہنے چلو میں پانی لیتے ہیں اور اس پانی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر ڈال دیتے ہیں پھر دونوں ہاتھ آپس میں ملتے رہتے ہیں اسی طرح دوسری اور تیسری بار چلو میں پانی لے کر کرتے ہیں۔ ایسا نہیں کرتے کہ پہلے داہنے ہاتھ کو تین بار دھو کر اس کے بعد بائیں ہاتھ کو تین بار دھولیں تو کیا یہ علما، ومشائخ وغیرہ فتاوی، عالمگیری شرح وقایہ کے بیان کیے ہوئے طریقہ سے آگاہ نہیں؟

جواب:۔ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ہم سنّی مسلمانوں پر خاص کرم ہے کہ اس بے نیاز ربّ کریم نے شیخ الاسلام اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تجدید دین واحیاء شریعت کا منصب عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ جہاں آپ نے ہم سنّی مسلمانوں کو صحابۂ کرام وسلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے عقائد حقّہ

تعلیم فرمائے وہیں مسائل شرعیہ بھی یاد دلائے۔ وضو کے بارے میں جو معلومات ہم پیش کر رہے ہیں یا آئندہ پیش کریں گے وہ سب اعلیٰحضرت ہی کی تلقین و تعلیم کا صدقہ ہے۔ وضو میں ہاتھ دھونے کا جو پُرانا طریقہ ہم نے لکھا ہے وہ زمانۂ قدیم کے اکابر علمائے اسلام و مشاہیر مفتیان عظام کا بیان فرمودہ ہے یہ افسوس کی بات ہے کہ سائل نے اپنی ناواقفی کے باعث اس طریقہ کو نیا سمجھ لیا۔ رہے آج کل کے علما، مشائخ، خطبا، ائمۂ مساجد تو ان میں جو سرکار اعلیٰحضرت کی تعلیمات کے پابند ہیں وہ اسی پرانے طریقہ کے مطابق ہاتھ دھوتے ہیں اور جن کو اعلیٰحضرت کی تعلیمات کی خبر نہیں یا خبر ہے مگر اعلیٰحضرت کی تعلیمات کے پابند نہیں وہ ہاتھ دھونے میں عوامی طریقہ کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمیں ڈنکے کی چوٹ اعلان کر دینا ہے کہ سرکار اعلیٰحضرت نے جن عقائد دینیہ اور مسائل شرعیہ کی ہمیں تعلیم دی ہے وہ سب کی سب ہمارے سلف صالحین کی کتابوں کے مطابق ہے۔

سوال۶: جب کوئی شخص گٹوں یا کہنیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا چاہے تو کدھر سے شروع کرے اور کہاں ختم کرے؟

جواب: سرناخن سے شروع کرے اور گٹوں کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر تک دھو کر ختم کرے۔

بدائع الصنائع جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ میں ہے۔

وَمِنْهَا الْبِدَاءَةُ فِيْهِ مِنْ رُؤُوْسِ الْاَصَابِعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ۔	وضو کے سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں کے سرے سے شروع کیا جائے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح دھوتے تھے۔

مراقی الفلاح شرح نورالایضاح مطبوعہ مصر صـ ۳۹ میں ہے۔

وَيُسَنُّ الْبِدَاءَةُ بِالْغَسْلِ مِنْ رُؤُسِ الْأَصَابِعِ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَرَافِقَ وَالْكَعْبَيْنِ غَايَةَ الْغَسْلِ فَتَكُوْنُ مُنْتَهَى الْغَسْلِ كَمَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سُنّت یہ ہے کہ دھونے کی ابتدا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے کی جائے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کہنیوں اور دونوں ٹخنوں کو دھونے کی انتہا قرار دی ہے لہٰذا دھونے کا کام کہنیوں اور ٹخنوں پر ختم کیا جائے گا جیسا کہ حضور اقدس نبی کریم صلیّ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کیا ہے۔

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صـ ۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سُنّت یہی ہے کہ ناخن سے کہنیوں یا گٹوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس کَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِي الْخُلَاصَةِ وَغَيْرِهَا۔

اور حاشیہ میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"سنّت یہ ہے کہ پانی ہاتھ پاؤں کے ناخن کی طرف سے کہنیوں اور گٹوں کے اوپر ڈالیں اُدھر سے اُدھر کو نہ لائیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صـ ۲۱)

سوال ۷۷:۔ یہ تو معلوم ہوگیا کہ انگلیوں کے سرناخن سے دھونے کی ابتدار کی جائے لیکن پوچھنا یہ ہے کہ جب ہاتھوں کی انگلیاں پیروں کی انگلیوں سے بڑی بڑی ہیں اور ان کے آپس میں کچھ کشادگی ہے اور انگوٹھا تو باقی انگلیوں سے خلقۃً دور بھی ہے تو پانی ہاتھوں پر کس طرح ڈالا جائے کہ سب جگہ پہونچ کر بہ جائے

جواب:۔ پہلے سرِ ناخن سے گٹوں کے اوپر تک دونوں ہاتھوں کو پانی سے تیل

کی طرح مَل لیا جائے پھر داہنے ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کو ایک دوسرے سے قریب کرلیا جائے اور بائیں ہاتھ میں لوٹا اٹھا کر اس کی ٹونٹی سے داہنے ہاتھ کے ناخن پر پانی ڈالنا شروع کرے اور وہاں سے پانی گراتے ہوئے گٹوں کے اوپر تک لے جائے اور اس درمیان میں ہاتھ کو نیچے گھماتا رہے تاکہ پانی ہر جگہ بہ جائے کوئی تھوڑی سی جگہ بھی پانی گزرنے سے نہ رہ جائے۔ پانی ڈالتے وقت انگلیوں کی گھائیوں کا پورا خیال رکھے۔ دوسری اور تیسری بار بھی اسی طرح سر ناخن سے شروع کر کے گٹوں کے اوپر تک پانی بہائے۔ پھر مذکورہ بالا طریقے کے مطابق لوٹا داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ پر سر ناخن سے شروع کر کے گٹوں کے اوپر تک تین بار پانی بہائے اور پیروں کی انگلیاں چونکہ ایک دوسرے سے بہت متصل رہتی ہیں اس لیے پیر دھوتے وقت انگلیوں کی گھائیوں کو پھیلا پھیلا کر ان پر پانی بہایا جائے ورنہ سخت اندیشہ ہے کہ گھائیوں پر پانی نہ بہے

سوال ۷:۔ کہاں سے کہاں تک چہرہ ہے اور وضو میں اس کا کتنا حصّہ دھونا فرض ہے؟

جواب:۔ لمبائی میں شروع پیشانی سے (جہاں بال جمنے کی انتہا ہے) نیچے کے دانت جمنے کی جگہ ٹھوڑی تک۔ اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک چہرہ ہے۔ اور چہرے کا ہر حصّہ ہر گوشہ ہر پرزہ وضو میں ایک بار دھونا فرض ہے۔

سوال ۸:۔ چہرے کو کتنی بار دھونا سُنّت مؤکدہ ہے؟

جواب:۔ تین بار دھونا اس طرح کہ ہر مرتبہ پورا پورا چہرہ دھل جائے سُنّتِ مؤکدہ ہے

سوال ۹:۔ فرض و سُنّت ادا کرنے کے لیے کیا چہرہ کو چار مرتبہ دھونا پڑے گا؟

جواب:- نہیں کہ سنّت کے طور پر جب تین مرتبہ چہرہ دھویا جائے گا تو اس میں فرض بھی ادا ہو جائے گا۔ فرض کے لیے الگ سے دھونا نہیں ہے۔

سوال ١١:- چہرہ دھونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- چہرہ پر پہلے پانی ڈال کر اس کو پورے چہرے پر ہر جگہ خوب مل دیا جائے تاکہ پانی بہنے میں آسانی رہے پھر پیشانی سے کچھ اوپر والے حصّہ اور اس کے اغل بغل والے حصّہ نیز رخسار اور کنپٹی کے درمیانی حصّہ پر چلو سے پانی ڈالتا جائے اس طرح کہ چہرہ کا کوئی گوشہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے جب چہرہ کے ہر حصّہ پر پانی رینگ جائے گا تو یہ ایک مرتبہ دھلا ہوا قرار پائے گا پھر اسی طریقہ سے پورے چہرے پر دوسری بار اور تیسری بار بھی چلّو سے پانی ڈال ڈال کر دھوئے اس طرح کہ ہر مرتبہ پورے چہرے پر پانی گزر جائے۔

سوال ١٢:- آپ کے بتانے کے مطابق تین مرتبہ چہرہ دھونے میں تین چلّو سے زیادہ پانی لینا پڑے گا حالاں کہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ عام طور سے تین مرتبہ چہرہ دھونے کے لیے صرف تین چلّو پانی استعمال کرتے ہیں؟

جواب:- ضرور تین چلّو سے زیادہ پانی لینا پڑے گا۔ حدیث شریف اور فقہ میں پورے چہرے کو تین بار دھونے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بھی اس طرح کہ ہر مرتبہ سب جگہ پانی پہونچ کر بہ جائے لہٰذا اگر چہرے کا کوئی حصّہ صرف بھیگ کر رہ گیا اور اس پر پانی نہیں بہا اور باقی حصّہ پر پانی گزر گیا تو شرعًا پورا چہرہ دھلا ہوا قرار نہ پائے گا۔ حدیث و فقہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ چہرہ دھونے کے لیے تین چلّو پانی استعمال کرو بلکہ ان کا ارشاد یہ ہے کہ پورا چہرہ تین مرتبہ دھونا سنت مؤکدہ ہے خواہ اس سنت کریم کی ادائیگی چھ چلّو میں پوری ہو یا دس چلّو میں۔

درمختار ص١١ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

وَتَثْلِيْثُ الْغُسْلِ الْمُسْتَوْعِبُ پورا عضو تین بار دھونا ہے اور (اس
وَلَا عِبْرَةَ لِلْغُرُفَاتِ دھونے میں) چلوؤں کا اعتبار و لحاظ نہیں

بہار شریعت حصّہ دوم ص۱۹ میں حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ امجد علی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

" اس (دھونے) میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے ''

رہی یہ بات کہ تین چلو میں پورا چہرہ تین بار دُھل سکتا ہے یا نہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ نہیں دُھل سکتا کیوں کہ ایک چلو پانی کو چہرے پر اس طرح ڈالنا کہ اس کے ہر حصّہ ہر گوشہ پر پانی پہونچ کر گزر جائے، دشوار ہے تو پھر تین چلو میں پورا چہرہ تین مرتبہ کیوں کر دھل سکتا ہے۔ عوام حضرات کم از کم نو چلو پانی استعمال کریں وہ بھی توجہ اور دھیان کے ساتھ تو امید ہے کہ وہ سنّت کے مطابق تین بار منہ دھونے میں کامیاب ہو جائیں گے اس طرح کہ ایک چلو سے چہرے کی داہنے جانب میں اوپر سے نیچے تک پانی بہائیں اور دوسرے چلو سے چہرے کے بیچ والے حصّہ میں شروع پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک پانی ڈالیں اور تیسرے چلو سے چہرے کے بائیں طرف اوپر سے نیچے کو پانی بہائیں تو اس صورت میں جب کہ پانی ہر حصّہ پر گزر جائے تو ایک مرتبہ منھ دھل جائے گا پھر اسی انداز پر دوبارہ اور سہ بارہ تین تین چلو پانی استعمال کریں۔

سوال ۱۴:۔ بعض لوگ ناک یا بھوؤں پر چلو سے پانی ڈال کر پورے چہرے پر بھیگا ہاتھ پھیر لیتے ہیں تو کیا اس طرح کرنے سے منھ دُھل جائے گا اور وضو ہو جائے گا؟

جواب:۔ ایسے لوگ اگر بحر احمر اور بحر روم کا سارا پانی اپنا منھ دھونے میں خرچ کر ڈالیں تب بھی شرع کے نزدیک نہ تو ان کا منھ دھلے گا اور نہ ان کا وضو ہوگا کیونکہ جب تک چہرے کی لمبائی اور چوڑائی میں از اوّل تا آخر ہر جگہ پانی گزر نہ جائے اس۔

وقت تک منہ دھلا ہوا قرار نہ پائے گا۔ پھر جب پانی صرف ناک یا بھوؤں ہی پر ڈالا گیا تو اس کا معنیٰ یہ ہے کہ پیشانی پر پانی نہیں پہونچا کیونکہ پانی جس جگہ پڑے گا اس کے نیچے ہی بہے گا اوپر کو نہیں چڑھے گا اور پیشانی چہرے کا ایک حصہ ہے تو جب وہ نہیں دھلی تو وضو نہیں ہوا۔ جاہل تو جاہل ہی ہے قیامت یہ ہے کہ اس بلائے عظیم میں بعض علماء بھی گرفتار ہیں۔ ہم عبرت کے لیے ایک واقعہ سناتے ہیں جس کو حضور پُر نور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا ہے آپ بیان فرماتے ہیں کہ۔

"ایک مرتبہ گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک عالم میرے ساتھ تھے۔ فجر کی نماز کے لیے انھوں نے وضو کیا (منہ دھوتے وقت ان عالم صاحب نے) بھوؤں سے چہرہ پر پانی ڈالا جب ان سے کہا گیا (کہ آپ نے پیشانی پر پانی ڈالنے کے بجائے بھوؤں پر ڈالا) تو (عالم صاحب نے) فرمایا کہ جلدی کی وجہ سے کہ (نماز کا) وقت نہ (نکل) جائے۔ میں نے کہا کہ (اگر جلدی کے سبب اعضائے وضو پر پانی بہانا لازم نہیں) تو بلا وضو ہی پڑھئے۔ مجھے خیال رہا۔ ظہر کے وقت دیکھا انھوں نے اس وقت بھی (اپنی عادت سے مجبور ہو کر ایسا ہی کیا میں نے کہا اب تو وقت نہ جاتا ہے۔

(الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۹)

یہ اس دور کا واقعہ ہے جب اکثر عالم واقعی صاحب علم ہوتے تھے اور جن صاحب کا واقعہ پیش آیا ان کو سرکار اعلیٰحضرت نے لفظ عالم سے یاد فرمایا ہے تو اس زمانے میں مسئلۂ وضو میں جب عالم ایسی دھاندلی اختیار کرتے تھے تو اس تاریک

دور کے علامہ اور علماء وضو میں کیسی کیسی دھاندلی کرتے ہوں گے۔ لہٰذا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نئی نئی عمر کے ناتجربہ کار، مسائل شرعیہ سے ناواقف مولویوں کے غلط عمل کو دستاویز نہ بنائے بلکہ صحیح مسئلہ کتابوں یا باعمل سُنّی علماء سے معلوم کر کے اس پر عمل کرے۔

سوال ۱۴ :۔ کوئی ایسی صورت بتائیں کہ پانی کم خرچ ہو اور چہرہ کے ہر گوشہ ہر حصّہ پر نہایت اطمینان کے ساتھ پانی بہ جائے۔

جواب :۔ پہلے چہرے پر پانی ڈال کر بھیگے ہوئے ہاتھ کی مدد سے اس کے ہر حصّہ کو تر کر دیا جائے۔ پھر لوٹے کی ٹونٹی سے دھار گراتے ہوئے اور ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کان سے اس کان تک اور پیشانی سے ٹھوری تک پانی بہا کر چہرہ کو تین بار دھوئے اس طرح کرنے سے پانی کم خرچ ہوگا اور اطمینان بخش طریقہ سے چہرے کے ہر حصّے پر پانی بھی رینگ جائے گا۔

سوال ۱۵ :۔ کیا داڑھی والے شخص کو چہرہ دھوتے وقت داڑھی کی کھال اور بال دونوں پر پانی بہانا فرض ہے؟

جواب :۔ جب داڑھی گھنی ہو تو کھال دھونا فرض نہیں اور رہے داڑھی کے بال تو ان کے بعض حصّوں پر دھونا فرض اور بعض حصّوں کو دھونا مستحب ہے۔

سوال ۱۶ :۔ داڑھی کا کتنا حصّہ دھونا فرض اور کتنا حصّہ دھونا مستحب ہے؟

جواب :۔ اگر گھنی داڑھی ہو تو گلے کی طرف دبانے سے جتنے بال چہرے کے گرد میں آئیں ان سب کا دھونا فرض ہے اور جو بال حلقے سے نیچے ہوں ان سب کا دھونا مستحب ہے اور اگر داڑھی کے بال چھدرے ہوں کہ کھال نظر آتی ہو تو کھال کا دھونا فرض ہے اور اگر کچھ حصّے میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں کا بال کا دھونا فرض ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۱۷:۔ وضو اور غسل میں کلی کرنا فرض ہے یا سنّت ؟ اور کلی کا معنیٰ کیا ہے ؟

جواب:۔ وضو میں تین بار کلی کرنا سنّت مؤکدہ ہے۔ اور غسل میں ایک بار فرض ہے کلی کا معنیٰ یہ ہے کہ منھ کے اندر داڑھوں کے نیچے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں حلق کے کنارے تک ہر جگہ ہر گوشہ ہر پرزے پر پانی بہ جائے۔ اگر دانتوں کی جڑ یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز حائل ہو جو پانی گزرنے نہ دے تو اس چیز کا جدا کرنا ضروری ہے ورنہ کلی نہ ہوگی۔ آج کل بہت سے بے علم منھ میں کچھ پانی لے کر اگل دیتے ہیں جو زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہیں پہونچتا اور سمجھتے ہیں کہ کلی ہوگئی یہ ان کی سخت غلطی ہے اس طرح کلی کرنے سے نہ تو غسل ہوگا اور نہ وضو میں سنت ادا ہوگی۔

سوال ۱۸:۔ وضو کے لیے لوٹے یا بدھنے میں پانی رکھا گیا اور کسی کی بے دُھلی انگلی اس میں پڑ گئی تو یہ پانی وضو کے قابل رہ گیا یا نہیں ؟

جواب:۔ اگر بے وضو آدمی کا بے دُھلا ہاتھ یا انگلی کی نوک پانی میں پڑ گئی تو وہ پانی ماءِ مستعمل ہوگیا اس سے وضو جائز نہیں۔

آج کل عام رواج ہے کہ لوگ مسجدوں کے کونڈوں میں لوٹا یا مگ ڈال کر اس طرح پانی نکالتے ہیں کہ ان کی انگلی زیادہ یا تھوڑا حصّہ کونڈوں کے پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ یوں ہی بھرے ہوئے لوٹوں کا سرا انگوٹھا ڈال کر پکڑتے اٹھاتے ہیں ایسا کرنے سے کونڈوں اور لوٹوں کا پانی وضو کے قابل نہیں رہ جاتا۔ لوگ اس بات کا سخت خیال رکھیں کہ لوٹے، بدھنے، کونڈے، گھڑے، گگرے، بالٹی کے پانی میں بے دُھلے ہاتھ کا کوئی حصّہ ہرگز نہیں پڑنا چاہیے۔

سوال ۱۹:۔ ناک میں کتنی بار پانی ڈالنا سنّت ہے ؟

جواب:۔ وضو میں تین چلو سے تین بار ناک میں اس طرح پانی چڑھانا کہ جہاں

تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے سُنّت مؤکدہ ہے اور اگر ناک میں کثافت جمی ہو تو لازم ہے کہ پہلے اسے چھڑائے کیونکہ اگر کثافت حائل ہونے کی وجہ سے پانی نہ بہا تو سُنّت ادا نہ ہوگی۔

سوال نمبر ۲۰:۔ ناک میں پانی کس طرح چڑھایا جائے؟

جواب:۔ چلّو میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کی مدد سے اوپر کو اس طرح کھینچے کہ ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک پانی پہونچ جائے اس طرح ناک میں پانی چڑھانے کو اِسْتِنْشَاق کہتے ہیں اور استنشاق غسل میں ایک بار فرض اور وضو میں تین بار سنت مؤکدہ ہے۔ بعض لوگ ناک میں پانی نہیں چڑھاتے بلکہ اوپر ہی اوپر پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھو کر گر جاتا ہے ایسا کرنے سے وضو کی سنت ادا نہیں ہوتی اور اگر غسل کرنے کے سلسلے میں اس طرح ناک میں پانی ڈالا تو غسل ہرگز نہ ہوگا۔ افسوس عوام تو عوام بعض لکھے پڑھے حضرات بھی اس بلا میں گرفتار ہیں۔ کاش وہ استنشاق کے لغوی معنیٰ ہی کو سوچ لیتے تو اس آفت میں ہرگز نہ پڑتے۔

ردُّ المحتار میں بحر الرائق سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَلْاِسْتِنْشَاقُ اِصْطِلَاحًا اِیْصَالُ الْمَاءِ اِلَی الْمَارِنِ وَلُغَۃً مِنَ النَّشْقِ وَھُوَ جَذْبُ الْمَاءِ وَنَحْوِہٖ بِرِیْحِ الْاَنْفِ اِلٰی دَاخِلِہٖ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۹۵)	شرع کے نزدیک ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک پانی پہونچانا استنشاق ہے اور پانی یا پتلی چیز کو سانس کی مدد سے ناک کے اندر چڑھانا یہ استنشاق کا لغوی معنیٰ ہے۔

سوال نمبر ۲۱:۔ اگر ہاتھ کی انگلی یا کلائی میں انگوٹھی، چھلا، پہنچی، کنگن وغیرہ ہو تو وضو

کرنے والے مرد و عورت کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: ہر قسم کے جائز ناجائز گہنے، چھلّے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے چھلّے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا۔ تو کچھ ضروری نہیں۔ (بہار شریعت حصّہ دوم ص ۱۴)

سوال ۲۲: نتھ کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اور اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔

(بہار شریعت حصّہ دوم ص ۱۴)

اب ذیل میں سُنّت کے مطابق وضو کرنے کا طریقہ بیان کیا جارہا ہے سُنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے شیدائی اس مضمون کو غور سے پڑھیں اور اس کے مطابق اپنا وضو درست کریں۔

وضو کا مسنون طریقہ

پہلے نیت کرے پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر کم از کم تین مرتبہ اوپر نیچے کے دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے نہ لمبائی میں اس طرح کہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت بعدہٗ داہنی

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

جانب کے نیچے کے دانت پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت کی صفائی کرے۔
اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر گٹوں سمیت پانی ملے اور انگلیوں میں خلال کرے
پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا لے کر اس کی دھار کے ذریعہ سرِ ناخن سے شروع کر کے گٹے
کے اوپر تک تین بار پانی بہائے۔ پھر لوٹے کو داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ پر
بھی اسی طرح تین بار پانی بہائے۔ اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی
بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین بار کلّی اس طرح کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں
کی سب کھڑکیوں میں پانی پہونچ کر گزر جائے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ہر کلّی غرغرہ
کے ساتھ کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں ناک میں ڈال کر اسے خوب صاف
کرے اور سانس کی مدد سے تین بار داہنے ہاتھ سے نرم بانسوں تک پانی
چڑھائے پھر چہرے پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک
کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک اور کچھ سر کے حصّہ سے ٹھوری کے نیچے تک
ہر حصّہ ہر گوشہ ہر ذرّہ پر پانی گزر جائے اور داڑھی کے بال اور کھال سب کو
دھوئے ہاں اگر داڑھی کے بال گھنے ہوں تو بال کو دھوئے کھال کا دھونا فرض
نہیں اور داڑھی کا خلال کرے اس طرح کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل
کرے اور سامنے نکالے پھر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پانی ملے پھر داہنے
ہاتھ پر تین مرتبہ سرِ ناخن سے شروع کر کے کہنیوں کے اوپر تک ہر بال ہر حصّہ
کھال پر پانی بہائے ہر مرتبہ دھار انگلیوں ہی کی طرف سے گرائے اور کہنیوں
کی طرف لے جا کر ختم کرے پھر اسی طرح بائیں ہاتھ پر بھی تین مرتبہ پانی بہائے۔ پھر
دونوں ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ اور پیٹھ پر پانی گرا کر سر کا مسح اس طرح کرے کہ
دونوں ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر
پیشانی کے بال اگنے کی جگہ پر رکھے اور وہاں سے سر کے اوپری حصّہ پر انگلیوں

کے پیٹ سے مسح کرتا ہوا گدی تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں سر سے جُدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے سر کے دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے پھر کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصّہ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے باہری حصّہ کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر داہنے پاؤں پر ٹخنوں سمیت پانی ملے اور انگلیوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اس طرح خلال کرے کہ داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے بعدہٗ داہنے پاؤں پر سر ناخن سے شروع کرکے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال ہر حصّہ کھال پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر بائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت پانی سے مل ڈالے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے انگلیوں میں اس طرح خلال کرے کہ انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے پھر پاؤں پر سر ناخن سے شروع کرکے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال ہر حصّہ کھال پر تین مرتبہ پانی بہائے ہر عضو دھوتے وقت درود شریف پڑھنا زیادہ افضل ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شانہٗ ہمیں اور سنّی مسلمانوں کو اتّباعِ سُنّت کی توفیق دے اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی غلامی ہمیں اور سُنّی بھائیوں کو نصیب فرمائے ایمان پر خاتمہ عطا فرمائے اٰمِیْن اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَوَّلِ خَلْقِہٖ اَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ ٥ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

Scanned with CamScanner

ضمیمہ منجانب مرتب

اہم فتاویٰ

کتاب کے اختتام پر سُنّی مسلمانوں کے دینی ایمانی بصیرت کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (یوپی) کے کچھ اہم فتاوے پیش کیے جارہے ہیں جسے پڑھ کر اپنا عقیدہ وایمان درست کریں اس طرح کہ گستاخانِ خدا ورسول (جلّ جلالہ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، ندویوں اور صلح کلیوں وغیرہم فرقۂ باطلہ سے تنکا توڑ جُدا رہیں۔

مرشد برحق سرکار حضور مفتیٔ اعظم بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں

دہریہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندا میں یوں
سارا الجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں!
دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں!

منجانب:۔ المستفتی محمد ضیاء الرحمٰن قادری رضوی صدر انجمن فیضانِ اعلیحضرت رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) یکم صفر المظفر ماہ اعلیحضرت ۱۴۱۴ھ

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۲

محترم المقام جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بصد ادب واحترام عرض خدمت یہ ہے کہ ذیل میں کچھ لوگوں کے مختلف اقوال وافعال درج ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

س:۔ (۱) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو مسلمان جان کر سلام کرتے ہیں؟

ج:۔ (۱) دیوبندی وہابی کو مسلمان جاننا کفر ہے اور اسے سلام کرنا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

س:۔ (۲) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو کافر جان کر سلام کرتے ہیں؟

ج:۔ (۲) دیوبندی وہابی کو کافر مانتے ہوئے اسے سلام کرنا حرام وگناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۳) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو السّامُ علیکم کہتے ہیں اور جواب میں بھی وعلیکم السّامُ کہتے ہیں؟

ج (۳) اس میں کوئی حرج نہیں یہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۴) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کو سلام نہیں کرتے ہیں لیکن جواب میں وَعَلَیکُمُ کہتے ہیں۔؟

ج (۴) اس میں بھی کوئی حرج نہیں، یہ درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۵) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کی اقتدا نماز میں انہیں مسلمان جان کر کرتے ہیں؛

ج (۵) یہ اقتدا کرنے والے دیوبندی کو مسلمان جاننے کی وجہ سے کافر ہو گئے اور

ان کی نماز و اقتدا سب باطل واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۶) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کی اقتدا ... انھیں کافر جان کر کرتے ہیں ؟

ج (۶) یہ لوگ مسلمان تو ہیں مگر ان کی نماز باطل ہے کہ دیوبندی کی نماز نہ نماز ہے اور نہ ہی وہ قابلِ امامت ہے لہٰذا اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا حرام و گناہ ہے اور دوبارہ اس نماز کا پڑھنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۷) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز جائز سمجھتے ہوئے پڑھتے ... پڑھاتے ہیں ؟

ج (۷) یہ لوگ بھی دیوبندیوں کی طرح کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۸) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز ناجائز سمجھ کر پڑھتے اور پڑھاتے ہیں ؟

ج (۸) وہابیوں اور دیوبندیوں کی نمازِ جنازہ پڑھنا اور پڑھانا کفر ہے شامی میں ہے۔ فَالدُّعَاءُ بِهٖ كُفْرٌ لِعَدَمِ جَوَازِهٖ عَقْلًا وَّلَا شَرْعًا وَّلِتَكْذِيْبِهِ النُّصُوْصَ الْقَطْعِيَّةَ بِخِلَافِ الدُّعَاءِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا عَلِمْتَ اھ[1] وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

س (۹) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کے جنازے کی نماز میں یوں ہی کھڑے ہو جاتے ہیں نہ نیت کرتے ہیں اور نہ کچھ پڑھتے ہیں ؟

ج (۹) یہ کفر تو نہیں لیکن ناجائز و گناہ ضرور ہے کہ اس میں دیوبندیوں کا مجمع

---

[1] اور دعا اس کے ساتھ کفر ہے اس لیے کہ اس کا ناجائز ہونا عقلاً اور شرعاً ثابت ہے ایسی کے نصوص قطعیہ کے جھٹلانے کے سبب۔ اس دعا کے خلاف جو مومنوں کے لیے کی جاتی ہے جیسا کہ تو نے جانا۔

Scanned with CamScanner

بڑھانا نیز دیوبندی امام کی تعظیم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۰) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کا ذبیحہ حلال جان کر کھاتے ہیں ؟

ج (۱۰) دیوبندی وہابی کا ذبیحہ حلال جاننا اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور انھیں مسلمان جاننا کفر ہے کما مرّ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۱) کچھ لوگ دیوبندی وہابی کا ذبیحہ حرام جان کر کھاتے ہیں ؟

ج (۱۱) یہ لوگ حرام خور ہیں اور سخت گنہ گار، مرتکب کبیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

س (۱۲) کچھ لوگ وہابی اور سنّی کے مابین جائز سمجھتے ہوئے نکاح پڑھاتے ہیں ؟

ج (۱۲) وہابی کے ساتھ سُنّی مرد یا عورت کا نکاح صحیح نہیں حرام قطعی ہے اور اسے حلال جاننا کفر ہے اور نکاح پڑھانا زنا کی دلالی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۳) کچھ لوگ وہابی اور سنّی کے مابین ناجائز سمجھتے ہوئے نکاح پڑھاتے ہیں ؟

ج (۱۳) یہ لوگ زنا کے دلال ومرتکب کبیرہ ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۴) کچھ لوگ اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، غلام احمد قادیانی کو ان کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر بھی مسلمان جانتے ہیں ؟

ج (۱۴) یہ لوگ کافر و مرتد ہیں یہی علمائے حِلّ وحرم، عرب وعجم، ہندوسندھ کا فتویٰ ہے۔ انھوں نے قاسم نانوتوی وغیرہ کے بارے میں صاف صاف صراحت فرمائی ہے۔ مَنْ شَكَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

س (۱۵) کچھ لوگ ان کے اقوالِ کفریہ پر مطلع ہو کر کافر جانتے ہیں ؟

ج (۱۵) یہ لوگ برحق ہیں اور سچّے پکّے مسلمان۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۶) کچھ لوگ ان کے کُفر میں شک کرتے ہیں ؟

Scanned with CamScanner

ج (۱۶) دیوبندیوں اور قادیانی کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک بھی کفر ہے جیسا کہ ابھی علمائے عرب و عجم کا فتویٰ گزرا لہٰذا یہ شک کرنے والے بھی کافر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۷) کچھ لوگ ان کے کفر میں شک نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں؟

ج (۱۷) دیوبندیوں کے کفر کے سلسلے میں خاموشی یا توقف ان کے کفر میں شک کو مستلزم ہے، شک نہ ہوتا تو توقف یا خاموشی کیوں اختیار کرتے؟ لہٰذا ان کا حکم بھی وہی ہے جو اُن کے کُفر میں شک کرنے والوں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

س (۱۸) کچھ لوگ اعلیٰحضرت اور اشرف علی تھانوی دونوں کو رحمۃ اللہ علیہ کہتے اور لکھتے ہیں؟

ج (۱۸) اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کو علیہ الرحمۃ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا اور لکھنا جائز و مستحسن ہے اور اشرف علی تھانوی کو علیہ الرحمۃ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنا، لکھنا حرام و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد نظام الدین رضوی
خادم الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔
ضلع اعظم گڈھ (یوپی)
۱۰ ررجب المرجب ۱۴۱۵ھ

Scanned with CamScanner

فتویٰ ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر بمبئی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ

زید سُنّی صحیح العقیدہ ایک مسجد کا امام ہے اس نے سنّی لڑکے کا نکاح دیوبندی لڑکی کے ساتھ یا دیوبندی لڑکے کا نکاح سنّی لڑکی کے ساتھ پڑھا دیا جبکہ اُسے سُنّی اور دیوبندی کے متعلق پوری معلومات فراہم ہے ایسی صورت میں زید پر کیا حکم ہے؟ دوسری صورت یہ کہ لاعلمی میں نکاح پڑھا دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کا نکاح پڑھایا تھا دیوبندی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

المستفتی
محمد قاسم رضوی
سُنّی رضا مسجد کملا نگر جیسمین مل روڈ
دھاراوی ماہم ایسٹ بمبئی نمبر ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ۝

الجواب بعون الملک الوہاب حضرات انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم کی توہین وشان رب العلمین کی تنقیص کے سبب وہابی، دیوبندی، مرتد، بددین ہیں جو ان کی کتابوں (مثلاً تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ) سے ظاہر ہے۔ ہند ونجد کے وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ اپنی تحریر وتقریر میں ہم اہلِ سُنّت وجماعت کو مشرک وبدعتی کہتے ہیں اور معمولاتِ اہلِ سنّت کو شرک وبدعات سے

تعبیر کرتے ہیں اور جہاں ان کا بس چلتا ہے سنیّوں کو ان کے عقائدِ حقّہ و معمولات صحیحہ کے سبب ضرر و ایذا بھی پہونچاتے ہیں لہٰذا سُنّی لڑکا یا سُنّی لڑکی کا نکاح وہابی دیوبندی، رافضی، قادیانی، مرتدین سے کرنا حرام حرام حرام اشد حرام ہے۔ اگر کوئی کروے تو اصلاً منعقد ہی نہ ہوگا خالص زنا و سفاح ہوگا۔ مرتد و مرتدہ کا نکاح پوری دنیا میں کسی سے درست نہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَاھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَاھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ۔ (الممتحنہ پ۲۸) یعنی نہ وہ مسلمان عورتیں حلال ہیں ان کافروں کے لیے اور نہ وہ کافر حلال ہیں ان مسلمان عورتوں کے لیے۔

امام الفقہاء، نورالاسلام سیدی و مرشدی ابوالبرکات محی الدین آلِ رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا نوری قادری مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فتاویٰ مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ مبسوط سرخسی پھر عالمگیری میں ہے لَایَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّۃً وَلَا مُسْلِمَۃً وَّلَا کَافِرَۃً اَصْلِیَّۃً وَکَذٰلِکَ لَایَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّۃِ مَعَ اَحَدٍ۔[۱]

اگر زید نے سنی وہابی کے درمیان فرق و احکام جانتے ہوئے سنی مرد کا نکاح وہابیہ عورت یا وہابی مرد کا نکاح سُنّی لڑکی سے پڑھایا یا کسی انجمن و مسجد کے ارکان و ٹرسٹیان نے مجبور اً دباؤ ڈال کر پڑھوایا تو وہ سب زنا کے دلال مستحق نار مستوجب غضب جبار مبتلائے قہر قہار سخت عظیم وبال میں گرفتار شدید گنہگار اشد زیاں کار والعیاذ باللہ العزیز الغفار ان لوگوں پر توبہ فرض ہے۔ اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سب سے ناپاک ظلم ستم شعار اور جفا کاروں کی طرح مقاطعہ کریں ایسے امام کی اقتداء سے اجتناب کریں۔ انہوں نے اپنی جانوں پر عظیم ظلم ڈھایا۔

---

[۱] نہیں جائز ہے مرتد کے لیے کہ کسی مرتدہ (مرتدہ عورت) سے نکاح کرے اور نہ ہی مسلمہ (مسلمہ عورت) اور نہ ہی کافرہ اصلیہ (کافرہ اصلی عورت) سے اور ایسے ہی نہیں جائز ہے مرتدہ کا نکاح کسی کے ساتھ۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔ اور اگر معاذ اللہ اس حرام فعل کو ان بدنصیبوں نے حلال جان کر کیا ہو اور اسے جائز مانا ہو تو وہ سب از سر نو کلمۂ اسلام پڑھیں بعد توبہ و تجدید ایمان اگر بیوی رکھتے ہوں تو اپنی اپنی عورتوں سے نکاح جدید بمہر جدید کریں ــــ اور اگر واقعی زید نے لاعلمی میں پڑھایا تو پھر مسلمان کے درمیان اعلان کر دے کہ فلاں بنت فلاں سُنّیہ کا نکاح فلاں بن فلاں دیوبندی سے لاعلمی میں میں نے پڑھا دیا میں اپنے اس فعل پر توبہ و استغفار کرتا ہوں اور یہ مسئلہ واضح کرتا ہوں کہ وہابی مرد یا وہابیہ عورت سے نکاح حرام و زنا خالص ہے۔ زید کو چاہیئے کہ اس نکاح خوانی کے عوض جو نذرانہ ملا اسے لوٹا دے۔ واللہ الہادی وہو اعلم والیہ المرجع والمآب

کتبہ عبید المصطفٰی فقیر اشرف رضا قادری خادم الافتاء و القضا ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر

دار العلوم حنفیہ رضویہ قلابہ۔ خطیب و امام مسجد اشرفیہ منش مارکیٹ پلٹن روڈ بمبئی

۲۳ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ

مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۹۹ء

شب یکشنبہ

منقول از ملفوظات شعیب الاولیاء

حضرت بابرکت شاہ یار علی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بانی دار العلوم فیض الرسول براؤن شریف ضلع بستی۔ یوپی۔ ہند

انسان کو عقائد حقہ کی محافظت میں اللہ واسطے دوستی اور اللہ واسطے دشمنی کرنی چاہئے اللہ کے دربار میں یہ بہت پیارا عمل ہے اس کے خلاف عمل سے انسان سخت خسارہ میں پڑ جاتا ہے۔ حق بات میں کسی کی رعایت ہرگز درست نہیں

علمائے حق نائب رسول ہیں لائق احترام وقابل قدر ہوتے ہیں۔ عالم دین جب تک ضروریات دینیہ معمولات مذہب اہلسنت پر قائم رہے میری نظر میں لائق تعظیم ہے لیکن معاذ اللہ اگر وہ عقائد باطلہ اور عقائد حقہ کے درمیان فرق کرنے کے بجائے دونوں کے یکساں ہونے کا قائل ہو جائے تو ایسے عالم کو جوتے کی ٹھوکر لگاتے ہوئے کہوں گا کہ ہٹ خبیث جب تو خدا اور رسول (جل مجدہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نہیں رہا تو میرا تجھ سے کیا واسطہ؟

پھر ارشاد فرمایا:۔ طالب علم کو بہ نسبت دیگر علوم وفنون کے عقائد کی طرف خاص توجہ ہونی ضروری ہے۔ مقرر اور واعظ کے لیے خشیت الٰہی نہایت ضروری ہے۔ کامیاب واعظ اور مقرر وہی ہے جس کی تقریر اور وعظ میں وہی کلمات آئیں جنھیں خدا اور رسول پسند فرمائیں۔ عوام پسند کریں یا نہ کریں اس کی قطعی پرواہ نہ کریں۔ محض عوام میں مقبول اور پسندیدہ بننے کے لیے اور خوب داد لینے کی خواہش سے وعظ اور تقریر کے منبر پر غیر مستند باتوں اور بے سرو پا قصوں کو بیان کرنا سخت محرومی اور زبردست ناکامیابی کا باعث ہے۔

حادثۂ جانکاہ

اس کتاب کی ترتیب کے زمانہ ہی میں سعودی عربیہ کے نجدی حکمرانوں کے ظلم وستم کی داستان کی تحقیقی خبر موصول ہوئی کہ سرکار اعظم نبی اکرم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک جو کہ مقامِ ابواشریف میں تھا اسے بالکل کھود کر نشان مٹا دیا ہے۔

میرے پیارے سُنی مسلمانو! ہر قوم اپنے پیشوا کی یادگاروں کی حفاظت کا اہتمام کرتی ہے مگر نجدی، وہابی، دیوبندی وغیرہم مسلمان ہونے کے جھوٹے مدعی سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگاروں کو مٹانے کے درپے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کا گنبد خضریٰ شریف جس کی زیارت مسلمانانِ عالم کا سکون اور عاشقانِ رسول کے دلوں کا قرار ہے۔ یہ ناپاک قوم اس کے ڈھانے کا بھی پروگرام بنا چکی ہے۔

تیرے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد　　　　الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے۔

(سرکار حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ)

اس حادثہ کو اواخر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق جنوری ۱۹۹۹ء میں عمرہ وزیارت کے مبارک سفر کے دوران مندرجہ بالا حضرات نے ملاحظہ کیا۔ جسے پاکستان اور ہندوستان کے چند اخباروں نے بھی شائع کیا پھر رضا اکیڈمی بمبئی کی جانب سے یہ خبر شائع ہوئی۔

لہٰذا میں اہلِ حق کی اطلاع واحتجاج کے لیے من وعن شاملِ کتاب کر رہا ہوں

آپ حضرات ان گستاخانِ رسول کے لیے بعد نماز دعائے ہلاکت ضرور کریں

فقط فقیر عبد الصمد القادری

نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی

۲۶ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ یوم شہادت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا گیا

راقم الحروف سید محمد اخلاق، طارق اکرام اور محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ہم تینوں ہم سفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقام بدر ابوا شریف کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہونچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ

۱- مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ

۲ اکسکیویٹر استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا

۳ پہاڑی کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے بلڈوزر سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب ڈھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

۴ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا گیا تھا ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے اور کچھ پہاڑ کے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ۔

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت، کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی کے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقع تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اصل صورتِ حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ بند تھا اس پر وہ اہل کار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ "اگر مجھے عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا" یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہند و پاک کے رہنے والے۔

قبر پر چادریں چڑھاتے ہو خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہند و پاک کے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچّا مذہب تو ہمارا وہابی ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔ اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جا چکے ہیں اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دے کر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ۔

"مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا" یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوّع (مذہبی اہل کار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑی کی چوٹی سے تین چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہو گی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان دونوں میں سے کسی اذیت کی جرأت انھوں نے کی ہو گی۔

التماس

۱ ہر مسلمان کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیے

۲ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حُرمتی اور نا معلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور پر جائز نہیں۔

۳ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے صاحبِ اقتدار یا افسوس ناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابلِ مذمّت ہیں بلکہ قابلِ سزا بھی ہیں اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

۴ سید الشہدا، جنت البقیع شریف، جنت المعلیٰ شریف اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہل کاروں کے حکم سے شہید کیے جا چکے تھے اب کہ انھوں نے والئ کائنات کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پاک بھی بے حُرمتی سے شہید کر دیا ہے تو ان سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ پُر نور کی بھی بے حُرمتی نہ کر بیٹھیں

(جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالم اسلام اور سربراہانِ عالمِ اسلام، علماء کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنا لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لیے رہنمائی فرمائیں۔

خیر اندیش

سید محمد اخلاق کراچی پاکستان

شائع کردہ:۔ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳ فون نمبر ۳۷۰۲۲۹۶

حضرت علامہ کفایت اللہ کافی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مراد آبادی کی وہ ایمان افروز نعت شریف جو تختۂ دار پر چڑھنے سے پہلے بارگاہِ رسالت علیہ التحیۃ والثناء میں پیش کیا تھا اس میں سے چند اشعار قلمبند کیے جا رہے ہیں

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا — پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا
ہم صفیرو باغ میں ہیں کوئی دم کے چہچہے — بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو — اس تنِ بے جان پر خالی کفن رہ جائے گا
نامِ شاہانِ جہاں مٹ جائے گا لیکن یہاں — نامِ پاکِ مصطفےٰ اور پنجتن رہ جائے گا
یاالٰہی گر نہ پوری ہو ہماری آرزو! — دستِ حسرت سینہ پر زیرِ کفن رہ جائے گا
انقلابِ دور گو ہوگا جہاں میں لاکھ بار — سکۂ دینِ نبی کا پر چلن رہ جائے گا
جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اوپر درود — آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک — نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا۔

ایمرجنسی دور کا ایک یادگار فتویٰ

سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ الحاج محمد مصطفےٰ رضا قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنھوں نے اپنے اسلافِ کرام کی یاد تازہ کردی تھی۔

نوٹ

ذیل میں ہم اس یادگار فتویٰ کو من وعن نقل کررہے ہیں جسے ایمرجنسی کے دور میں شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ نس بندی کے سلسلہ پر جب پورا ملک لرز رہا تھا اور حق بات کہتے ہوئے لوگ کانپ رہے تھے ایسے نازک وقت میں حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی واحد ذاتِ گرامی ایسی تھی جنھوں نے اسلامی پلیٹ فارم سے آوازِ حق بلند کی اور پورا ملک حیران رہ گیا۔

ادارہ

مسئلۂ نس بندی کے سلسلہ میں افواہوں کے رد اور اظہارِ حق کے لیے یہ فتویٰ شائع کیا گیا۔

سیدی مرشدی ومولائی حضور مفتیٔ اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) کے متعلق نس بندی کے آپریشن کرانے کے بارے میں (عورتوں اور مردوں کے متعلق) کیونکہ آج کل گورنمنٹ کی طرف سے ایسے احکام آئے ہیں کہ نس بندی کا آپریشن نہ کرانے

والے گورنمنٹی ملازم کو ملازمانہ ترقی نہ دی جائے گی۔ (وغیرہ وغیرہ) عین نوازش ہوگی۔ حضور بذاتِ خود تکلیف گوارا کر کے اس مسئلہ کو حل کر کے روانہ فرمائیں کیونکہ میں گورنمنٹی ملازم ہوں اور گورنمنٹ کو اس کا جواب دینا ہے۔ فتویٰ قرآن و حدیث سے مدلل ہونا چاہیئے۔ فقط

مرزا امتیاز بیگ رضوی چھترپور (ایم پی)

۷۸۶
۹۲

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابْ ضبطِ تولید کے لیے مرد کی نسبندی یا عورت کا آپریشن متعدد وجوہ سے شرعاً ناجائز و حرام ہے اس میں اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا ہے اور قرآن و حدیث کی نص سے ناجائز و حرام۔

قرآن عظیم میں ہے وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ یعنی شیطان بولا میں ان کو بہکاؤں گا تو وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدلیں گے۔

تفسیر صاوی میں ہے مِنْ ذَالِكَ تَغَيُّرُ الْجِسْمِ اور اس میں سے ہے جسم کی تغیر۔ اور تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ مَعْنٰی تَغَيُّرِ خَلْقِ اللّٰهِ هٰهُنَا هُوَ الْاِخْصَاءُ الخ یعنی اس آیت میں تغییرِ خلق کا معنیٰ خصی کرنا وغیرہ ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ (ملخصًا) یعنی اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو (جسم کی قدرتی بناوٹ کی) بدلنے والی ہیں۔

نیز اس میں بے وجہ شرعی ایک نس اور عضو کاٹا جاتا ہے وہ بھی ایسی نس ایسا عضو جو توالد و تناسل کا ذریعہ ہے اور بے ضرورت شرعی دوسرے کے سامنے ستر وہ بھی ستر غلیظ کھولا جاتا ہے اور اس کو چھوتا بھی ہے اور یہ تینوں امور

Scanned with CamScanner

بھی حرام ہے۔ کما فی کتب الفقہ اور یہ قاطع توالد ہونے کے سبب معنیٰ خصا میں داخل ہے اور انسان کا خصی ہونا اور کرنا بھی بہ نصِ قرآن وحدیث حرام ہے جیسا کہ آیت وحدیث سے اوپر گذرا۔

نیز حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لیس منا من خصیٰ و اختصیٰ یعنی جس نے دوسرے انسان کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

پھر یہ گمان کہ کثرتِ اولاد مفلسی کا باعث ہے، غلط ہے۔ بلکہ اللہ ورسول کی نافرمانی وبے حیائی کے کام مفلسی کے اسباب سے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَکُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ۔ یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم ہی تمہیں اور انھیں سب کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

الحاصل نسبندی یا آپریشن شریعتِ اسلامیہ میں ہرگز جائز نہیں لہٰذا اس سے نفرت واحتراز لازم ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

عبدالعظیم غفرلہ خادم — محمد صالح البریلوی — محمد عبدالرحمٰن رضوی

الجواب صحیح خالد علی خاں غفرلہ رضوی دارالافتاء بریلوی، محمد عبدالغفور غفرلہ۔ محمد رئیس الدین غفرلہ

غلام لیسین عفی عنہ

شائع کنندہ:۔ ساجد علی خاں رضوی مصطفوی مہتمم رضوی دارالافتاء بریلی شریف منقول از ماہنامہ اعلیٰحضرت صد ۱۴۱۳ شمارہ ستمبر سنہ ۱۹۸۴ء ____ پیش کردہ:۔ فقیر عبدالصمد القادری الرضوی النوری غفرلہ خادم مدرسۂ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضانگر روڈ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار۔ ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۹ھ یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ وارد حال مدینہ مسجد گوونڈی ممبئی۔

حضور بدر ملت میری نظر میں

از حضرت مولٰینا عبد المبین صاحب نعمانی قادری رضوی مدظلہ
صدر المدرسین دار العلوم قادریہ چریا کوٹ۔ ضلع مئو۔ یوپی۔ ہند

پیکرِ شریعت، بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین احمد رضوی علیہ الرحمۃ دنیائے اہلسنت کے مقتدر اور باوقار علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اتباع شریعت اور تقویٰ جیسے آپ کی گھٹی میں پلا دیا گیا تھا مسلک اہلسنت وجماعت کے ایسے پختہ مبلغ، اور امام اہلسنت سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ العزیز کے ایسے سچے عاشق تھے کہ ان کی مثال ڈھونڈا کیجئے۔ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کو شعیب الاولیا حضرت بابرکت شاہ یار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم تو ضرور کیا مگر اس کو شہرت ومقبولیت حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کے دم قدم سے ملی۔ تصلب فی الدین میں براؤں شریف کو جو خصوصیت کی شہرت ملی اس میں سے کافی سے زیادہ حصہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ ہی کا ہے۔ ہمارے بچپن میں پختہ سنی کو حشمتی یا براؤنی کہا جاتا تھا۔

آپ کی تصانیف نے دنیائے سنیت میں بڑا انقلاب پیدا کیا ہے۔ خصوصًا "سوانح اعلیحضرت"، کہ جب کتب خانہ سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ کی سوانح حیات سے خالی تھا۔ حیاتِ اعلیحضرت چھپ کر مارکیٹ سے غائب ہو چکی تھی اس دور میں آپ نے ایک نرالے انداز سے سوانح لکھ کر سرکار اعلیحضرت کا سچا تعارف کرایا اور بدعقیدہ وگمراہ جماعتوں اور ان کے گرگوں کے فاسد عقائد سے قوم کو آگاہ کیا۔ جس سے سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ کی شانِ مجددیت نکھر کر سامنے آگئی فیض الاد

لکھ کر بھی آپ نے سنی طلبہ پر بڑا احسان کیا اور بدمذہبوں کی بعض کتابوں سے نجات دلائی۔ تعمیر ادب لکھ کر آپ نے سنی دینی مکاتب میں زبان وادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عقائد کی پختگی کا جو درس دیا ہے وہ اسی کتاب کا حصہ ہے۔ شروع میں کتاب کو چھاپنا اور اس کو مدارس تک پہونچانا اور داخل نصاب کرانا بہت دشوار کام تھا جس کا اولین سہرا جناب حافظ رفیق القادری صاحب مالک امجدی کتب خانہ بچپڑوا گونڈہ کے سر جاتا ہے۔ مگر اب تو اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بیس پچیس ناشرین اس کو چھاپ کر شائع کر رہے ہیں مگر اب بھی مارکیٹ میں کمی رہتی ہے۔ یقیناً یہ حضرت بدر ملت علیہ الرحمۃ کے خلوص کی برکت ہے۔ حضرت بدر ملت سے میری پہلی ملاقات مدرسہ اہلسنت بحر العلوم خلیل آباد میں ہوئی جب میں وہاں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ نے وضو کرنے میں جو احتیاطیں برتیں، سنتوں کا جو خاص خیال فرمایا اس نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ غالباً یہ سنہ ۱۳۹۱ھ ہجری کی بات ہے، اسی وقت سے میں حضرت بدر ملت کا دل سے معتقد ہو گیا۔ حضرت مولانا کہیں تشریف لیے جا رہے تھے راستے میں خلیل آباد سے گزر ہوا مدرسہ میں تشریف لائے وہاں کے احباب کو پوچھا اور ان سے ملاقاتیں کیں۔ اسی دوران کسی نے دریافت کیا حضرت کیسے تشریف لانا ہوا؟ تو برجستہ فرمایا۔ اپنے پیر بھائی محمد عزیز خاں رضوی سے ملنے چلا آیا جو اس وقت مدرسہ کے ناظم تھے۔ اللہ اللہ اس جواب میں شریعت وطریقت کے کتنے رموز پنہاں ہیں وہ کچھ اہل نظر ہی سمجھ سکتے ہیں اس سے مولانا کے حسن عقیدت اور حسن مودت واخوت اور خود پیر سے گہری عقیدت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت مولانا بدر ملت علیہ الرحمۃ کے تقویٰ کا یہ واقعہ کبھی نہیں بھول سکتا۔ مبارک پور سرکار حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کی بات ہے کہ میں دار العلوم

اشرفیہ قصبہ مبارک پور کی عمارت درسگاہِ حافظِ ملت میں علماء کرام کی ملاقات اور زیارت کا شرف حاصل کر رہا تھا۔ بستی ہی کے ایک بڑے عالم دین تشریف فرما تھے اچانک اتنے میں حضرت بدر ملت تشریف لے آئے سب تعظیم بجا لائے۔ سلام و مصافحہ کے بعد جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ بچوں کے نصاب کی کوئی کتاب تعمیر ادب یا نورانی تعلیم فرش پر رکھی ہوئی ہے جہاں سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت بدر ملت نے فوراً اس کتاب کو اٹھایا اور فرمایا آپ حضرات علماء ہی ادب نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ پھر بغل سے تکیہ لیا اور اس پر رکھ دی۔ حضرت کی یہ بے باکی اور غایت ادب نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا۔ مزید فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں بچوں کی کتابوں پر گنبد خضری شریف کے نقشہ کو چھپوانا مناسب نہیں سمجھتا کہ جیسے تیسے کتابیں رکھ دی جاتی ہیں۔ ادب کا کما حقہ لحاظ نہیں کیا جاتا ٹائیٹل پر اگر گنبد خضری کا نقشہ ہوگا تو اور زیادہ بے ادبی ہوگی، دینی کتابوں کا اتنا ادب آج کون کرتا ہے۔

معلوم نہیں کیوں حضرت بدرِ ملت علیہ الرحمۃ مجھ ناچیز پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ خطوط کا جواب بھی جلد دیتے۔ کچھ نہ کچھ نصیحت فرماتے اور ایسے خطابات سے نوازتے کہ میں جن کا قطعاً اہل نہ تھا۔ حضرت کے بہت سارے خطوط میرے نام آئے لیکن غفلت سے وہ سب محفوظ نہ رہ سکے جو محفوظ رہ گئے وہ میں نے ''مکتوبات بدر ملت'' میں اشاعت کی غرض سے حاضر کر دیئے۔

ایک مرتبہ بریلی شریف میں ۲۵ صفر کو خاص عرس اعلیحضرت کے روز آپ نے متعدد حضرات سے میرے بارے میں پوچھا اور جب میرے آنے کا علم ہوا تو کئی علماء حضرات سے فرمایا کہ ''ان کو کہیں دیکھو تو میری قیام گاہ بتا دو تاکہ ملاقات ہو جائے۔ چنانچہ متعدد علماء نے مجھ سے اس کا ذکر کیا پھر میں نے حضرت سے

ملاقات کی تو بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور مجھے بھی مسرت اور یک گونہ حیرت ہوئی کہ۔ ع

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے۔

دین کے لیے اللہ عزّ وجلّ نے انہیں جو تڑپ عطا فرمائی تھی اور مسلک حق کی سچی ترجمانی کا جو جذبۂ فراواں آپ کے سینے میں موجزن تھا، بے روز رعایت اور بے ریا گفتگو معاملت کا جو ملکہ آپ کی طبیعت میں ودیعت تھا اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ یقیناً آپ اسلاف کرام کی یادگار اور حق وحقانیت نیز خلوص وللّٰہیت کا ایک روشن مینار تھے۔ مولیٰ عزّ وجلّ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم

محمد عبد المبین نعمانی قادری

دار العلوم قادریہ چریاکوٹ ضلع مئو یوپی۔
نزیل رضا اکیڈمی بمبئی۔
۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ مطابق اپریل ۱۹۹۹ء

ترانۂ حشمتی

سنّیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم — دم زبوبکر و عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم — دم زشیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم
اے مسلمانوں! اٹھو دیں کی حفاظت کیلئے — کوششیں دل سے کرو مذہب و ملّت کیلئے
کوشش کفّار ہے دیں کی اہانت کے لیے — غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے
سنّیم من نعرۂ ....

مصطفیٰ کی بھولی بھیڑو! بھیڑیوں سے تم بچو — جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو!
اپنے ایماں کی حفاظت ان کے حملوں سے تم کرو — غوث اعظم ہیں مدد پیران کا دامن تھام لو
سنّیم من نعرۂ ....

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو! — پھر کرو کوشش نمازوں کے لیے اے مومنو!
مصطفیٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو — أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ قولِ حق ہے غالب سب پہ رہو
سنّیم من نعرۂ ....

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سماں — سنّیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفیٰ!
قادریو! تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ — رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا
سنّیم من نعرۂ ....

محفلِ میلادِ اقدس مستحب ہے اور ثواب — جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بے حساب
شرک ٹھہراتی ہے اس کو نجدی خانہ خراب — سنّیو! نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب
سنّیم من نعرۂ ....

اے عبید قادری محشر سے تجھ کو خوف کیا — جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا
دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا — نزع محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا
سنّیم من نعرۂ ....

دعا

از سرکار اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحہ فکر

اس کتاب کا غالباً نواں ایڈیشن ایسے ماحول میں طبع ہونے جارہا ہے کہ ہر طرف جماعت اہلسنت میں اختلاف وانتشار زور پکڑے ہوا ہے۔ دور حاضر میں اہلسنت جس کی تعبیر مسلک اعلیٰحضرت سے کی گئی ہے اس سچے مسلک سے سادہ لوح خوش عقیدہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے فرقہائے باطلہ کے علاوہ سنی کہلانے والے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، آزاد خیال مولوی، مفتی مجاور اور دنیا دار پیر صاحبان ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ''پانچواں مسلک کہاں سے آ گیا؟ مسلک اعلیٰحضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے سرپھروں کے جواب میں چند مشاہیر شخصیات کے ارشادات ملاحظہ کریں۔

(۱): ''میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، میرے مسلک پر چلنے کے لیے اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ (از مکتوبہ ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حضرت شاہ اشرفی میاں کچھوچھہ شریف)

(۲): ''دین اسلام ومذہب اسلام کا سچا خلاصہ ''مسلک اعلیٰحضرت'' ہے یہی وہ مجمع البحار ہے جس پر آج حنفیت، شافعیت، مالکیت وحنبلیت اور قادریت، چشتیت، سہروردیت مجددیت اور برکاتیت وغیرہم سب سمندر کا سنگم ہے''۔ (شیر بیشۂ اہلسنت پیلی بھیت شریف)

(۳): ''میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور اسی پر میری عمر گزری اور الحمد للہ آخری وقت اسی مسلک پر مدینہ طیبہ میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے اور مسلک اہلسنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰحضرت ہے''۔ (مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم میرٹھی)

(۴): ''میں تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بریلی کہ شریف کے تاجدار اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا جو مسلک ہے

Scanned with CamScanner

وہی میرا مسلک ہے۔ مسلمانوں اس کو مضبوطی سے پکڑے رہنا''۔(حضرت مولانا مفتی وصی احمد محدث سورتی)

(۵): جو میرا مرید مسلک اعلیٰحضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ مزید یہ بھی فرمایا یہ میری زندگی میں نصیحت ہے اور میرے وصال کے بعد میرا وصیت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا مسلک اعلیٰحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے۔ مسلک صدیق اکبر ہے''۔(اہلسنت کی آواز ۲۸ رجمادی الاولی ۱۴۱۶ھ از حضور احسن العلماء مارہرہ شریف)

(۶): ''اس زمانے میں اہل سنت کو تمام فرقہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لیے سوائے مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ موزوں ہوتا ہی نہیں۔ کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں لیکن یہ لفظ امتیاز کے لیے کافی نہیں۔ غیر مقلد کو چھوڑ کر سارے وہابی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ مثلاً دیوبندی، مودودی، نیچری حتی کہ قادیانی اپنے کو مسلک امام اعظم پر گامزن بتاتے ہیں اور یہی حال اہل سنت کے لفظ کا بھی ہے کہ ان میں کے بہت سے لوگ اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں میں نے بہت غور کیا، سوائے مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ ایسا نہیں جو صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو تمام بد مذہبوں سے ممتاز کردے۔(ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمۃ)

(۷): سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی و جماعتی شناخت کے لیے ہمارے پاس بریلوی یا مسلک اعلیٰحضرت کے لفظ سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔
(رئیس القلم علامہ ارشد جمشید پور)

(۸): مسلک اعلیٰحضرت واقعتاً مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے اور اس دور میں مذہب حق واہل حق کی پہچان ہے۔(تاج الشریعہ حضور ازہری میاں قبلہ صاحب بریلی شریف)

(۹): امام احمد رضا بریلوی کی ذات گرامی تو بڑی چیز ان کے شہر کی طرف نسبت منسوب کرنا اہل ایمان اور عاشق رسول ہونے کی دلیل بن گئی ہے(مدنی میاں صاحب کچھوچھہ شریف)

نسبت منسوب کرنا اہل ایمان اور عاشق رسول ہونے کی دلیل بن گئی ہے (مدنی میاں صاحب کچھوچھہ شریف)

(۱۰): مسلک اعلیٰحضرت حقیقت میں سواد اعظم کے اس طریقۂ مرضیہ اور متوارثہ کا نام ہے جو عہد رسالت سے آج تک سواد اعظم کا مسلک ہے۔ (مفتیٔ اعظم راجستھان (جودھپور)

پیارے ایمانی دینی بھائیو! امام اہلسنت کا صرف فتاویٰ حسام الحرمین عطا فرمانا مسلمانان برصغیر پر وہ احسان ہے جس سے کوئی بھی سنی مسلمان آپ کے بار کرم سے سبکدوش نہیں ہوسکتا لہٰذا میں نے بہ نیت خیر خواہی اپنے صرف چند اساطین اہلسنت کے ذریں اقوال اور نصیحتیں پیش کردی اسے بغور ملاحظہ فرمائیں اور عملی جامہ پہنائیں اور اس دور پرفتن اور آشوب میں گمراہ و بدمذہب کے جال میں پھنسنے سے خود بچیں اور اپنے عزیز واقارب اور دوست واحباب کو بچائیں اور تمام فرقہائے باطلہ بالخصوص دور حاضر کے صلح کلیوں سے تنکا توڑ جدا رہ کر دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر مضبوطی کے ساتھ جم جائیں مولیٰ تبارک خوش عقیدہ مسلمانوں کو ماضی قریب میں خلیل احمد بجنوری اور انتخاب قدیری کے بدانجامی سے عبرت اور سبق حاصل کرنے کی فکر مرحمت فرمائے اور استقامت علی الحق کی توفیق بخشے۔ آمین

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں — اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے علم کے دریا بہادیئے — علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والے کے گل ہوگئے چراغ — احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
پروردگار تاجِ شریعہ کا خیر ہو — ان سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی
مرزاؔ سر نیاز جھکاتا ہے اس لیے — علم وعمل پہ آپکا احساں ہے آج بھی
مسلک احمد رضا سے منحرف جو بھی ہوا — مارا مارا پھرتا ہے پوچھتا کوئی نہیں

عبدالصمد قادری

دار العلوم رضائے مصطفےٰ، اورنگ آباد مہاراشٹر

۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۸ر فروری ۲۰۱۷ء

Scanned with CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جد وجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک وبیرون ملک تک پہنچ چکی ہے۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۱) ازالۃ العار۔ (۲) حقیقت نکاح۔ (۳) مضامین بدر ملت۔ (۴) مکتوبات بدر ملت۔ (۵) رسائل بدر ملت۔ (۶) نورانی گلدستہ۔ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب۔ (۸) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ۔ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ۔ (۱۰) معارف بدر العلماء۔ (۱۱) وہابیت اپنے مکر وفریب کے آئینے میں۔ (۱۲) نوری یسرنا القرآن۔ (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح اضافہ۔ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول دوم۔ (۱۵) مناظرہ بریلی۔ (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقات اکابر اہلسنت۔ (۱۷) تین اعتقاد رشتے۔ (۱۸) ہدایۃ البرایہ۔ (۱۹) حدائق بخشش۔ (۲۰) ذوق نعت (۲۱) سامان بخشش۔ (۲۲) نور ہدایت۔ (۲۳) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔ (۲۴) تقریر منیر۔ (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی ﷺ۔ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت۔ (۲۷) تلمیحات رضا۔ (۲۸ شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام۔ (۲۹) تحقیقی محاسبہ۔ (۳۰) مسئلہ مرغوب۔ (۳۱) فیضان دعا۔ (۳۲) تجانب اہلسنۃ۔ (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے۔ (۳۴) امتیاز اہلسنت۔ (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ۔ (۳۶) فتاویٰ بدر العلماء۔ (۳۷) اربعین شدت۔ (۳۸) الصوارم الہندیہ۔ (۳۹) لہو بولتا بھی ہے (۴۰) حضور بدر ملت کی کچھ یادیں کچھ باتیں۔ زیر طبع۔ اسکے علاوہ دور حاضرہ کے فرقہائے وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزاروں ہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے قبر وبرزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر عبد الصمد قادری

دار العلوم رضائے مصطفیٰ، ابراہیم شاہ کالونی اورنگ آباد (مہاراشٹر)

MADARSA AHLE SUNNAT YATEEM KHANA

GULSHAN-E-RAZA

P.O. Bhartan Kalan, Distt. Sarawasti, Behraich, U.P.

Date : / /
Page No.

طالب دعا

محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

سیونڈیہہ آزاد نگر

بوکارو اسٹیل سٹی

جھارکھنڈ

+91 6204351217